حیات و نزولِ مسیح علیہ السلام
اور
ولادتِ امام مہدی علیہ السلام

(عقیدۂ ختمِ نبوت کے تناظر میں)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

حیات و نزولِ مسیح علیہ السلام

اور

ولادتِ اِمام مہدی علیہ السلام

(عقیدۂ ختم نبوت کے تناظر میں)
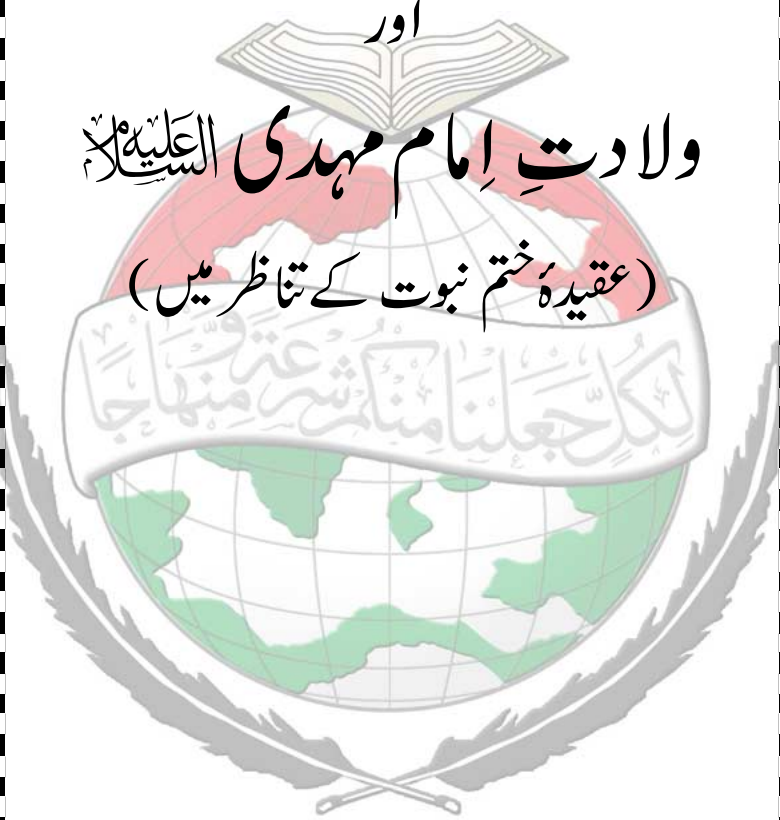
مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَی الدَّارَیْنِ مِنْ یَّدِهٖ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰی مِنْ خَیْرِ مُسْتَلَمِ

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱ / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴ / ۰۷۰-۹-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

نام کتاب : حیات و نزولِ مسیح علیہ السلام اور ولادتِ اِمام مہدی علیہ السلام (عقیدۂ ختم نبوت کے تناظر میں)

تصنیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ترتیب و تخریج : محمد علی قادری

نظر ثانی : ڈاکٹر علی اکبر الازہری

زیرِ اِہتمام : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : ستمبر 2008ء

تعداد : 1,100

قیمت : -/120 روپے

ISBN 978-969-32-0830-6

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

فہرس

صفحہ	عنوانات

پیش لفظ

عقیدۂ ختم نبوت قرآن و سنت کے دلائلِ قطعیہ سے صراحت کے ساتھ ثابت ہے۔ایک سو سے زائد آیاتِ قرآنیہ اور دو سو زائد احادیثِ نبویہ اس پر دلالت کرتی ہیں۔ صحابہ وتابعین سے لے کر آج کے دن تک امت مسلمہ کے ہر طبقے کا اس پر اجماع رہا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا اور آپ ﷺ کے بعد جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا مرتد اور کافر و زندیق ہو جائے گا۔ یہ عقیدہ ہر مسلمان کے ایمان کا جزوِ لازم ہے اور اس کے لئے وہ اپنی جان بھی قربان کرسکتا ہے۔ اس کا تحفظ نہ صرف اُمتِ مسلمہ کے ایمان کی سلامتی کا باعث ہے، بلکہ اس کی بقا کا بھی ضامن ہے۔ اس متفق علیہ عقیدہ سے سرِمُو اِنحراف غارت گرِ ایماں ہے اور اس کا انکار سراسر ضلالت وگمراہی اور کفر وارتداد کا باعث ہے۔

تاریخِ اسلام کے آئینے میں دیکھا جائے تو جاں نثارِ مصطفیٰ ﷺ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنی جانیں نچھاور کیں اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کے فتنوں کی بزور شمشیر سرکوبی کی۔ اسی طرح بعد کی صدیوں میں بھی جب کبھی انکارِ نبوت کا فتنہ پیدا ہوا عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ اس کے خلاف آہنی دیوار بن کر ڈٹ گئے۔انہوں نے ہر محاذ پر اس عقیدہ کا دفاع کیا۔ ائمہ و علماء نے تحریر وتقریر کے ذریعے جھوٹے مدعیانِ نبوت کا رد کیا۔

بیسویں صدی کے شروع میں ہندوستان کے ایک قصبہ قادیان میں پیدا ہونے والے شخص مرزا غلام احمد (۱۸۳۵۔۱۹۰۸ء) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے ختمِ نبوت کے قصرِ عالی شان میں نقب زنی کی مذموم کوشش کی۔ مرزا صاحب نے امتِ مسلمہ کو فکری و

نظریاتی اور اعتقادی حوالے سے تقسیم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی اور نت نئے دعووں کے ذریعے اسلامیانِ ہند کے ذہنوں کو الجھانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ موصوف کے مرحلہ وار کیئے گئے دعاوی کی تفصیل خود اس کی اپنی کتب میں موجود ہے۔ انہی دعووں میں سے مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کے دعوے بھی ہیں۔ مرزا صاحب کا اصل دعویٰ تو نبوت ہی کا تھا مگر اس تک رسائی کے لئے انہیں عامۃ النّاس کو الجھانے اور ان کے ذہنوں کو پراگندہ کرنے کے لئے متضاد دعوے کرنے پڑے۔

مرزاے قادیاں نے اپنے دعویٰ مسیحیت کو ثابت کرنے کے لئے حیاتِ مسیح علیہ السلام کا انکار کرتے ہوئے مماتِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ وضع کیا اور رفع ونزولِ مسیح علیہ السلام کی اصطلاحات کی اپنی تحریروں میں فاسد تاویلات پیش کر کے کم علم اور ضعیف العقیدہ مسلمانوں کے ذہنوں کو الجھانے کی کوشش کی۔ ان من گھڑت تاویلات کی آڑ میں موصوف خود کو احادیث نزولِ مسیح علیہ السلام کا مصداق ٹھہرانے لگے اور نزولِ مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں ہی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی پیشین گوئی کو پورا کرنے کے لئے خود کو امام مہدی بھی قرار دے دیا۔ مرزا صاحب نے یہ سارا تانا بانا اپنی جھوٹی نبوت کو سچا ثابت کرنے کے لئے تیار کیا۔ مگر اس جھوٹ کو سوائے عقل کے اندھوں کے کسی نے سچ نہ مانا۔ مرزا صاحب کا ہر دعوی فریب اور جھوٹ کا پلندہ تھا۔ ان کا مقصد محض دشمنانِ اسلام کے ایجنڈے کی تکمیل تھی۔ آج بھی قادیانی حضرات مرزا صاحب کی روش پر امتِ مسلمہ کو اصل موضوع سے ہٹا کر دیگر لایعنی اور غیر متعلقہ ابحاث میں الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب اسی حوالے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے مختلف مواقع پر دیئے گئے لیکچرز اور دیگر قلمی نگارشات سے مرتب کی گئی ہے۔

حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی ہر تحریر و تقریر عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز نظر آتی ہے۔ یہ ان کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہے کہ جب کبھی ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کی بات ہوئی ان کی زبان اور قلم بیک وقت حرکت میں آ گئے

اور اپنی مدلل اور پر مغز تحریر اور تقریر کے ذریعے گستاخانِ رسول ﷺ کا ناطقہ بند کر دیا۔ ختمِ نبوت کے موضوع پر مصنف کی دیگر کتب کے علاوہ ''عقیدۂ ختمِ نبوت'' کے نام سے ضخیم کتاب موجود ہے جس میں عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت کو سیکڑوں آیات، احادیث، آثارِ صحابہ، اقوالِ ائمہ اور دیگر نقلی و عقلی دلائل کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب موضوع کی اہمیت و افادیت اجاگر کرنے کے لئے الگ شائع کی گئی ہے۔

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو ان لوگوں کے عقائد کی اصلاح کا ذریعہ بنائے جو اس موضوع کے حوالے سے ذہنی خلفشار کا شکار رہیں اور ہمیں اپنے حبیب مکرم ﷺ کے نعلین پاک کے توسل سے دینِ اسلام کے عقائدِ صحیحہ پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ!)

(محمد علی قادری)

سینئر ریسرچ اسکالر

فریدِ ملّت ؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ، بمطابق ۱۳ ستمبر ۲۰۰۸ء

اِبتدائیہ

قادیانی مبلغ حضرات کا وتیرہ یہ ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے مخاطب کی علمی استعداد اور مطالعہ دیکھ کر اس سے گفتگو کرتے ہیں۔ اگر انہیں یہ پتا ہو کہ وہ شخص قادیانیت کے حوالے سے زیادہ معلومات نہیں رکھتا تو اسے حسب ضرورت وہ عبارتیں دکھاتے ہیں جن سے ان کا مقصد پورا ہو جائے اور وہ شخص ان کے جال میں پھنس جائے۔ وہ ختمِ نبوت کے صحیح معانی پر مشتمل مرزا صاحب کی ابتدائی تحریریں دکھا کر اپنے ایمان کا ڈھنڈورا تو پیٹتے ہیں لیکن وہ عبارتیں سامنے لانے سے گریز کرتے ہیں جن سے مرحلہ وار انحراف کرنے کے بعد مرزا صاحب نے کوئی ابہام نہ رہنے دیا اور نبوت و رسالت کے صریح دعوے کئے۔ اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ مخاطَب کو مرزا صاحب کے تمام سابقہ موقف اور مختلف ادوار کی تحریروں کا اَز اول تا آخر علم ہے تو وہ ختمِ نبوت کے معانی کی بحث کو نہیں چھیڑتے بلکہ حیات و مماتِ مسیح علیہ السلام، رفع و نزولِ مسیح علیہ السلام اور آمدِ امام مہدی علیہ السلام جیسے غیر متعلقہ موضوعات زیرِ بحث لاتے ہیں۔ اس خلط مبحث کے دوران وہ اپنے خود ساختہ دلائل سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ نہیں اٹھایا گیا بلکہ وہ وفات پا چکے ہیں۔ لہٰذا اب وہ دوبارہ آسمان سے نہیں اتریں گے بلکہ زمین میں ہی پیدا ہوں گے۔ وہ تان اس بات پر توڑتے ہیں کہ احادیث میں جس مسیح کی آمد کی خبر دی گئی ہے اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ وہ قرآنی آیات اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی من مانی تاویلات کے ذریعے مخاطب کے ذہن کو الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

قادیانی زعماء سے کوئی پوچھے کہ حیات و مماتِ مسیح علیہ السلام کا مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت سے کیا واسطہ؟ بالفرض و المحال اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو مان بھی لیا

جائے تو کیا اس سے مرزا صاحب کا نبی ہونا ثابت ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں! یہ ایک غیر معقول اور غیر منطقی بات ہے کہ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اس لئے مجھے نبی مان لیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب سطحی قسم کے اخلاق و کردار کے مالک انسان تھے۔ وہ ایک نبی تو کیا ایک اچھا انسان کہلانے کے بھی حقدار نہیں۔ انہوں نے متعدد متضاد دعوے کئے اور ہر دعویٰ پچھلے دعوے سے مختلف نکلا۔ ان کے یہ تمام دعوے مکر و فریب اور جھوٹ پر مبنی ان کی ذہنی متلون مزاجی اور اختراع کا نتیجہ ہیں۔ مرزا صاحب اپنے ان دعووں کے ذریعے مسلسل گمراہی کی دلدل میں گرتے چلے گئے یہاں تک کہ نبوت کا، پھر تشریعی نبوت کا اور آخرکار خاتمِ نبوت ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ بنابریں مرزا صاحب کافر و مرتد ہو گئے اور ان کو نبی ماننے والے کفر و ارتداد کی تاریک وادی میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

اس پر طرہ یہ کہ قادیانی مبلغین مرزا صاحب کے بدلتے ہوئے پینتروں، دعویٰ نبوت اور اخلاق و کردار پر گفتگو کرنے کی بجائے امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا بے محل موضوع چھیڑ دیتے ہیں اور طرفہ تماشا یہ کہ امام مہدی سے مراد بھی مرزا صاحب ہی کو لیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مسیحِ موعود اور مہدیِ منتظر دونوں سے ایک ہی شخصیت یعنی مرزا قادیانی مراد ہے۔ غرض وہ ہر حوالے سے سادہ و کم علم مسلمانوں کو اپنے شکنجے میں گھیرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس حصہ میں ہم نے قرآن و حدیث کے صریح ارشادات اور ائمہ اَعلام کے اقوال صحیحہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا گیا اور قربِ قیامت کے زمانے میں ان کا دوبارہ نزول ہوگا۔ جیسا کہ اس کی تفصیلات صحیح احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔

قرآن و حدیث کے دلائل سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام دو الگ الگ شخصیات ہیں۔ ان میں سے پہلی شخصیت کا قربِ قیامت کے زمانہ میں آسمان سے نزول ہوگا جبکہ دوسری شخصیت کی زمین میں ولادت ہوگی۔ مرزا صاحب کا دعویٰ مسیحیت جس کی آڑ میں انہوں نے دعویٰ نبوت کیا

سرے سے باطل اور بے اصل ہے، کیونکہ مرزا صاحب کی ذات پر احادیث میں مذکور علامات میں سے کسی ایک علامت کا بھی اطلاق نہیں ہوتا۔ اسی طرح مرزا صاحب کا دعویٰ مہدیت بھی جھوٹ کا پلندہ ہے، اس میں سرے سے کوئی حقیقت نہیں۔ تاریخی تناظر میں دیکھا جائے تو صرف مرزا صاحب نے ہی نہیں بلکہ ماضی قریب میں اور بھی بہت سے لوگوں نے مہدی ہونے کہ دعویٰ کیا تھا جن میں ایک نام محمد علی سوڈانی (۱۸۴۴-۱۸۸۵ء) کا ہے جس نے انیسویں صدی عیسوی میں دعویٰ مہدیت کیا۔ علاوہ ازیں کچھ لوگوں نے ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے بزعمِ خویش بے بنیاد دعوے کئے۔ کسی نے کہا کہ ان کا ظہور ہو چکا ہے اور کسی نے کہا کہ وہ آج سے چند سال بعد ظاہر ہوں گے۔ ہم نے آمد امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے متعدد احادیث نقل کر دی ہیں جن میں ان کے ظہور کی واضح علامات بہ تفصیل مذکور ہیں۔ لہٰذا اس میں کسی قسم کا ابہام یا التباس نہیں کہ ان کا ظہور کب اور کیسے ہوگا؟

ان تمام وجوہات کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا گیا کہ درج بالا موضوعات کو قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیا جائے تاکہ قادیانی ہتھکنڈوں کا توڑ ہو سکے۔ مسلمانوں کو قادیانیوں کی فتنہ سازی اور عیاری و مکاری سے ہوشیار اور ان کے بچھائے ہوئے دامِ فریب سے خبردار رہنا چاہیے۔ قادیانیت کی یہ ایک ایسی جہت ہے جس کا ہمہ گیر اور بھرپور مطالعہ ہر صاحبِ فہم کے لئے ناگزیر ہے تاکہ وہ اس فتنے سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی اس میں مبتلا نہ ہونے دے۔

بابِ اوّل

مسئلہ حیات و مماتِ مسیح علیہ السلام

یہ بات قابل توجہ ہے کہ مسئلہ حیات وممات مسیح علیہ السلام کا براہِ راست مسئلہ ختم نبوت سے کوئی تعلق نہیں اور بفرضِ محال اگر قرآن وسنت کی تصریحات سے حیات مسیح نہ بھی ثابت ہو سکے تب بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں شک کا ذرہ بھر احتمال نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سب سے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کے اجراء کا نہ کوئی امکان ہے اور نہ کوئی جواز، ایسا دعویٰ کرنے والا نصوصِ قرآن وسنت کا صریح منکر اور کافر و کذاب ہے۔

عالمِ اسلام کے جمہور علماء کا روزِ اول سے یہی مسلک رہا ہے اور بحمداللہ آج بھی وہ اس پر قائم ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ رب العزت کے جلیل القدر نبی اور رسول ہیں جو بنی اسرائیل کی اصلاح و ہدایت کے لیے مبعوث کیے گئے۔ ان کی پیدائش بھی معجزے کے طور پر ہوئی اور وہ جسم وروح کے ساتھ آسمان پر زندہ اٹھا لیے گئے اور قربِ قیامت کی علامتِ کبریٰ کے طور پر دوبارہ آسمان سے زمین پر اتریں گے۔

یہ بات نفس الامر کے طور پر دلیل قطعی ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن حکیم سے ثابت ہے اور اس کی توضیح و تائید میں احادیث متواتر کا ایک ذخیرہ موجود ہے۔ حیاتِ مسیح کی تائید وحمایت میں علمائے حق نے آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں اپنا نقطہ نظر اتنے پرزور استدلال سے پیش کیا ہے کہ قادیانی مبلغ اس کا سامنا کرنے کی جرات نہیں کرتے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے نظریہ وفات مسیح کے کئی پہلو زیر بحث لائے جا سکتے ہیں مگر طوالت سے بچنے کے لیے ہم صرف اتنا کہنے پر اکتفا کریں گے کہ مرزا صاحب کا

موقف اس مسئلے پر متضاد نظریات پر مبنی ہے۔ اپنے دورِاول میں وہ حیات ونزول مسیح علیہ السلام کے قائل تھے اور اس پر ان کی تحریریں شاہد ہیں۔ اس سلسلے میں ''براہینِ احمدیہ (ص: ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۵)'' اور ''روحانی خزائن (ص: ۵۷، ۵۸)'' کا مطالعہ قارئین کے لیے چشم کشا ہوگا۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ مرزا نے قرآن حکیم اور کتبِ حدیث میں بیان کردہ اس نظریے کی صحت کا اعتراف کیا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''واضح ہو کہ اس امر سے دنیا میں کسی کو انکار نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود کی کھلی کھلی پیشگوئی موجود ہے بلکہ قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا اور یہ پیشین گوئی بخاری، مسلم اور ترمذی وغیرہ کتبِ حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو کہ ایک منصف مزاج کی تسلی کے لیے کافی ہے اور بالضرورت اس قدرِ مشترک پر ایمان لانا پڑتا ہے کہ ایک مسیح موعود آنے والا ہے۔''(۱)

حیاتِ مسیح علیہ السلام سے متعلق قرآنی عقیدہ

سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اللہ رب العزت کے وہ جلیل القدر نبی اور رسول ہیں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ سے پونے چھ سو سال قبل قومِ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کیے گئے، جب یہودیوں نے انہیں صلیب پر لٹکانے اور قتل کرنے کا درپردہ منصوبہ بنایا تو اللہ عزوجل نے ان کے منصوبے اور سازش کو اس طرح ناکام بنا دیا کہ اپنی قدرت کاملہ سے انہیں زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سخت دشمن اور آپ کے منصوبہ قتل میں شامل ایک یہودی کی صورت کو بدل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت جیسا کر دیا۔ آپ علیہ السلام کے دشمن یہودیوں نے آپ علیہ السلام کے شبہ میں اسے پکڑا اور سولی پر چڑھا دیا۔ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ صرف یہ کہ مصلوب ہونے سے

(۱) غلام احمد قادیانی، شہادۃ القرآن: ۴، مندرجہ روحانی خزائن، ۶: ۲۹۸

بچ گئے بلکہ بطور معجزہ زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے۔

احادیث میں موجود حضور نبی اکرم ﷺ کی پیشین گوئیوں کے مطابق قربِ قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس حال میں زندہ زمین پر تشریف لائیں گے کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے۔ نمازِ فجر کے وقت دمشق کی مشرقی جانب جامع مسجد میں آپ کا نزول ہو گا، دجال کا قتل آپ کے ہاتھوں ہو گا، آپ کی شادی اور اولاد ہو گی بالآخر ''کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ'' کے تحت آپ کا طبعی وصال ہوگا اور تاجدار کائنات حضور نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں گنبد خضریٰ کے اندر آپ کو دفن کیا جائے گا۔ امت مسلمہ کا اجماعی اور متفق علیہ عقیدہ قرآن اور حدیث کے مطابق یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی وفات نہیں ہوئی اور وہ آسمان سے زندہ زمین پر اتریں گے۔ ذیل میں آیات مبارکہ کی روشنی میں حیات مسیح کا عقیدہ بیان کیا جاتا ہے:

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللهِ ط قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللهِ ج اٰمَنَّا بِاللهِ ج وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللهُ ط وَاللهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○ (۱)

''پھر جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان کا کفر محسوس کیا تو اس نے کہا: اللہ کی طرف کون لوگ میرے مددگار ہیں؟ تو اس کے مخلص ساتھیوں نے عرض کیا: ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور آپ گواہ رہیں کہ ہم یقیناً مسلمان ہیں ○ اے ہمارے رب! ہم اس کتاب پر ایمان لائے جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے اس رسول کی اتباع کی سو ہمیں (حق کی) گواہی

(۱) آل عمران، ۳: ۵۲-۵۴

دینے والوں کے ساتھ لکھ لے○ پھر (یہودی) کافروں نے (عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے لیے) خفیہ سازش کی اور اللہ نے (عیسیٰ علیہ السلام کو بچانے کے لیے) مخفی تدبیر فرمائی، اور اللہ سب سے بہتر مخفی تدبیر فرمانے والا ہے○''

اس آیت کی تفسیر میں امام فخر الدین رازیؒ بیان کرتے ہیں:

أما مكرهم بعيسٰی علیہ السلام فهو أنّهم هموا بقتله وأما مكر الله تعالٰی بهم ففيه وجوه الأوّل مكر الله تعالٰی بهم هو أنّه رفع عيسٰی علیہ السلام إلى السماء وذلك أنّ ملك اليهود أراد قتل عيسٰی علیہ السلام وكان جبريل علیہ السلام لا يفارقه ساعة وهو معنى قوله ﴿وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ﴾[1] فلمّا أرادوا ذلك أمره جبريل علیہ السلام أن يدخل بيتا فيه روزنة فلمّا دخلوا البيت أخرجه جبريل علیہ السلام من تلك الروزنة وكان قد ألقى شبهه على غيره فأخذ وصلب فتفرق الحاضرون ثلاث فرق، فرقة قالت: كان الله فينا فذهب وأخرى قالت: كان ابن الله، والأخرى قالت: كان عبد الله ورسوله، فأكرمه بأنّ رفعه إلى السماء وصار لكل فرقة جمع فظهرت الكافرتان على الفرقة المؤمنة إلى أن بعث الله تعالٰی محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفي الجملة فالمراد من مكر الله بهم أن رفعه إلى السماء وما مكنهم من إيصال الشرّ.[2]

''پس یہود کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مکر یہ تھا کہ انہوں نے ان کو دھوکے سے قتل کرنے کا ارادہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اس مکر کی جو تدبیر فرمائی اس کی

(۱) البقرة، ۲: ۲۵۳

(۲) رازی، التفسیر الکبیر، ۸: ۵۸

کئی صورتیں ہیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور یہ اس طرح ہوا کہ یہود کے ایک بادشاہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا جبکہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک لمحہ بھی جدا نہیں ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس فرمان - ﴿اور ہم نے پاکیزہ روح کے ذریعے اس کی مدد فرمائی﴾ - کا یہی مطلب ہے۔ پس جب یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کو ایک مکان میں داخل ہونے کا کہا۔ اس مکان میں ایک روشن دان تھا، جب وہ اس مکان میں داخل ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس روشن دان سے نکال لیا اور آپ کی شبیہ ایک اور شخص پر ڈال دی۔ پس یہود نے اسے پکڑا اور اسے (عیسیٰ سمجھ کر) صلیب پر لٹکا دیا۔ پس اس پر وہاں پر موجود لوگوں کے تین گروہ بن گئے۔ ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان (معاذ اللہ) خدا تھا، دوسرے نے کہا: (معاذ اللہ) وہ خدا کا بیٹا تھا، تیسرے نے کہا: وہ اللہ کے بندے اور رسول تھے۔ پس پہلے دونوں گروہ باطلہ تیسرے مومن گروہ پر غالب آ گئے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معبوث فرمایا۔ المختصر یہود کے ساتھ اللہ کے مکر کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور یہود کو حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ دھوکہ دہی سے باز رکھا۔“

امام ابن کثیرؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

فلمّا أحاطوا بمنزلة وظنّوا أنّهم قد ظفروا به نجاه الله تعالیٰ من بينهم ورفعه من روزنة ذلک البيت إلی السماء وألقی الله شبهه علی رجل ممن كان عنده في المنزل فلمّا دخل أولئک أعتقدوه في ظلمة الليل عيسی فأخذوه وأهانوا وصلبوا ووضعوا علی رأسه الشوک وكان هذا من مكر الله بهم فإنّه نجی نبيّه ورفعه من

بين أظهرهم.(۱)

''جب یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکان کو گھیر لیا اور گمان کر لیا کہ وہ آپ پر غالب آ گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان سے آپ کو نکال لیا اور اس مکان کی کھڑکی سے آسمان پر اٹھا لیا اور آپ کی شباہت اس شخص پر ڈال دی جو اس مکان میں آپ کے پاس تھا۔ سو جب وہ اندر گئے تو اس کو رات کے اندھیرے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام خیال کیا۔ پس اسے پکڑا اور سولی پر لٹکا دیا اور اس کے سر پر کانٹے رکھ دیئے۔ ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہی تدبیر فرمائی کہ اپنے نبی کو بچا لیا اور اسے ان کے درمیان سے اٹھا لیا اور ان کو ان کی گمراہی میں حیران چھوڑ دیا۔''

۲۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِذۡ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيۡسٰۤى اِنِّىۡ مُتَوَفِّيۡكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَجَاعِلُ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ فِيۡمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ۝(۲)

''جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ! بے شک میں تمہیں پوری عمر تک پہنچانے والا ہوں اور تمہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں سے نجات دلانے والا ہوں اور تمہارے پیروکاروں کو (ان) کافروں پر قیامت تک برتری دینے والا ہوں، پھر تمہیں میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے سو جن باتوں میں تم جھگڑتے تھے میں تمہارے درمیان ان کا فیصلہ کر دوں گا ۝''

(۱) ابن کثير، تفسير القرآن العظيم، ۱: ۳۶۶

(۲) آل عمران، ۳: ۵۵

اس آیت کی تفسیر میں امام فخر الدین رازیؒ بیان فرماتے ہیں:

معنی قوله: إنّي متوفيک أي متمم عمرک فحينئذ أتوفاک فلا أترکهم حتّی يقتلوک بل أنا رافعک إلی سمائي ومقربک بملائکتي وأصونک عن أن يتمکنوا من قتلک وهذا تأويل حسن. (۱)

’’اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: (اِنِّي مُتَوَفِّيکَ) کا معنی یہ ہے کہ (اے عیسیٰ!) میں تیری عمر پوری کروں گا اور پھر تجھے وفات دوں گا۔ پس میں ان یہود کو تیرے قتل کے لیے نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں تجھے آسمان اور ملائکہ کے مسکن کی طرف اٹھا لوں گا اور تجھ کو ان کے قابو میں آنے سے بچا لوں گا اور یہ اس آیت کی نہایت احسن تفسیر ہے۔‘‘

۳۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰـكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ○ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا○ (۲)

’’اور ان کے اس کہنے (یعنی فخریہ دعویٰ) کی وجہ سے (بھی) کہ ہم نے اللہ کے رسول، مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو قتل کر ڈالا ہے، حالانکہ انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ انہیں سولی چڑھایا مگر (ہوا یہ کہ) ان کے لیے (کسی کو عیسیٰ علیہ السلام کا) ہم شکل بنا دیا گیا، اور بے شک جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کر

(۱) رازی، التفسیر الکبیر، ۸: ۶۰

(۲) النساء، ۴: ۱۵۷، ۱۵۸

رہے ہیں وہ یقیناً اس (قتل کے حوالے) سے شک میں پڑے ہوئے ہیں، انہیں (حقیقتِ حال کا) کچھ بھی علم نہیں مگر یہ کہ گمان کی پیروی (کر رہے ہیں)، اورانہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو یقیناً قتل نہیں کیاo بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھا لیا، اور اللہ غالب حکمت والا ہےo‘‘

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر اعلان فرما دیا ہے کہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف زندہ اُٹھا لیا۔ اس آیت کے بعد کسی تاویل وتفسیر کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

مماتِ مسیح علیہ السلام سے متعلق قادیانی عقیدہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے چونکہ اپنے دعویٰ نبوت کے ابتدائی مراحل میں دعویٰ مسیحیت کیا تھا، اس لیے انہوں نے مماتِ مسیح کا عقیدہ گھڑا چنانچہ قادیانیوں کے نزدیک یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تختہ صلیب پر لٹکا دیا اور وہ آپ کو مردہ سمجھ کر بھاگ گئے۔ آپ غشی کی حالت میں بیدار ہو کر براستہ افغانستان کشمیر آ گئے جہاں سری نگر میں ایک سو پچیس سال کی عمر کو پہنچ کر فوت ہو گئے۔ وہاں پر ’’محلّہ خان یار‘‘ میں آپ کو دفن کیا گیا۔ اس لیے کشمیر میں ایک مقام کو آپ کے مزار سے منسوب کیا جاتا ہے۔ ان کے مطابق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے رفع درجات اور رفع روحانی کا مقام عطا کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قادیانیوں کا یہ خود ساختہ عقیدہ ہے جس کا ثبوت نہ قرآن وسنت سے ملتا ہے اور نہ ہی تاریخی شواہد سے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے متبعین اور مبلغین کا وطیرہ یہ ہے کہ وہ مسلمانوں سے اصل مسئلہ یعنی مرزا کے جھوٹے دعویٰ نبوت پر گفتگو کرنے کی بجائے انہیں مماتِ مسیح علیہ السلام کے خودساختہ تصور میں اُلجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ وہ فوت ہو گئے، اور اگر زندہ ہیں تو ان کے رفع سماوی کو رفع جسمانی کی بجائے رفع روحانی سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک مہدی وعیسیٰ ایک ہی ذات کے دو نام ہیں۔

خلط مبحث کی قادیانی چال

حقیقت میں ان سب باتوں کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات سے ہے نہ کہ مرزا قادیانی کی نبوت سے۔ بلکہ وہ موضوع ہی الگ ہے۔ اصل موضوع تو مرزا صاحب کا جھوٹا دعویٰ نبوت ان کے کفریہ عقائد، جھوٹی پیشین گوئیاں اوران کے سیرت و کردار کے بارے میں حقیقت پسندانہ تجزیہ ہے، مگر جب قادیانیوں سے اس موضوع پر گفتگو کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ اس سے میلوں دور بھاگتے ہیں۔ یہ منطق عقل وفہم سے ماوراء ہے کہ کوئی شخص کسی کو نبی مانے مگر اس کے اسوہ اور سیرت وکردار پر گفتگو کی جائے تو وہ اس کو چھپانے لگے اور اگر کوئی زیادہ اصرار کرے تو مشتعل اور سیخ پا ہو جائے۔

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے پیروکار اصل موضوع پر گفتگو کرنے کی بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و ممات کو موضوعِ بحث کیوں بناتے ہیں جس کا فی الواقعہ اصل موضوع سے کوئی تعلق ہی نہیں؟ اس کا سیدھا سا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کی سیرت و کردار کے حوالے سے جو انمٹ نقوش تاریخ کے اوراق پر ثبت ہیں، ان پر خلط مبحث سے پردہ ڈالنا قادیانیوں کا شیوہ بن چکا ہے جو دراصل مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد سے توجہ ہٹانے کی ناکام کوشش ہے۔ مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کی بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات کے بارے میں غیر متعلقہ بحث شروع کر کے وہ اپنے مخاطبین و سامعین کے دل میں تشکیک و التباس پیدا کرنے اور انہیں اس امر پر قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں، وہ دوبارہ آسمان سے زندہ نہیں اتریں گے اور وہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ نزول کا ذکر ہے ان سے وہ مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیتے ہیں۔

ایک تمثیل سے وضاحت

یہاں اتمامِ حجت کے لیے ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ اور دلیل کے

کھوکھلے پن کو ایک تمثیل سے واضح کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں سید جمال الدین افغانی ہوں۔ دوسرا آدمی اس سے دعویٰ کا ثبوت مانگتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنا جمال الدین افغانی ہونا ثابت کرے مگر بجائے وہ اپنا جمال الدین افغانی ہونا ثابت کرنے کے وہ سائل کو اس بحث میں اُلجھا دیتا ہے اور اپنا زور استدلال اس پر صرف کرنے لگتا ہے کہ جمال الدین افغانی زندہ ہے یا مر گیا ہے حالانکہ جمال الدین افغانی کے مرنے اور زندہ رہنے سے مدعی کا جمال الدین افغانی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اس تمثیل سے قطع نظر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آج سے دو ہزار سال قبل زمین پر حیات ظاہری میں موجود تھے اور آج بھی زندہ آسمان پر موجود ہیں اور الحمد للہ ہمارا یہ عقیدہ قرآن وسنت کے قطعی دلائل سے ثابت ہے اس کا مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اگر کوئی خودساختہ دلائل سے معاذ اللہ ان کی ممات ثابت بھی کر دے تو دونوں حالتوں کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہی ہے۔ وہ زندہ اُتریں گے یا دوبارہ پیدا ہوں گے۔ اسے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان کردہ احادیث کی روشنی میں پرکھا جائے گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مسیح موعود ہونا قرآن و حدیث کے کس فرمان سے ثابت ہے؟ اصل مسئلہ حیات و وفاتِ مسیح کا نہیں بلکہ مرزا کا دعویٰ نبوت ہے۔ پس مسلمانوں سے جب بھی کوئی قادیانی مبلغ حیات و مماتِ مسیح کی بحث چھیڑے تو اس موضوع پر گفتگو کی بجائے اصل موضوع یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے ردّ کی طرف پلٹنا چاہیے۔ اس اُصولی موقف کے بعد ہم قادیانیوں کے دعویٰ مماتِ مسیح پر اُن کے بے بنیاد استدلال کو تفصیل سے واضح کر کے اس کا بطلان کریں گے۔

مماتِ مسیح علیہ السلام پر قادیانی استدلال اور اس کا ردّ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر قادیانی درج ذیل آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہیں:

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○[1]

’’جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ! بے شک میں تمہیں پوری عمر تک پہنچانے والا ہوں اور تمہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھانے والا ہوں اور تمہیں کافروں سے نجات دلانے والا ہوں اور تمہارے پیروکاروں کو (ان) کافروں پر قیامت تک برتری دینے والا ہوں، پھر تمہیں میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے سو جن باتوں میں تم جھگڑتے تھے میں تمہارے درمیان ان کا فیصلہ کر دوں گا○‘‘

مذکورہ آیتِ کریمہ میں قادیانیوں کے باطل استدلال کا محل دو الفاظ ’’مُتَوَفِّيْكَ‘‘ اور ’’رَافِعُكَ‘‘ ہیں۔ اِنہی دو الفاظ سے وہ اپنی من مانی تاویلات کے ذریعے مماتِ مسیح کا عقیدہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ لفظ ’’مُتَوَفِّيْكَ‘‘ سے وفات مراد لے کر وہ یہ استدلال کرتے ہیں کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا اور اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں۔ اب یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ جس بات کا اظہار فرمائے اس کو پورا نہ کرے یعنی وفات نہ دے نیز لفظ ’’رَافِعُكَ‘‘ کی وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح کو آسمان پر اُٹھا لیا نہ کہ جسم کو چنانچہ آپ کا رفعِ سماوی اُن کے نزدیک رفعِ روحانی ہے نہ کہ جسمانی۔ قادیانیوں کے اس تصور کو ردّ کرنے سے پہلے قرآنِ مجید کی روشنی میں ہم لفظ ’’مُتَوَفِّيْكَ‘‘ کا معنی و مفہوم متعین کریں گے۔

(۱) آل عمران، ۳: ۵۵

لفظ مُتَوَفِّیکَ کا معنی ومفہوم

لفظِ متوفی وَفیٰ، یَفِي، وَفَاءٌ سے مشتق ہے، جس کا معنی ہے پورا دینا یا پورا کرنا۔ قرآنِ حکیم میں یہ لفظ مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے مثلاً:

۱۔ وعدہ پورا کرنا

۲۔ اجر یا بدلہ پورا دینا

۳۔ عمر پوری کرنا

۴۔ قبضے میں لے لینا

۵۔ نذر پوری کرنا

۶۔ ناپ تول پورا کرنا

چنانچہ ’’وفاء یا وفاۃ‘‘ کا حقیقی معنی موت نہیں ہے بلکہ پورا کرنا ہے۔ کسی کی موت کو بطورِ مجاز وفات اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ موت آنے پر اس کی عمر پوری ہو چکی ہوتی ہے۔ اب ہم مذکورہ بالا معانی پر بطور دلیل قرآنی آیات پیش کریں گے۔

(۱) وعدہ پورا کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ. (۱)

’’اے ایمان والو! (اپنے) عہد پورے کرو۔‘‘

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ کَانَ مَسْئُوْلاً (۲)

(۱) المائدہ، ۵: ۱

(۲) الإسراء، ۱۷: ۳۴

''اور وعدہ پورا کیا کرو، بے شک وعدہ کی ضرور پوچھ گچھ ہو گیo''

مذکورہ بالا دونوں آیات میں اَوْفُوا – جو لفظ وفاء ہی سے مشتق ہے- کا معنی پورا کرو دیا گیا ہے۔

(۲) اجر یا بدلہ پورا دینا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۱۔ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَo[۱]

''پھر ہر شخص کو جو کچھ عمل اس نے کیا ہے اس کی پوری پوری جزا دی جائے گی اور ان پر ظلم نہیں ہوگاo''

۲۔ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَo[۲]

''اور جس جان نے جو کچھ بھی (اعمال میں سے) کمایا ہو گا اسے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گاo''

۳۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ.[۳]

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو (اللہ تعالیٰ) اُن کو پورا پورا اجر دے گا۔''

۴۔ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[۴]

''اور بے شک قیامت کے دن تمہیں پورا پورا اجر دیا جائے گا۔''

(۱) البقرہ، ۲: ۲۸۱

(۲) آل عمران، ۳: ۲۵

(۳) آل عمران، ۳: ۵۷

(۴) آل عمران، ۳: ۱۸۵

۵۔ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ○[1]

’’بلا شبہ صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب انداز سے پورا دیا جائے گا○‘‘

مذکورہ بالا تمام آیات میں وارد ہونے والے الفاظ تُوَفَّوْنَ، وُفِّيَتْ، يُوَفَّى لفظ وفاء سے مشتق ہیں اور پورا کرنا، پورا ہونا کے معنی دے رہے ہیں۔

(۳) نذر پوری کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ.[2]

’’(یہ بندگانِ خاص وہ ہیں) جو (اپنی) نذریں پوری کرتے ہیں۔‘‘

اس آیت کریمہ میں بھی لفظ وفاء کا مشتق ’’يُوْفُوْنَ‘‘ پورا کرنا کے معنی میں آیا ہے۔

(۴) ناپ تول پورا کرنا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَوْفُوْا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ.[3]

’’اور ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کیا کرو۔‘‘

اس آیت کریمہ میں بھی لفظ اَوْفُوْا – جو وفاء سے مشتق ہے – پورا کرنا کے معنی میں آیا ہے۔

---

(۱) الزمر، ۳۹: ۱۰

(۲) الدھر، ۷۶: ۷

(۳) الانعام، ۶: ۱۵۲

(۵) قبضے میں لے لینا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۱۔ وَهُوَ الَّذِیْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى.(۱)

''اور وہی تو ہے جو تمہیں رات کو قبضہ میں لیے لیتا ہے (تم پر نیند طاری ہو جاتی ہے) اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس کو وہ جانتا ہے پھر تم کو (نیند سے) دن میں اُٹھا دیتا ہے۔ (چلاتا پھراتا ہے) تاکہ معینہ وقت پورا ہو۔''

۲۔ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى.(۲)

''اللہ ہی جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان (جانوں) کو بھی جن پر موت طاری نہیں ہوئی، نیند کے وقت کھینچ لیتا ہے۔ پھر ان (جانوں) کو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم صادر کر چکا ہو اور دوسری (جانوں) کو ایک وقت معین تک چھوڑ دیتا ہے۔''

ان آیتِ کریمہ میں بھی ''وفاء'' سے مشتق لفظ ''یتوفّی'' کے معنی موت نہیں بلکہ قبضہ میں لے لینا کے ہیں۔

موت اور وفات میں فرق

مذکورہ آیت کریمہ میں معلوم ہوا کہ موت اور وفات دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ''يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ'' میں وفات تو ہے مگر موت نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نیند کی حالت میں روح

(۱) الانعام، ۶: ۶۰

(۲) الزمر، ۳۹: ۴۲

کو اپنے قبضہ میں لے لیتے ہیں۔ مگر پھر بیداری کے وقت لوٹا دیتے ہیں جبکہ موت میں روح قبضے میں تو لے لی جاتی ہے مگر اسے لوٹایا نہیں جاتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ موت کا وقت آنا الگ چیز ہے اور روح کا قبضہ میں آنا اور وفات پانا ایک الگ چیز ہے۔ پس معلوم ہوا کہ عمر کا پورا ہونا، روح کا قبضے میں لے لینا، قبضے سے واپس لوٹا دینا اور موت کا وقت آنا یا نہ آنا یہ سب جدا جدا حقیقتیں ہیں۔ اپنے قبضہ میں لے لینا یہ بھی وفات کا معنی ہے اور عرصۂ حیات پورا کرنا یہ بھی وفات کا معنی ہے۔ جب قرآن مجید سے وفات کا معنی عمر پوری کرنا اور قبضہ میں لے لینا ثابت ہے تو اب لغت میں اس لفظ سے موت کے معنی تلاش کرنا نصِ قرآنی کو بگاڑنے کے مترادف ہے۔ پس اس آیتِ کریمہ میں ’’مُتَوَفِّیْکَ‘‘ کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔

۱۔ اے عیسیٰ علیہ السلام! میں تیرا عرصۂ حیات پورا کرنے والا ہوں خواہ یہ یہودی جتنے بھی منصوبے بنائیں ان کے باعث تیری موت واقع نہیں ہوگی بلکہ ’’وَرَافِعُکَ اِلَیَّ‘‘ میں اپنی قدرتِ کاملہ سے تجھے اپنی طرف اُٹھا لوں گا۔

۲۔ دوسرا معنی یہ ہوگا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام میں تجھے اپنے قبضۂ قدرت اور حفاظت میں لے لوں گا وہ اس طرح کہ ’’وَرَافِعُکَ اِلَیَّ‘‘ تجھے اپنی طرف اُٹھا لوں گا۔ یہ جتنی بھی تجھے صلیب پر چڑھانے کی سازشیں تیار کرتے پھریں ناکام و نامراد ہوں گے۔

چنانچہ ثابت ہوا کہ ’’مُتَوَفِّیْکَ‘‘ میں وفات بمعنی موت نہیں اور جب وفات موت نہیں تو ’’وَرَافِعُکَ‘‘ سے مراد رفع روح اور رفع درجات نہیں بلکہ اس سے مراد کسی زندہ شخصیت کو معجزۃً جسمانی طور پر اُوپر اُٹھا لینا ہے، بصورت دیگر لفظ ’’مُتَوَفِّیْکَ‘‘ میں اگر وفات بمعنی موت بھی (بطور مجاز) مراد لے لیا جائے، جس طرح قادنیوں کا موقف ہے تو اس سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اس صورت میں ’’اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ‘‘ کا معنی یہ ہوگا کہ اے عیسیٰ! بے شک میں موت دینے والا ہوں اور تجھے میں جب چاہوں گا موت دوں گا۔ یہ تجھے قتل کرنے کے چاہے جتنے منصوبے اور

سازشیں تیار کریں وہ تجھے موت نہیں دے سکتے۔

لفظ مُتَوَفِّیْکَ سے مماتِ مسیح کے قادیانی استدلال کا ردّ

مذکورہ قرآنی آیات سے ہم یہ ثابت کر چکے کہ وفات کا حقیقی معنی موت نہیں بلکہ پورا پورا اجر یا بدلہ دینا ہے جبکہ مجازی طور پر لوگ وفات کو موت کے ہم معنی کرتے ہیں۔ اصولی بات تو یہ ہے کہ اگر ایک لفظ کا ایک حقیقی معنی ہو اور دوسرا مجازی تو حقیقی معنی کو مجازی معنی پر ترجیح دی جائے گی۔ ہاں اگر کوئی ایسا قرینہ پایا جائے جس کی وجہ سے حقیقی معنی مراد لینا متعذر اور مشکل ہو تو پھر مجازی معنی مراد لیا جا سکتا ہے مگر اس مقام پر ''مُتَوَفِّیْکَ'' میں ایسا کوئی قرینہ نہیں پایا جاتا جس کی وجہ سے حقیقی معنی متعذر ہو اس لیے یہاں پر مجازی معنی مراد نہیں لیا جائے گا۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ لفظ ''مُتَوَفِّیْکَ'' سے ممات مسیح ثابت نہیں ہوتی چنانچہ شارحِ اسلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إنّ عیسٰی لم یمت وإنّه راجع إلیکم قبل یوم القیامة.(۱)

''بے شک عیسیٰ علیہ السلام پر موت واقع نہیں ہوئی اور وہ تمہاری طرف قیامت بپا ہونے سے پہلے دوبارہ آئیں گے۔''

سیاق وسباقِ کلام سے لفظ مُتَوَفِّیْکَ کا معنی ومفہوم

قرآنِ مجید کے کسی مقام کو اس وقت تک سمجھنا مشکل ہے جب تک اس کے سیاق وسباق کو نہ دیکھا جائے۔ سو لفظ ''مُتَوَفِّیْکَ'' کا معنی ومفہوم سمجھنے کے لیے سورہ آل عمران کی آیت: ۵۲ سے لے کر آیت: ۵۵ تک کا پورا مضمون اپنے مفہوم کے اعتبار سے دیکھنا ہو گا۔

چنانچہ آیت نمبر ۵۲ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(۱) قرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ۳: ۲۰۲

فَلَمَّا اَحَسَّ عِیسٰی مِنۡھُمُ الۡکُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَ اشۡھَدۡ بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ○ (۱)

’’پھر جب عیسٰی (علیہ السلام) نے ان کا کفر محسوس کیا تو اس نے کہا: اللہ کی طرف کون لوگ میرے مددگار ہیں؟ تو اس کے مخلص ساتھیوں نے عرض کیا: ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور آپ گواہ رہیں کہ ہم یقیناً مسلمان ہیں○‘‘

مذکورہ آیت کریمہ میں دو جملے قابل غور ہیں:

۱۔ فَلَمَّا اَحَسَّ عِیسٰی مِنۡھُمُ الۡکُفۡرَ......جب عیسٰی (علیہ السلام) نے ان کا کفر محسوس کیا۔

۲۔ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡ اِلَی اللّٰہِ......آپ نے کہا: اللہ کی طرف کون لوگ میرے مدد گار ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ مضمون کس پس منظر کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور ان یہودیوں نے کیا کفر کیا تھا؟اور آپ نے اپنے ساتھیوں سے کیوں مدد طلب کی؟اس کا جواب یہ ہے کہ ان یہودیوں کا کفر دراصل یہ تھا کہ وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو قتل کرنے کے درپے تھے اور آپ کو مصلوب کرنے کے ناپاک عزائم رکھتے تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے منصوبۂ قتل بھی تیار کر رکھا تھا۔ آپ کو جب اُن کے ناپاک عزائم کا علم ہوا اور اُن کا منصوبہ قتل جان کر آپ نے اپنے حواریوں سے پوچھا کہ آج تم میں سے کون ہے جو اللہ کے لیے میری مدد کرنے والا ہو۔ اس پس منظر کی وضاحت میں یہودیوں کی ناکامی کا ذکر سورۂ النساء میں یوں آیا ہے:

وَمَا قَتَلُوۡہُ وَمَا صَلَبُوۡہُ. (۲)

(۱) آل عمران، ۳: ۵۲

(۲) النساء، ۴: ۱۵۷

''اور نہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ سولی دی۔''

اس جگہ لفظ قتل سے وضاحت ہو گئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس نوعیت کی مدد طلب کی وہ قتل کے خلاف تھی۔ پس ثابت ہو گیا کہ یہودیوں کا کفر دراصل منصوبۂ قتل تھا چنانچہ قرآن نے اُن کے اِس منصوبے کے خلاف اپنے منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ○(۱)

''پھر (عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے لیے) انہوں نے خفیہ تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی (عیسیٰ علیہ السلام کو بچانے کی) خفیہ تدبیریں کیں۔ (یعنی کفار کی تدبیر کا رد کیا) اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر خفیہ تدبیر کرنے والا ہے۔''

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں بیان فرمائیں:

۱۔ یہود کا مکر کرنا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا اُن کے مکر کے خلاف تدبیر فرمانا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کا بہتر تدبیر فرمانے والا ہونا۔

اس آیہ کریمہ میں یہ سارا واقعہ کنایہ اور ایما کے انداز میں بیان ہوا، یہ نہیں فرمایا کہ یہود نے کیا مکر کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس مکر کو ناکام بنانے کی تدبیر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کس طرح بہتر تدبیر فرمانے والا ہے۔ اس تمام واقعہ کی تفصیل آگے سورہ النساء میں بیان کر دی گئی۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ

(۱) آل عمران، ۳: ۵۴

مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًاo بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًاo وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًاo(۱)

”اور ان کے اس کہنے (یعنی فخریہ دعویٰ) کی وجہ سے (بھی) کہ ہم نے اللہ کے رسول مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو قتل کر ڈالا (ہے) حالانکہ انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا۔ مگر (ہوا یہ کہ) ان کے لیے (کسی کو عیسیٰ کا) ہم شکل بنا دیا اور بے شک جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں وہ یقیناً اس (قتل کے حوالے) سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں (حقیقت حال کا) کچھ بھی علم نہیں۔ مگر یہ کہ گمان کی پیروی (کر رہے ہیں) اور انہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو یقیناً قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ نے انہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے، اور (قربِ قیامت نزولِ مسیح علیہ السلام کے وقت) اہلِ کتاب میں سے کوئی (فرد یا فرقہ) نہ رہے گا مگر وہ عیسیٰ (علیہ السلام) پر ان کی موت سے پہلے ضرور (صحیح طریقے سے) ایمان لے آئے گا، اور قیامت کے دن عیسیٰ (علیہ السلام) ان پر گواہ ہوں گے o“

مذکورہ آیات سے پہلے آیت نمبر ۱۵۵ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ.(۲)

”اللہ نے ان کے دل پر ان کے کفر کے سبب سے مہر لگا دی۔“

یعنی انہیں ہدایت سے محروم کر دیا گیا اور ان کے باطل دعویٰ کا کلیتًا ردّ اس طرح فرمایا:

---

(۱) النساء، ۴: ۱۵۷۔۱۵۹

(۲) النساء، ۴: ۱۵۵

۱۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہرگز قتل نہیں کیا بلکہ وہ اس بارے میں مغالطے میں مبتلا ہو گئے۔ اس مغالطے میں پڑنے کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک یہودی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سخت دشمن تھا اور آپ کے قتل کے منصوبے بنانے میں پیش پیش تھا، اس کی صورت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہوگئی اور اُسے یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شبہ میں سولی دے دیا جبکہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ملائکہ اُٹھا کر آسمان پر لے گئے۔ یہی اللہ کی بہتر خفیہ تدبیر تھی کہ ان کو پتہ بھی نہ چلے اور وہ ظالم جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خون کا پیاسا تھا خود مارا جائے اور جو یہودی اس واقعہ کے بعد زندہ رہے وہ اصل حقیقت سے بے خبر قیامت تک شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیئے گئے۔

۲۔ پھر دوبارہ مزید تاکید اور زور دے کر فرمایا کہ یہود نے ہرگز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا۔

۳۔ اس کے بعد اگلی آیت نمبر ۱۵۸ میں فرمایا:

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ.[۱]

”بلکہ اللہ نے اُن کو اپنی طرف زندہ اُٹھا لیا۔“

رَافِعُکَ کی تفسیر

۱۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت ﴿یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾[۲] کی تفسیر میں فرمایا:

رافعک ثمّ متوفیک في آخر الزّمان.[۳]

(۱) النساء، ۴: ۱۵۸

(۲) آل عمران، ۳: ۵۵

(۳) سیوطی، الدر المنثور، ۲: ۲۲۶

’’(اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ!) میں تجھے اُٹھانے والا ہوں پھر آخری زمانے میں تجھے وفات دوں گا۔‘‘

۲۔ آپ رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللهُ اِلَيْهِ﴾(۱) کی تفسیر میں فرمایا:

ورفع عیسٰی من روزنة البیت إلی السّماء.(۲)

’’اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے گھر کے روشن دان سے آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔‘‘

۳۔ نیز آیت کریمہ ﴿وَاِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾(۳) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

هو خروج عیسی بن مریم قبل یوم القیامة.(۴)

’’قیامت کی نشانی سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یومِ قیامت سے پہلے نزول ہے۔‘‘

۴۔ حضرت مجاہد التابعیؒ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾(۵) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

صلبوا رجلا غیر عیسٰی شبه بعیسٰی یحسبونه إیّاه ورفع اللہ إلیه عیسٰی حیًا.(۶)

(۱) النساء، ۴: ۱۵۷، ۱۵۸
(۲) ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۵۷۵
(۳) الزخرف، ۴۳: ۶۱
(۴) سیوطی، الدر المنثور، ۷: ۳۸۵
(۵) النساء، ۴: ۱۵۷
(۶) سیوطی، الدر المنثور، ۲: ۷۲۸

''یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ ایک اور شخص کو پکڑ کر سولی چڑھا دیا جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ تھا جسے وہ عیسیٰ سمجھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی طرف زندہ اُٹھا لیا۔''

۵۔ حضرت قتادہؒ آیت ﴿یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾ [۱] کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:

هذا من المقدم والمؤخر تقديره إنّي رافعک إليّ ومتوفيک يعنی بعد ذلک. [۲]

''اس آیت میں تقدیم و تاخیر ہے اور مطلب یہ ہے کہ (اے عیسیٰ!) ابھی میں تمہیں اپنی طرف (آسمان پر) اُٹھانے والا ہوں پھر آخری زمانہ میں تمہیں موت دوں گا۔''

۶۔ امام قرطبیؒ آیت مذکورہ کے ذیل میں لکھتے ہیں:

قال جماعة من أهل المعاني منهم الضحاک والفراء في قوله تعالیٰ: ﴿یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾ علی التقديم والتأخير، لأنّ الواو لا توجب الرّتبة، والمعنی إنّي رافعک إليّ ومطهرک من الّذين کفروا، ومتوفيک بعد أن تنزل من السماء. [۳]

''اہل معانی کی ایک جماعت، جس میں امام ضحاک اور امام فراء بھی شامل ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ﴾ کے

(۱) آل عمران، ۳: ۵۵
(۲) ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۱: ۳۶۷
(۳) قرطبی، الجامع الأحکام القرآن، ۴: ۹۹

بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اس میں تقدیم و تاخیر کارفرما ہے کیونکہ واو ترتیب کو ثابت نہیں کرتی، مطلب یہ کہ (اے عیسیٰ!) ابھی میں تمہیں اپنی طرف (آسمان پر) اٹھانے والا ہوں پھر آخری زمانہ میں جب تم آسمان سے نازل ہو گے تو اس کے بعد تمہیں موت دوں گا۔‘‘

۷۔ امام رازیؒ نے تفسیر کبیر میں کئی مقامات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر کیا ہے۔سورۃ النساء کی آیت ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ○ بَلْ رَّفَعَهُ اللهُ اِلَيْهِ﴾ [1] کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

رفع عیسٰی علیہ السلام إلی السّماء ثابت بهذه الآیة ونظیر هذه الآیة قوله في آل عمران: ﴿يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ﴾. [2]

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف زندہ اُٹھایا جانا اس آیت سے ثابت ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا سورۃ آل عمران میں یہ فرمان ہے: ﴿اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ﴾۔‘‘

آیتِ مُتَوَفِّيْكَ کا صحیح مفہوم

مذکورہ بالا تفاسیر کی روشنی میں آیت کریمہ ﴿اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ﴾ کا صحیح مفہوم یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے پیارے عیسیٰ! یہودی لاکھ تجھے قتل کرنے اور صلیب پر چڑھانے کے منصوبے بنائیں، وہ تجھے مارنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ میں آپ کا عرصہ حیات پورا کرنے والا ہوں اور جو عرصہ حیات آپ کا زمین پر رہنے کا معین تھا، میں اس کو اس طرح پورا کروں گا کہ آپ کو زندہ آسمان پر اُٹھا کر پھر دوبارہ قربِ قیامت زمین پر اُتار دوں گا اور آپ کی بقیہ زندگی پوری کرنے کے بعد آپ کو طبعی موت دوں گا۔ اس آیت کریمہ کی رو

(۱) النساء، ۴: ۱۵۷، ۱۵۸

(۲) رازی، التفسیر الکبیر، ۱۱: ۸۱

سے نزول سے لے کر تادم وصال آپ کا عرصۂ حیات ''مُتَوَفِّيكَ'' کا مصداق ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جسمانی تھا نہ کہ روحانی

اللہ رب العزت نے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۵۸ میں ''بَلْ رَّفَعَهُ اللهُ اِلَيْهِ'' فرما کر اُن جھوٹے اور مکار لوگوں کا ردّ کر دیا جو کہتے ہیں کہ رفعِ عیسیٰ علیہ السلام سے مراد رفعِ جسمانی نہیں بلکہ درجات کی بلندی کے اعتبار سے رفعِ روحانی ہے کیونکہ آیت نمبر ۱۵۷ میں ''اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ'' کا ارشاد امرِ جسمانی سے متعلق ہے جس کی وضاحت میں فرمایا: ''وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ.''

چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل اور مصلوب کرنے کا تعلق جسم کے ساتھ ہے نہ کہ روح کے ساتھ تو جب قتل اور صلیب سے بچانے کے لیے رفع الی السماء ہوگا تو یہ رفع جسمانی ہوگا نہ کہ روحانی۔ بالفاظ دیگر اگر یہ مفہوم مراد لیا جائے کہ جب یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے اور سرِ دار لٹکانے کا منصوبہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رفع درجات عطا کرتے ہوئے ان کی روح کو اوپر اُٹھا لیا تو یہ نص قرآنی کے خلاف ہے کیونکہ مقصود یہ تھا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو دشمنوں کے قاتلانہ منصوبے سے باحفاظت بچایا جائے اگر مقصود ہی پورا نہ ہوا تو اس رفع کا کیا فائدہ؟ دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَكَانَ اللهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○(۱)

''اللہ غالب حکمت والا ہے○''

جبکہ سورۂ آل عمران میں ارشاد فرمایا:

وَاللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ○(۲)

(۱) النساء، ۴: ۱۵۸

(۲) آل عمران، ۳: ۵۴

’’اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر خفیہ تدبیر کرنے والا ہےo‘‘

اللہ تعالیٰ کا ان دو صفات یعنی حکمت والا اور بہتر تدبیر کرنے والا ہونا اس امر کا متقاضی تھا کہ اللہ تعالیٰ دُشمنوں کے منصوبے کے بدلے ایسا منصوبہ روبہ عمل لائے جو اُن کے گمان میں بھی نہ ہو اور جس کی گرد تک بھی اُن کی عقل اور سوچ کی رسائی نہ ہو چنانچہ اس کی صورت یہ ہوئی کہ ایک مشتبہ شخص مصلوب کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ سلامت آسمان پر اُٹھا لیا۔ بصورت دیگر اگر معاملہ اس کے برعکس ہوتا اور قادیانیوں کی بات مانتے ہوئے بفرض محال ہم کچھ دیر کے لیے یہ تسلیم کر لیں کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا تو مطلب یہ ہوا کہ وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو گئے۔ اس طرح تو اللہ تعالیٰ کے ’’خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ‘‘ (بہتر تدبیر کرنے والا) اور ’’عَزِيْزًا حَكِيْمًا‘‘ (غالب حکمت والا) ہونے کا دعویٰ ثابت ہی نہیں ہوتا بلکہ معاذ اللہ یہ تاثر ملتا ہے گویا اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے برگزیدہ رسول کے خلاف بنائے گئے منصوبے کے پروان چڑھنے کا تماشہ دیکھتا رہا اور پسِ قتل اُن کی روح کو اپنے قبضے میں لے کر رفع درجات عطا کر دیا۔ ایسا سوچنا گمراہی اور نص قرآنی کے خلاف ہے اور ایسی سوچ رکھنے والا گمراہ اور مرتد ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک.

رفعِ جسمانی قانونِ قدرت کے خلاف نہیں

اپنے مقبول و برگزیدہ بندے کو جسمانی طور پر اُوپر اٹھا لینا اللہ تعالیٰ کے قانون، قدرت اور منشاء کے خلاف امر نہیں جیسا کہ سیدنا ادریس علیہ السلام کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّاo وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّاo[1]

(۱) مریم، ۱۹: ۵۶،۵۷

’’اور (اس) کتاب (قرآن) میں ادریس کا ذکر فرمائیے بے شک وہ (بھی) نہایت سچے نبی تھےo اور ہم نے اُسے بلند مقام پر اُٹھا لیاo‘‘

اس آیت کے بارے میں مفسرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے اپنی زندگی میں جنت کی سیر کرنے کی آرزو کی تھی جس کو پورا کرتے ہوئے آپ کو ملائکہ کے ذریعے اُوپر اٹھا لیا گیا اور جنت کی سیر کرائی گئی۔ جنت کی سیر کرنے کے بعد ملائکہ نے عرض کیا کہ حضرت اب سیر ہو چکی ہے واپس تشریف لے چلیں۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ مولا تیرا وعدہ ہے کہ جو جنت میں ایک دفعہ آ جاتا ہے وہ واپس نہیں جاتا۔ مجھے اب ہمیشہ یہیں رکھ کہ تیرے قرب کی بارگاہ سے واپس نہیں جانا چاہتا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ ہمارے ادریس کو یہیں چھوڑ دو ہم اس کو واپس نہیں بھیجتے چنانچہ آج تک آپ چوتھے آسمان پر زندہ و سلامت تشریف فرما ہیں۔ شب معراج کو آپ سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات بھی ہوئی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ جسمانی طور پر کسی کو اُٹھا لینا قانونِ قدرت کے خلاف نہیں بلکہ ممکنات میں سے ہے جس کی وضاحت خود قرآن مجید نے کر دی ہے۔

بحث کا ماحصل

قرآن مجید اور احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جملہ تصریحات اس امر پر شاہد و عادل ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اُٹھا لیے گئے۔ احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجالِ اکبر کے خاتمہ کے لیے سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی گوشہ میں نماز فجر کے وقت نازل ہوں گے۔ آپ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی امامت میں نماز پڑھیں گے اور ان تمام اُمور کو سرانجام دیں گے جن کی تفصیل احادیث میں بیان ہوئی ہے پھر طبعی عمر کو پہنچ کر آپ کا وصال ہو جائے گا اور آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو مبارک میں دفن ہوں گے۔ مرزا غلام احمد

قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت ثابت کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا شوشہ کھڑا کیا اور اس طرح اُمتِ مسلمہ کے متفق علیہ عقیدہ کی عمارت میں نقب لگا کر اُس کی بنیادوں کو متزلزل کرنے کی مذموم کوشش کی، لیکن اس کی تلبیس، کذب آفرینی اور افترا پردازی کا سراب قرآن وسنت کی حقانیت وصداقت کے آفتاب کے سامنے زیادہ دیر نہ ٹھہر سکا اور بانی قادیانیت کے فریب کا پردہ چاک ہوگیا۔

باب دوم

مسئلہ نزولِ مسیح علیہ السلام اس حوالے سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ بانیِ قادیانیت مرزا غلام احمد نے دعویٰ نبوت سے پہلے دعویٰ مسیحیت کو اس عمارت کی بنیاد کے طور پر کھڑا کیا جس پر آگے چل کر مجازی، ظلی، بروزی اور درپردہ حقیقی نبوت کے دعاوی نہایت چابکدستی اور عیاری سے استوار کر لیے۔ اُنہوں نے اپنی جھوٹی نبوت منوانے کے لیے سب سے بھیانک اور گمراہ کن کردار منصبِ مسیحیت پر خود کو فائز کرنے کے حوالے سے ادا کیا۔ اگرچہ مرزا صاحب خود کو مثیلِ مسیح قرار دینے سے پہلے نفسِ ختمِ نبوت کا عقیدہ تسلیم کرنے کا اعلان کرتے ہیں لیکن پھر رفتہ رفتہ ''النّاس کالأنعام'' کی سادہ لوحی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہ انتہائی دجل وفریب سے اس مسئلے پر الحاد و تشکیک کی فضا پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کی جسارت اس انتہاء کو پہنچ جاتی ہے کہ ان کا بے باک قلم یہاں تک لکھ دیتا ہے:

ومع ذلک إذا کان نبینا ﷺ خاتم الأنبیاء فلا شک أنه من آمن بنزول المسیح الذی هو نبي مین بني إسرائیل فقد کفر بخاتم النبیین.[1]

''اس کے ساتھ جب ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں تو اس میں ذرہ شک نہیں کہ جس شخص نے نزولِ مسیح پر ایمان رکھا جو بنی اسرائیل کے نبی تھے اُس نے خاتم الانبیاء کا انکار کیا۔''

اس طرح نزولِ مسیح علیہ السلام کے مسئلہ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے تشکیک و التباس کی گرد اُڑا کر اپنے لیے فضا ہموار کرنا چاہی کہ یہ کیسا تضاد ہے کہ ایک طرف مسلمان حضور نبی اکرم ﷺ کو خاتم النبیین بھی مانتے ہیں اور اس کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ

---

(۱) غلام احمد قادیانی، رسالہ تحفہ بغداد: ۲۸، مندرجہ روحانی خزائن، ۷: ۳۴

آمد پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ وہ اس بات سے صرفِ نظر کیے رہے کہ ختمِ نبوت کا نفسِ مضمون ذہن نشین کر لینے سے کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہتا۔ فی الحقیقت مرزا صاحب کے تمام دلائل کذب و افترا اور دجل وفریب کا ملغوبہ ثابت ہوئے۔

اسلام کے اساسی نظریات میں نظریۂ نزولِ مسیح علیہ السلام کو بنیادی اہمیت اس لیے بھی حاصل ہے کہ اس کا تعلق توحید ورسالت اور ختمِ نبوت میں بہت نمایاں حیثیت کا حامل ہے۔ اس کا یہ پہلو قابل ذکر ہے کہ یوں تو مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتدائی دور میں وحی و الہام کے دعوے کے ساتھ مہدیت، مجددیت اور محدثیت کے دعووں کے تھوڑا عرصہ بعد دعویٰ مسیحیت کر ڈالا اور اس دعویٰ کو دعویٰ نبوت و رسالت کے لیے سیڑھی کے طور پر استعمال کیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ دعویٰ مسیحیت کی مسند پر بیٹھ کر نہایت عیاری اور چابکدستی سے بتدریج نبوت و رسالت کے دعووں کی طرف یلغار کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ مسیحیت کے حوالے سے ان کا کردار ایک ایسے شخص کا ہے جو ختمِ نبوت کے نفسِ مضمون کو تسلیم کرتے ہوئے جاہل اور نیم خواندہ عوام الناس کی سادہ لوحی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے انتہائی دجل و فریب سے عقیدۂ نزولِ مسیح سے مخالف موقف اختیار کر کے اپنی جعلی نبوت منوانے کے لیے لوگوں کے ذہنوں میں الحاد وتشکیک کے بیج بوتا رہا۔ ہم اس مسئلے کو نزولِ مسیح کے باب میں احادیث کی روشنی میں بیان کر رہے ہیں۔

اَحادیثِ نزولِ مسیح علیہ السلام

یہ امر پیشِ نظر رہے کہ نزولِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ درجنوں احادیث میں بیان ہوا ہے، بعض میں مختصر طور پر اور بعض میں تفصیلی طور پر۔ ان کثیر احادیث میں چند ایک بطور استشہاد درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

والّذي نفسي بيده ليوشكن أن ينزل فيكم ابن مريم حكما

مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتّى لا يقبله أحد.[1]

''مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، عنقریب تم میں ابن مریم (علیہ السلام) اُتریں گے (چونکہ اللہ عزوجل نے سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السّلام کو آسمان پر زندہ اٹھا لیا تھا، اب قیامت کے نزدیک دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے) جو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور (اس وقت) مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ اسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا (ہر شخص خوشحال ہوگا)۔''

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كيف أنتم إذا نزل ابن مريم منكم وإمامكم منكم.[2]

''تم لوگوں کا اس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔''

---

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب البيوع، باب قتل الخنزير، ۲: ۷۷۴، رقم: ۲۱۰۹

۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم، ۱: ۱۳۵، رقم: ۱۵۵

۳۔ ترمذي، السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في نزول عيسى ابن مريم، ۴: ۵۰۶، رقم: ۲۲۳۳

(۲) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب نزول عيسیٰ ابن مريم، ۳: ۱۲۷۲، رقم: ۳۲۶۵

۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسیٰ ابن مريم حاكما بشريعة نبيّنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱: ۱۳۶، رقم: ۱۵۵

۳۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۲۱۳، رقم: ۶۸۰۲

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ایک اور حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا تقوم السّاعة حتّی ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتّی لا یقبله أحد. (۱)

’’قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم حاکم عادل بن کر نازل ہوں گے پس وہ (آ کر) صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کریں گے اور (اس وقت) مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ اُسے کوئی بھی قبول نہ کرے گا۔‘‘

۴۔ حضرت حذیفہ ابن اَسِید غفاری رضي اللہ عنهما سے روایت ہے:

اطلع النّبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علینا، ونحن نتذاکر فقال: ما تذاکرون؟ قالوا: نذکر السّاعة قال: إنّها لن تقوم حتّی ترون قبلها عشر آیات فذکر الدّخان والدجّال والدّابة وطلوع الشمس من مغربها

---

(۱) ۱۔ بخاري، الصّحیح، کتاب المظالم والغصب، باب کسر الصّلیب وقتل الخنزیر، ۲: ۸۷۵، رقم: ۲۳۴۴

۲۔ مسلم، الصّحیح، کتاب الإیمان، باب نزول عیسٰی ابن مریم حاکما بشریعة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱: ۱۳۵، رقم: ۱۵۵

۳۔ ترمذي، السنن، کتاب الفتن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب ما جاء في نزول عیسٰی ابن مریم علیهما السلام، ۴: ۵۰۶، رقم: ۲۲۳۳

۴۔ ابن ماجه، السنن، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عیسٰی بن مریم علیهما السلام وخروج یأجوج ومأجوج، ۲: ۱۳۶۳، رقم: ۴۰۷۸

۵۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۵۳۸، رقم: ۱۰۹۵۷

ونزول عیسٰی ابن مریم علیہ السلام ویأجوج ومأجوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرة العرب وآخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد النّاس إلی محشرهم.[1]

’’ہم باتیں کر رہے تھے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: (آقا) قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو: (۱) دھواں؛ (۲) دجال؛ (۳) دابۃ الارض؛ (۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا؛ (۵) حضرت عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا؛ (۶) یاجوج ماجوج کا نکلنا اور تین جگہ زمین کا دھنسنا؛ (۷) مشرق میں دھنسنا؛ (۸) مغرب میں دھنسنا؛ (۹) جزیرہ عرب میں دھنسنا؛ (۱۰) آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر انہیں محشر کی طرف لے جائے گی۔‘‘

۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں:

سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: لا تزال طائفة من أمّتي یقاتلون علی الحق ظاهرین إلی یوم القیامة. قال: فینزل عیسٰی ابن مریم علیہ السلام. فیقول أمیرهم: تعال صلّ لنا. فیقول: لا، إن بعضکم علی بعض

(۱) ۱۔ مسلم، الصحیح، کتاب الفتن وأشراط الساعة، باب في الآیات التی تکون قبل السّاعة، ۴: ۲۲۲۵، رقم: ۲۹۰۱
۲۔ ابن ماجه، السنن، کتاب الفتن، باب الآیات، ۲: ۱۳۴۷، رقم: ۴۰۵۵
۳۔ حاکم، المستدرک، ۴: ۴۷۴، رقم: ۸۳۱۷
۴۔ ابن أبي شیبة، المصنف، ۷: ۵۰۰، رقم: ۳۷۵۴۲
۵۔ طبراني، مسند الشامیین، ۲: ۳۲، رقم: ۸۶۴

أمراء تكرمة الله هذه الأمة.[1]

’’میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان مبارک کلمات کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ’’آخر میں (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمان سے اُتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا: تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے۔ اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: (اس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تم میں سے بعض، بعض پر امیر ہیں‘‘ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے اس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا فرمائی ہے۔)‘‘

۶۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إذ بعث الله عيسى بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين واضح كفيه على أجنحة ملكين إذا طأطأ رأسه قطر وإذا رفعه ينحدر منه جمان كاللؤلؤ ولا يحل لكافر يجد ريح نفسه إلّا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهى طرفه فينطلق حتّى يدركه عند باب لد فيقتله.[2]

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسٰى ابن مريم عليهما السلام حاكما بشريعة نبينا محمد ﷺ، ۱: ۱۳۷، رقم: ۱۵۶

۲۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۲۳۱، رقم: ۶۸۱۹

۳۔ بيهقي، السنن الكبرىٰ، ۹: ۱۸۰

۴۔ أبو عوانة، المسند، ۱: ۹۹، رقم: ۳۱۷

(۲) ۱۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم، ۲: ۱۳۵۷، رقم: ۴۰۷۵

۲۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۵۳۸، رقم: ۸۵۰۸

’’جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم علیہما السّلام کو بھیجیں گے تو وہ دمشق کی مشرقی جانب سفید مینار کے پاس دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے جب وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اپنا سر جھکائیں گے تو پسینے کے قطرے گریں گے اور جب سر اوپر اٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں گے جس کافر تک بھی آپ کی خوشبو پہنچے گی، اس کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا آپ کی خوشبو منتہائے نظر تک پہنچے گی آپ دجال کو تلاش کریں گے حتی کہ ’’باب لد‘‘ پر اسے پالیں گے پھر اسے قتل کر دیں گے‘‘

۷۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لیس بیني وبینه نبي یعني عیسٰی، وإنّه نازل فإذا رأیتموه فاعرفوه: رجل مربوع، إلی الحمرة والبیاض، بین ممصرتین، کأنّ رأسه یقطر وإن لم یصبه بلل، فیقاتل النّاس علی الإسلام، فیدق الصلیب، ویقتل الخنزیر، ویضع الجزیة، ویهلک اللہ في زمانه الملل کلها إلّا الإسلام، ویهلک المسیح الدجال، فیمکث في الأرض أربعین سنة ثم یتوفی فیصلی علیه المسلمون.(۱)

’’میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے مابین کوئی نبی نہیں ہے اور بے شک وہ نازل ہوں گے جب تم اُنہیں دیکھو تو پہچان لینا کہ درمیانے قد کے آدمی ہیں ان کا رنگ مائل سرخی و سپیدی ہے (دیکھنے والے کو) یوں محسوس ہو گا کہ ان کے سر سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے وہ لوگوں سے دین اسلام پر

(۱) ۱۔ أبو داود، السنن، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، ۴: ۱۱۷، رقم: ۴۳۲۴

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۲۳۳، رقم: ۶۸۲۱

۳۔ ابن عبد البر، التمهید، ۱۴: ۲۰۱

جنگ کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ جہاد موقوف کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کو مٹا دے گا وہ جال کو قتل کریں گے اور چالیس سال تک زمین پر رہنے کے بعد وصال فرمائیں گے پھر مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔‘‘

۸۔ حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے مروی علاماتِ قیامت کے بیان پر مشتمل ایک طویل حدیث میں ہے کہ ایک صحابیہ اُم شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنھا نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

هم يومئذ قليل وجلهم ببيت المقدس وإمامهم رجل صالح فبينما إمامهم قد تقدم يصلي بهم الصبح إذ نزل عليهم ابن مريم الصبح فرجع ذلک الإمام ينكص يمشي القهقري ليتقدم عيسیٰ ابن مريم يصلي بالناس فيضع عيسیٰ يده بين كتفيه ثم يقول له: تقدم فصلّ فإنها لک أقيمت فيصلي بهم إمامهم.(۱)

’’عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام و امیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا اچانک (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ وہ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہ گا تا کہ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام امام کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے: آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے۔ سو ان کے امام

(۱) ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسیٰ ابن مريم عليهما السلام وخروج يأجوج ومأجوج، ۲: ۱۳۶۱، رقم: ۴۰۷۷

(مہدی) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔‘‘

۹۔ حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فينزل عيسٰی ابن مريم عليه السلام عند صلاة الفجر فيقول له إمام النّاس: تقدم يا روح الله فصلّ بنا. فيقول: إنّكم معشر هذه الأمة أمراء بعضكم على بعض تقدم أنت فصلّ بنا. فيتقدم الأمير فيصلي بهم. (۱)

’’(حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اُتریں گے تو لوگ ان سے عرض کریں گے: اے روح اللہ! آگے تشریف لائیے اور ہمیں نماز پڑھایئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: تم اُمت محمدیہ کے لوگ ہو۔ بے شک تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں۔ پس آپ ہی آگے بڑھیں اور ہمیں نماز پڑھائیں تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور انہیں نماز پڑھائے گا۔‘‘

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ألا إنّ عيسى ابن مريم ليس بيني وبينه نبيّ ولا رسول ألا أنّه خليفتي في أمّتي من بعدي. (۲)

’’خبردار! میرے اور عیسیٰ ابن مریم کے مابین نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول مگر یہ کہ وہ میرے بعد میری اُمت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔‘‘

۱۱۔ محمد بن علی بن ابی طالب ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ آیت کریمہ ’’وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ‘‘

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرك، ۴: ۵۲۴، رقم: ۸۴۷۳
۲۔ طبراني، المعجم الكبير، ۹: ۶۰، رقم: ۸۳۹۲

(۲) ۱۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۵: ۱۴۲، رقم: ۴۸۹۸
۲۔ سیوطی، الدر المنثور، ۲: ۷۳۶

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

إنّ عيسى لم يمت وإنّه رفع إلى السّماء وهو نازل قبل أن تقوم السّاعة فلا يبقى يهودي ولا نصراني إلّا آمن به.(۱)

''بے شک عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے بلکہ وہ (زندہ) آسمان کی طرف اٹھا لیے گئے اور وہ قیامت قائم ہونے سے پہلے (زمین پر) اُتریں گے پس کوئی ایسا یہودی اور نصرانی نہیں رہے گا جو ان پر ایمان نہ لائے''

۱۲۔ ''سنن ابن ماجہ'' میں دجال کے بارے میں ایک طویل حدیث ہے جس میں نزول عیسیٰ ابن مریم کا ذکر کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے:

ایک دن صبح کے روز مسلمانوں کا امام انہیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہو گا کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہے گا تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت کرائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے کہ آگے بڑھو اور امامت کراؤ، بے شک تمہارے لیے اقامت کہی گئی ہے اور وہ امام (یعنی امام مہدی علیہ السلام) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے) نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، دروازہ کھولو پس دروازہ کھولا جائے گا، اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ باہر موجود ہو گا جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جس طرح پانی میں نمک پگھلتا ہے چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر بھاگ نکلے گا، آخرکار حضرت عیسیٰ علیہ السلام (فلسطین میں) 'باب لدٗ' کے پاس اسے پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست سے دوچار فرمائے گا۔(۲)

---

(۱) سيوطي، الدر المنثور، ۲: ۷۳۴

(۲) ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسٰى ابن مريم عليه السلام وخروج يأجوج و مأجوج، ۲: ۱۳۶۱، رقم: ۴۰۷۷

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ جس مسیح کے آنے کا ذکر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیھما السّلام ہیں۔ اب دوبارہ انہی کا نزول ہوگا۔ مسیح موعود کی جو علامات اور خصوصیات حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمائیں مرزا قادیانی میں ان میں سے کوئی ایک بھی نہیں پائی جاتی مثلاً نہ تو اس کا ملک شام میں نزول ہوا، نہ اس کے دور میں غلبہ اسلام ہوا، نہ اس نے حج یا عمرہ کیا، نہ ہی گنبد خضراء کے اندر اسے دفن کیا گیا چنانچہ احادیث کی روشنی میں یہ ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی اسی طرح باطل اور بے بنیاد ہے جس طرح نبوت و رسالت کا۔ مرزا صاحب نے امام مہدی علیہ السلام ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا جبکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے بالصراحت فرما دیا تھا کہ امام مہدی میرے اہلِ بیت سے ہوں گے اور وہ میرے ہم نام ہوں گے یعنی ان کا نام محمد ہوگا اور ان کے باپ کا نام میرے والد گرامی کے نام پر ہوگا یعنی عبداللہ اور ان کی والدہ کا نام میری والدہ ماجدہ کے نام پر ہوگا یعنی آمنہ، آپ ﷺ نے یہ بھی فرما دیا کہ امام مہدی حکومت کریں گے روئے زمین پر انصاف کا بول بالا ہوگا اور ظلم و ستم کا خاتمہ ہوگا۔ مرزا قادیانی میں ان خصوصیات میں سے کوئی ایک بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ اس کا نام غلام احمد ہے اس کی والدہ کا نام چراغ بی بی، اس کے والد کا نام غلام مرتضیٰ مغل ہے نہ تو اس کا اہلِ بیت کے ساتھ کوئی نسبی تعلق ہے کیونکہ وہ مغل خاندان سے متعلق ہے اور اس کے دور میں عدل و انصاف کا بول بالا ہوا اور نہ ہی اسے کبھی حکومت ملی بلکہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہونے کی بنا پر اس نے انگریزی حکومت کے مفادات کی آبیاری کے لیے جہاد کو حرام قرار دے دیا تاکہ مسلمانانِ ہند پر غلامی کی تاریک رات اور طویل ہو جائے۔ اس لیے ہمارے لیے مسیح موعود یا امام مہدی کے پرکھنے کا معیار احادیثِ رسول ﷺ ہیں، عقل خانہ ساز نہیں کیونکہ بقول علامہ محمد اقبالؔ:

عقل عیار ہے، سو بھیس بدلتی ہے
عشق بے چارہ نہ ملا، نہ زاہد، نہ حکیم

دوسری بات یہ کہ ہماری نظر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاداتِ گرامی کے مقابلے میں کسی قسم کی تاویلات فاسدہ اور تصورات باطلہ اس قابل بھی نہیں کہ ان پر کان دھرا جائے۔

تصوّرِ مسیح: احادیث کی روشنی میں

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دو طرح کے مسیحوں کا ذکر ملتا ہے:

۱۔ مسیح ابن مریم علیہما السّلام
۲۔ مسیح کذاب یا مسیح دجال

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں قسم کے مسیحوں کا ذکر صراحتاً فرما دیا ہے، لہٰذا ان کی پہچان اور ان کے مابین پائے جانے والے تفاوت میں کسی قسم کا کوئی ابہام باقی نہیں رہتا۔ ان کے مختصر احوال درج ذیل ہیں:

۱۔ مسیح ابن مریم علیہما السّلام

مسیح ابن مریم علیہما السّلام سے مراد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہیں جنہیں زندہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ آپ قربِ قیامت دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ آپ کے احوال و واقعات گزشتہ صفحات میں تفصیل سے گزر چکے ہیں اس لیے انہیں یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔

۲۔ مسیح دجال یا مسیح کذاب

مسیح دجال کا ظہور بھی قربِ قیامت میں ہو گا۔ اس کافر و کذاب کے حوالے

سے چند مستند روایات درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں میں قیام فرما ہوئے اور اللہ ﷻ کی اس کی شان کے لائق حمد وثنا بیان کی، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

إنّي لأنذركموه وما من نبيّ إلّا أنذره قومه لقد أنذر نوح قومه ولكني أقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنّه أعور وأنّ الله ليس بأعور. (۱)

’’پھر آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں اس کے بارے میں خبردار کر رہا ہوں، ہر نبی نے اپنی قوم کو اس کے بارے میں خبردار کیا ہے، بے شک حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس کے بارے میں خبردار کیا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی کہ جان لو کہ وہ بلا شبہ کانا ہو گا اور بے شک اللہ کانا نہیں۔‘‘

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما من نبي إلّا وقد أنذر أمّته الأعور الكذّاب ألا إنّه أعور وإنّ ربكم ليس بأعور مكتوب بين عينيه: ك ف ر. (۲)

---

(۱) ۱۔ بخاري، الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالىٰ: إنا أرسلنا نوحا إلى قومه، ۳: ۱۲۱۴، رقم: ۳۱۵۹

۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ۴: ۲۲۴۵، رقم: ۱۶۹

۳۔ ترمذي، السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في علامة الدجال، ۴: ۵۰۸، رقم: ۲۲۳۵

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفتن وأشراط السّاعة، باب ذكر الدجال، ۴: ۲۲۴۸، رقم: ۲۹۳۳

’’ہر نبی نے اپنی اُمت کو کانے کذاب (دجال) سے خبردار کیا ہے اور سنو! وہ بلا شبہ کانا ہو گا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اُس (دجال) کی دو آنکھوں کے درمیان ک ف ر (کافر) لکھا ہوا ہو گا‘‘

۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أنّ رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذكر الدّجال بين ظهراني النّاس فقال: إنّ الله تعالٰى ليس بأعور ألا وإنّ المسيح الدجال أعور العين اليمنى كأن عينه عنبة طافئة. (۱)

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالٰی کانا نہیں ہے سنو مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہو گا اس کی آنکھ ایسے ہو گی جیسے پھولا ہوا انگور۔‘‘

۴۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الدجّال أعور العين اليسرىٰ جُفال الشعر معه جنّة ونار فناره جنّة وجنّته نار. (۲)

...... ۲۔ ترمذي، السنن، كتاب الفتن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب ما جاء في قتل عيسٰى بن مريم الدجال، ۴: ۵۱۶، رقم: ۲۲۴۵

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۷۶، رقم: ۱۳۹۵۵

(۱) مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ۴: ۲۲۴۷، رقم: ۱۶۹

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذكر الدجال وصفته وما معه، ۴: ۲۲۴۸، رقم: ۲۹۳۴

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۸۳، رقم: ۲۳۲۹۸

۳۔ نعيم بن حماد، الفتن، ۲: ۵۴۷، رقم: ۱۵۳۲

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہو گا اور بال گھنے ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہو گی اس کی دوزخ حقیقت میں جنت ہے اور اس کی جنت (حقیقت میں) دوزخ ہے۔''

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قال رسول الله ﷺ: يأتي الدّجال المدينة فيجد الملائكة يحرسونها فلا يدخلها الطاعون ولا الدّجال إن شاء الله.(۱)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس نہ تو طاعون (بیماری) مدینہ طیبہ میں آئے گی اور نہ ہی دجال۔''

۶۔ حضرت ابو اُمامہ الباہلی سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال لوگوں سے کہے گا:

أنا نبي ولا نبي بعدي ثم يُثنّي فيقول: أنا ربكم.(۲)

''میں نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں پھر وہ دوبارہ کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔''

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ دجال نبوت کا اور پھر خدائی کا دعویٰ کرے گا اس کے ساتھ جنت بھی ہو گی اور دوزخ بھی، سرزمینِ مدینہ منورہ پر اس کے ناپاک قدم نہیں لگیں گے، نیز یہ کہ دجال کانا ہو گا۔ ایک روایت کے مطابق دائیں آنکھ سے کانا ہو گا اور ایک روایت کے مطابق بائیں آنکھ سے، یہاں یہ امر پیش نظر رہے کہ آپ ﷺ کی

(۱) ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء في الدجال لا يدخل المدينة، ۴: ۵۱۴، رقم: ۲۲۴۲

(۲) ابن ماجه، السنن، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم، ۲: ۱۳۶۰، رقم: ۴۰۷۷

اُمت میں فقط ایک نہیں بلکہ تیس دجال پیدا ہوں گے ان میں سے جو دجال اکبر ہوگا، وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کریں گے باقی سب چھوٹے دجال ہوں گے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا تقوم السّاعة حتّٰى يبعث دجّالون كذّابون قريب من ثلاثين كلهم يزعم أنّه رسول الله. (۱)

’’قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک جھوٹے دجالوں کو نہ بھیج دیا جائے جو تیس کے قریب ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔‘‘

مذکورہ بالا احادیث سے یہ امر ثابت شدہ ہے کہ مسیح ابن مریم علیہما السّلام اور مسیح دجال قربِ قیامت ایک ہی زمانہ میں ہوں گے۔ مسیح دجال، مسیح ابن مریم علیہما السّلام کے ہاتھوں قتل ہوکر جہنم واصل ہوگا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ باطل ہے کیونکہ مرزا صاحب میں مسیح ابن مریم علیہما السّلام کی علامات میں سے کوئی ایک علامت بھی نہیں پائی گئی اور نہ مرزا صاحب کے زمانے میں اس دجال کا ظہور ہی ہوا جس کا ذکر احادیث میں ملتا ہے۔ البتہ مرزا صاحب کا شمار ان تیس دجالوں میں ممکن ہے جن کے فتنے سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمت کو خبردار فرمایا ہے۔

---

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل، ۴: ۲۲۳۹، رقم: ۲۹۲۳

۲۔ ترمذي، السنن، كتاب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون، ۴: ۴۹۸، رقم: ۲۲۱۸

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۳۶، رقم: ۷۲۲۷

۴۔ طبراني، المعجم الصغير، ۲: ۱۸۲، رقم: ۹۹۳

بابِ سوُم

مسئلہ ولادتِ اِمام مہدی علیہ السلام

ولادتِ امام مہدی علیہ السلام کا موضوع اگرچہ براہِ راست ختمِ نبوت سے متعلق نہیں، مگر چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت سے پہلے امام مہدی ہونے کا بھی دعویٰ کیا اور بعض دیگر گمراہانِ اُمت کی طرف سے بھی اس قسم کے دعوے کیے گئے اور آئے روز ہوتے رہتے ہیں، اِس لیے ہم نے ضروری خیال کیا کہ اس عقیدہ کو احادیث کی روشنی میں بیان کر دیا جائے تاکہ مرزا صاحب کے دعویٰ مہدیّت کا ردّ بھی ہو اور آئندہ مدعیان مہدیّت کا علمی سطح پر سدباب بھی ہو سکے۔

ہر زمانے کا ایک مخصوص امام ہے اور کوئی دور ایسا نہیں جس میں اُمتِ مسلمہ کا کوئی امام نہ ہو۔ امام کی اہمیت کے باب میں کوئی کلام نہیں جیسا کہ قرآنِ حکیم میں واضح طور پر ارشاد ہوا ہے:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍم بِإِمَامِهِمْ.(۱)

”وہ دن (یاد کریں) جب ہم لوگوں کے ہر طبقے کو اُن کے امام (پیشوا) کے ساتھ بلائیں گے۔“

امام کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک معروف حدیث ہے:

عن معاوية قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: من مات وليس له إمام مات ميتة جاهلية.(۲)

---

(۱) بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۱

(۲) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۰: ۴۳۴، رقم: ۴۵۷۳

۲۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۶: ۷۰، رقم: ۵۸۲۰

’’حضرت معاویہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بغیر کسی امام (کی معرفت) کے اس دنیا سے رخصت ہوگیا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔‘‘

اس سلسلہ کے پہلے امام حضرت علی کرّم اللہ وجہٗ فاتح باب ولایت ہیں یعنی ولایت کا سلسلہ ان کی ذاتِ گرامی سے شروع ہوا اور حضرت مہدی علیہ السلام آخری امام ہوں گے یعنی ان پر امامت ختم ہو جائے گی۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے ہے

انعقادِ قیامت جو کہ اس دنیائے فانی کے خاتمے اور انسانی اعمال کے محاسبے کا نام ہے امرِ حق ہے اور اس پر ایمان نہ رکھنے والا مسلمان نہیں ہے۔ قیامت کا قائم ہونا تو برحق ہے لیکن یہ قائم کب ہوگی؟ اس بات کو اللہ رب العزت نے اپنے اور اپنے نبی آخر الزماں ﷺ کے درمیان راز رکھا ہے۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ اس کی چند نشانیاں بھی مقرر فرما دیں تاکہ ان کو دیکھ کر اہلِ ایمان یہ جان لیں کہ اب انعقادِ قیامت کا وقت قریب ہے۔ اللہ رب العزت نے قیامت کی نشانیوں کا ذکر قرآن مجید کی اِس آیتِ مبارکہ میں یوں فرمایا ہے:

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰهُمْ ○[1]

’’تو اب یہ (منکر) لوگ صرف قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر اچانک آ پہنچے؟ سو واقعی اس کی نشانیاں (قریب) آ پہنچی ہیں، پھر انہیں ان کی نصیحت کہاں (مفید) ہوگی جب (خود) قیامت (ہی) آ پہنچے گی○‘‘

قیامت کی وہ علامات جن کا ظہور قیامت کے انتہائی قریبی زمانے میں ہوگا اور

(١) محمد، ٤٧: ١٨

جن کے ظہور کے بعد قیامت یک لخت واقع ہو جائے گی ان علامات کو قیامت کی علاماتِ کبریٰ کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ قیامت کے انتہائی قریبی زمانہ میں واقع ہوں گی اور ان کا ظہور پہ در پہ ہوگا۔ اُن کے ظہور کی یہ نشانی ہوگی کہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ باہم منسلک ہوکر ظہور پذیر ہوں گی۔ اُن کے بارے میں کوئی واضح رہنمائی تو نہیں ملتی کہ یہ کب ظہور پذیر ہوں گی لیکن احادیثِ مبارکہ میں اُن کے زمانۂ ظہور کا اشارہ ضرور دیا گیا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے قیامت کی علاماتِ کبریٰ کے زمانۂ ظہور کا ذکر اپنے ایک فرمان مبارکہ میں یوں کیا ہے:

عن أبي قتادة قال: قال رسول الله ﷺ الآيات بعد المائتين. (۱)

’’حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیاں (کسی بھی ہزارویں سال کی) دوسری صدی ختم ہونے کے بعد ظاہر ہوں گی۔‘‘

اِس کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کی علاماتِ کبریٰ جن کی تعداد دس ہے جب بھی ظاہر ہونا شروع ہوں گی وہ وقت کسی بھی ہزارویں سال کے شروع ہونے کے بعد پہلی دو صدیوں کے اختتام پر آئے گا۔ یعنی ہزارواں سال کوئی بھی ہوسکتا ہے خواہ وہ کئی ہزار برس کے بعد آئے یا لاکھوں برس کے بعد، اس امر کا تعین نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ اب سن ہجری کا دوسرا ہزارواں برس شروع ہے مثلاً اس وقت ۱۴۲۹ سن ہجری ہے۔ گویا سن ہجری کو شروع ہوئے پہلا ہزارواں سال ختم ہو چکا ہے، اس پر مزید چار صدیاں بھی بیت چکی ہیں اور ۲۸ سال اگلی صدی کے بھی گزر چکے ہیں، اب پندرہویں صدی ہجری جاری ہے۔ ’’بعد المائتین‘‘ کا معنی یہ ہوا کہ جس طرح پہلا ہزارواں سال ختم ہو چکا ہے اور اس کی پانچویں

(۱) ۱۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب الآيات، ۲: ۱۳۴۸، رقم: ۴۰۵۷
۲۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۴۷۵، رقم: ۸۳۱۹
۳۔ ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۱۲۵، رقم: ۴۴۳

صدی جاری ہے۔ اسی طرح قیامت کی علامات کبریٰ کے ظہور کا زمانہ جب بھی شروع ہو گا اس کی ترتیب زمانی اور وقوع کی صورت یوں ہوگی کہ کسی زمانہ میں حسبِ سابق نیا ہزارواں سال شروع ہو کر اس کی پہلی دو صدیاں ختم ہو چکی ہوں گی اور اس ہزارویں برس کی تیسری صدی کی ابتداء ہو گی جب ظہورِ علامات کا آغاز ہو گا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ علاماتِ کبریٰ میں سے پہلی علامت امام مہدی علیہ السلام کی آمد ہے، حضرت امام مہدی علیہ السلام اُمتِ محمدی کے آخری مجدد ہوں گے بلکہ وہ مجددِ اعظم ہوں گے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں تجدیدِ دین کے لیے مجدد ہر صدی کے شروع میں آئے گا۔ مجدد کی پیدائش پچھلی صدی کے نصف آخر یا آخری تہائی میں ہوتی ہے اور نئی صدی کے آغاز پر وہ اپنا کام شروع کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ اس لیے امام مہدی علیہ السلام اُس ہزارویں سال کی دوسری صدی کے دورِ اواخر میں پیدا ہو چکے ہوں گے اور جوں ہی تیسری صدی (بعد المائتین) کا زمانہ شروع ہو گا تو آپ کا ظہور اور اعلان ہو جائے گا۔ یہ قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے پہلی علامت ہوگی۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام اُمت کا اجماعی عقیدہ ہے

اُمتِ مسلمہ کے اجماعی اور متفق علیہ عقائد میں سے ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اخیر زمانہ میں حق ہے اس لیے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے۔ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور احادیثِ صحیحہ متواترہ اور اجماعِ اُمت سے ثابت ہے، اگرچہ ان کے ظہور کے حوالے سے بعض تفصیلات اخبارِ احاد سے ثابت ہیں۔ عہدِ صحابہ و تابعین سے لے کر آج تک امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کو شرق و غرب کے ہر طبقۂ فکر کے علماء و محققین، ہر قرن اور ہر زمانہ میں نقل کرتے چلے آئے ہیں جن میں ان تمام احادیث اور آثارِ صحابہ کو جمع کیا گیا ہے۔

آمدِ مہدی علیہ السلام کے حوالے سے کثیر تعداد میں ائمہ حدیث نے اس موضوع پر روایت کی جانے والی احادیث کو متواتر کہا ہے۔ واضح رہے کہ متواتر احادیث کو ماننا واجب

کا درجہ رکھتا ہے اور ان پر ایمان نہ رکھنا گمراہی کی دلیل ہے۔ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے باب میں مروی احادیث کو بیان کرنے والے ائمہ میں امام قرطبی، امام ابن قیم جوزی، امام ابن حجر عسقلانی، امام سخاوی، امام جلال الدین سیوطی، امام ابن حجر مکی، ملا علی قاری، امام زرقانی، امام قسطلانی اور امام برزنجی رحمھم اللہ کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔علاوہ ازیں جن ائمہ نے ان حدیث متواترہ سے استنباط کیا ہے ان میں امام سفیان ثوری، امام ابن حبان، امام بیہقی، امام ابو القاسم السہیلی، امام ابو عبداللہ القرطبی، امام ابن تیمیہ، امام ابن القیم جوزی، امام ابن کثیر، امام جلال الدین سیوطی، امام بن حجر مکی رحمھم اللہ شامل ہیں۔

اس سے یہ بات اظہر من الشّمس ہو جاتی ہے کہ آمدِ امام مہدی علیہ السلام کا عقیدہ خالصتاً اسلامی عقیدہ ہے۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام پر ائمہ حدیث کی تصانیف

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے عقیدہ سے متعلق بہت سے ثقہ آئمہ حدیث نے اپنی تصانیف میں احادیث کی تخریج کی ہے۔ ذیل میں ایسی چند منتخب کتب کی فہرست عام استفادہ کے لیے پیش کی جا رہی ہے۔ اس سے اس امر کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ آئمہ و محدثین و علمائے ملت کے نزدیک اس عقیدہ کی کتنی اہمیت ہے؟ ترتیبِ زمانی کے ساتھ فہرست کتب ملاحظہ ہو:

۱۔ عبد الرزاق بن ہمام (م ۲۱۱)، المصنف

۲۔ ابن ماجہ (م ۲۷۳)، السنن

۳۔ ابو داود (م ۲۷۵)، السنن

۴۔ ابو عیسٰی ترمذی (م ۲۹۷)، السنن

۵۔ مقدسی (م ۳۵۵)، البدء والتاریخ

۶۔ طبرانی (م ۳۸۸)، المعجم الکبیر

۷۔ ابوسلیمان الخطابی (م ۳۸۸)، معالم السنن

۸۔ بغوی (م ۵۱۰)، مصابیح السنة

۹۔ ابن اثیر جزري (م ٦۰٦)، جامع الأصول

۱۰۔ محی الدین ابن عربی (م ٦۳۸)، الفتوحات المکیة

۱۱۔ ابن طلحہ شافعی (م٦۵۲)، مطالب السؤل

۱۲۔ ابن جوزی (٦۵۴)، تذکرة خواص الأمة

۱۳۔ عبد الحمید بن ابی الحدید (م ٦۵۵)، شرح نهج البلاغة

۱۴۔ منذری (م ٦۵٦)، مختصر سنن أبی داود

۱۵۔ محمد بن ابی بکر قرطبی (م ٦۷۱)، التذکرة

۱٦۔ ابن خلکان (م ٦۸۹)، وفیات الأعیان

۱۷۔ محبّ الدین طبری (م٦۹۴)، ذخائر العقبی

۱۸۔ حموئی خراسانی (م۷۳۲)، فرائد السمطین

۱۹۔ خطیب تبریزی (م ۷۳۷)، مشکاة المصابیح

۲۰۔ سراج الدین ابن الوردی (م ۷۴۹)، خریدة العجائب

۲۱۔ ابن قیم جوزیہ حنبلی (م۷۵۱)، المنار المنیف

۲۲۔ ابن کثیر دمشقی (م۷۷۴)، الفتن والملاحم

۲۳۔ سید علی ہمدانی (م ۸۷٦)، مودة القربی

۲۴۔ سعد الدین تفتازانی (م۷۹۳)، شرح المقاصد

۲۵۔ نورالدین ہیثمی الشافعی (م ۸۰۷)، مجمع الزوائد

۲۶۔ نورالدین ہیثمی الشافعی (م ۸۰۷)، موارد الظمآن

۲۷۔ ابن الصباغ مالکی (م ۸۵۵)، الفصول المهمة

۲۸۔ سیوطی شافعی، العرف الوردی

۲۹۔ ابن طولون دمشقی (م۹۵۳)، الائمة الإثني عشر

۳۰۔ عبدالوہاب شعرانی (م۹۷۳)، اليواقيت والجواهر

۳۱۔ احمد بن حجر ہیتمی (م۹۷۴)، الصواعق المحرقة

۳۲۔ احمد بن حجر ہیتمی (م۹۷۴)، الفتاوی الحديثية

۳۳۔ علاء الدین متقی ہندی (م ۹۷۵)، کنز العمال

۳۴۔ احمد الدمشقی قرمانی (م ۱۰۰۸)، أخبار الدول وآثار الأول

۳۵۔ ملا علی قاری حنفی (م۱۰۱۴)، مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح

۳۶۔ محمد بن عبدالرسول برزنجی (م۱۱۰۳)، الاشاعة من أشراط الساعة

۳۷۔ احمد بن علی منینی (م۱۱۷۳)، فتح المنان شرح الفوز والأمان

۳۸۔ شمس الدین سفارینی (م ۱۱۸۸)، لوائح الأنوار الإلهية

۳۹۔ محمد الصبان شافعی (م ۱۲۰۶)، اسعاف الراغبين

۴۰۔ سید مؤمن شبلنجی (م۱۲۹۰)، نور الابصار

۴۱۔ عبدالرؤف مناوی (م۱۳۰۱)، فيض القدير شرح الجامع الصغير

۴۲۔ شیخ حسن خمراوی مصری (م۱۳۰۳)، مشارق الأنوار

۴۳۔ سید محمد صدیق قنوجی (م ۱۳۰۷)، الإذاعة لما كان وما يكون

۴۴۔ شھاب الدین حلوانی (م ۱۳۰۸)، القطر الشهدی فی اوصاف المهدی

۴۵۔ محمد البلبیسی شافعی (م ۱۳۰۸)، العطر الوردی فی شرح القطر

۴۶۔ خیر الدین الوسی حنفی (م ۱۳۱۷)، غالية المواعظ

۴۷۔ شمس الحق العظیم آبادی (المتولد ۱۲۷۳)، عون المعبود شرح سنن ابو داود

۴۸۔ محمد بن جعفر کتانی (م ۱۳۴۵)، نظم المتناثر

۴۹۔ محمد عبد الرحمٰن مبارکپوری (م ۱۳۵۴)، تحفة الأحوذی

۵۰۔ شیخ الأزہر محمد الخضر حسین (م ۱۳۷۷)، نظرة فی أحاديث المهدی

۵۱۔ شیخ منصور علی ناصف (م ۱۳۷۱)، التاج الجامع للاصول

۵۲۔ احمد بن صدیق مغربی (م ۱۳۸۰)، ابراز الوهم المكنون (۱)

ان ائمہ ومحدثین کے علاوہ بھی اہلِ علم کی کثیر تعداد نے اس موضوع پر اپنی تحقیق پیش کی ہے۔

اِمام مہدی کے مسئلے پر تمام مذاہب اور مکاتبِ فکر کا اِجماع

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ آمدِ امام مہدی علیہ السلام کے عقیدے پر ہر دور میں اُمت کا اجماع رہا ہے۔ یہ مسئلہ کبھی بھی صحابہ، تابعین، تبع تابعین کے ادوار میں ائمہ، فقہاء، مجتہدین، علماء وصوفیاء کے درمیان مختلف فیہ نہیں رہا۔ تمام مکاتبِ فکر و مذاہب کے ہاں اس مسئلے پر ہمیشہ اتفاق ہی رہا ہے۔ اہلِ تشیع اور اہلِ سنت کے درمیان صرف ایک نکتے پر

(۱) مهدی الفقيه ايماني، الإمام المهدی عند أهل السنة، المحتويات

اختلاف ہے کہ اہل تشیع کے عقیدے کے مطابق امام مہدی علیہ السلام پیدا ہونے کے بعد غائب ہو گئے اور ان کا دوبارہ ظہور قربِ قیامت کے وقت ہوگا جبکہ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے اور ان کی ولادت ہونی ہے۔ اس اختلاف کے علاوہ اُمت میں ان کی آمد اور مقام و مرتبہ کے حوالے سے اور کوئی اختلاف نہیں۔ اہل سنت اور اہل تشیع کی کتب میں یہ اختلاف دیکھا جاسکتا ہے۔

آمدِ امام مہدی علیہ السلام کا حوالہ قرآن حکیم کے تناظر میں

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ط اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِيْنَ ط لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○(۱)

”اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اُس کے نام کا ذکر کیے جانے سے روک دے اور اُنہیں ویران کرنے کی کوشش کرے انہیں ایسا کرنا مناسب نہ تھا (بلکہ ان کو تو یہ چاہیے تھا) کہ مسجدوں میں (اللہ سے) ڈرتے ہوئے داخل ہوتے، ان کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے اور ان کے لیے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہے ○“

مذکورہ آیہ مبارکہ میں عمومی اطلاق اُمت کے لوگوں کے لیے ہے لیکن تاریخی شانِ نزول کے اعتبار سے مشہور تابعی امام سُدّی (شاگرد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ ان سے مراد پرانے وقت کے رومی لوگ ہیں کہ جب بخت نصر غالب آیا تھا تو اس نے اللہ کے گھروں کو ویران کر دیا اور اللہ کے نام کو بلند کرنا بند کروا دیا تھا۔ ان رومیوں نے اپنے غلبے کے دوران بیت المقدس کو ویران کیا تھا۔ اب یہ لوگ جب

(۱) البقرۃ، ۲: ۱۱۴

بھی بیت المقدس میں داخل ہوں گے تو خوفزدہ ہو کر اور گردنیں جھکاتے ہوئے داخل ہوں گے لیکن آج صورت حال یہ ہے کہ آج رومی نہ تو خائف ہیں اور نہ سر جھکائے ہوئے داخل ہوتے ہیں کیونکہ بیت المقدس تو یہودیوں کے قبضے میں ہے اور رومیوں پر تو پابندی ہی نہیں ہے بلکہ آج تو مسلمان سر جھکا کر داخل ہوتے ہیں اور ڈرتے پھرتے ہیں۔ امام ابن جریر طبری آیت کریمہ کے اس حصہ کے بارے میں امام سُدّی الکبیر سے روایت کرتے ہیں:

﴿لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ﴾ أما خزيهم في الدّنيا فإنّهم إذا قام المهدي و فتحت القسطنطينيه، قتلهم، فذالک الخزی. (۱)

”﴿ان کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے﴾ دنیا میں ان کی ذلت اُس وقت ہوگی جب امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور قسطنطینیہ فتح ہوگا۔ امام مہدی انہیں ایک جنگ میں ہلاک کریں گے، پس یہ ان کی ذلت ہوگی۔“

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا○ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰـهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَـآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ط وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا○ ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَاَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرَ نَفِیْرًا○ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ قف وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ط فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَکُمْ وَلِیَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ کَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِیُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِیْرًا○ (۲)

---

(۱) طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱: ۵۰۱

(۲) بنی اسرائیل، ۱۷: ۴۔۷

''اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو قطعی طور پر بتا دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ ضرور فساد کرو گے اور (اطاعتِ الٰہی سے) بڑی سرکشی برتو گے○ پھر جب ان دونوں میں سے پہلی مرتبہ کا وعدہ آ پہنچا تو ہم نے تم پر اپنے ایسے بندے مسلط کر دیئے جو سخت جنگجو تھے پھر وہ (تمہاری) تلاش میں (تمہارے) گھروں تک جا گھسے اور (یہ) وعدہ ضرور پورا ہونا ہی تھا○ پھر ہم نے اُن کے اوپر غلبہ کو تمہارے حق میں پلٹا دیا اور پھر ہم نے اموال و اولاد (کی کثرت) کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی اور ہم نے تمہیں افرادی قوت میں (بھی) بڑھا دیا○ اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنے (ہی) لیے بھلائی کرو گے اور اگر تم برائی کرو گے تو اپنی (ہی) جان کے لیے۔ پھر جب دوسرے وعدے کی گھڑی آئی (تو اور ظالموں کو تم پر مسلط کر دیا) تاکہ (مار مار کر تمہاری نافرمانیوں اور سرکشی کی سزا کے طور پر) تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور تاکہ مسجد اقصیٰ میں (اسی طرح) داخل ہوں (غالب اور فاتح ہو کر) جیسے اس میں (حملہ آور) پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے اور تاکہ جس (مقام) پر غلبہ پائیں اس کو تباہ و برباد کر ڈالیں○''

ان آیات میں بنی اسرائیل، یروشلم اور القدس کا ذکر کیا گیا ہے نیز بیت المقدس پر مختلف اوقات میں ہونے والے پے در پے حملوں کے ہونے اور اس کا فتح کیا جانا مذکور ہے۔

اس دوسرے وعدے کی گھڑی کی تعبیرات مفسرین نے مختلف کی ہیں۔ بعضوں نے اسے ماضی سے متعلق کیا ہے اور بعضوں نے اسے مستقبل سے متعلق کیا ہے اگر اسے ماضی سے تعبیر کریں تو یہی ترجمہ ہو گا کہ پھر جب دوسرے وعدے کی گھڑی آئی اگر مستقبل سے متعلق ہو تو مطلب ہو گا کہ جب دوسرے وعدے کی گھڑی آئے گی تو تم پر اوروں کو مسلط کر دیں گے۔ مستقبل کے لحاظ سے آیت مبارکہ کے معانی کریں تو قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ قرآن حکیم کے ان مضامین میں شامل ہے جو قرآنی پیشین گوئیاں کہلاتی ہیں۔ جن میں آئندہ پیش آنے والے واقعات کا ذکر موجود ہوتا ہے۔

پیشین گوئیاں قرآن پاک کے مضامین کا ایک باب ہیں۔ درج بالا آیت نمبر ۷ کی ائمہ تفسیر، صحابہ، تابعین اور اکابرین نے مختلف حوالوں سے تعبیرات، اطلاقات اور انطباقات بیان کیے ہیں۔ تمام تعبیرات اپنی جگہ پر صحیح اور درست ہیں اور ان میں سے ایک تعبیر امام ابن جریر طبری نے 'جامع البیان في تفسیر القرآن' میں روایت کی ہے اور یہ روایت صحابیٔ رسول حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نیز اس روایت کو امام جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر 'الدر المنثور' میں بھی بیان کیا ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فهذا من صنعة حُليّ بيت المقدس ويردّهُ المهدي إلى البيت المقدس، وهو ألف سفينة وسبع مائة سفينةٍ، يُرسي بها على يافا، حتّى تُنْقَلَ إلى بيت المقدس، وبها يجمع الله الأوّلين والآخرين.(۱)

''یہ بیت المقدس کے زیورات کی سرگزشت ہے، انہیں امام مہدی واپس بیت المقدس پہنچائیں گے۔ یہ زیورات سترہ سو بحری بیڑوں میں لدے ہوئے ہوں گے جنہیں یافا کے مقام پر لنگر انداز کیا جائے گا یہاں تک کہ انہیں بیت المقدس منتقل کر دیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بیت المقدس میں ہی اوّلین وآخرین کو جمع فرمائے گا۔''

اس حدیثِ مبارکہ سے دو باتیں سامنے آتی ہیں:

۱۔ سیدنا امام مہدی علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو بیت المقدس (یروشلم) آخری بار آپ ہی کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ آپ اپنی عالمی خلافت کا ہیڈ کوارٹر بیت المقدس کو بنائیں گے۔ آپ کا کل زمانۂ خلافت مقبول اور مختار روایات کے مطابق ۷ سے ۹ برس یا ۲۰ برس ہے۔ اس سے زائد کا ذکر بھی موجود ہے مگر یہ روایات مقبول اور مختار ہیں۔ اب ان دو مختار

(۱) ۱۔ طبری، جامع البیان في تفسیر القرآن، ۱۵: ۲۲
۲۔ سیوطی، الدر المنثور، ۵: ۲۴۳

روایات کو جمع کیا جائے تو اس کی تطبیق یوں کی جا سکتی ہے کہ آپ مجموعی طور پر ۲۰ سال حکومت کریں گے اور ان ۲۰ سالوں میں سے ۷ یا ۹ سال کا عرصہ ایسا ہو گا جب آپ خلیفۃ اللہ فی الارض کے مرتبہ کو پہنچ جائیں گے، یعنی پوری زمین پر آپ کی حکومت ہو گی۔ روئے زمین پر سلطنتِ اسلامیہ، خلافتِ الٰہیہ اور خلافتِ محمدیہ قائم ہو گی۔ اسلام، دنیا کے سپریم پاور کے طور پر سامنے آئے گا اور امام مہدی علیہ السلام اس خلافت و سلطنت کے خلیفہ و سربراہ ہوں گے۔ یہ خلافت ۷ سے ۹ برس قائم ہو گی اور ۲۰ میں سے پہلے ۱۳، ۱۴ سالوں میں عرب سے لے کر شام، قسطنطنیہ، روم اور یورپ آپ کی سلطنت میں آ جائے گا اور باقی سلطنتیں آپ بعد میں فتح کریں گے۔ ان کی فتح کے بعد عالمی خلافت قائم ہوگی جو کہ ۷ سے ۹ سال تک رہے گی۔

۲۔ دوسری بات اس حدیث سے یہ سامنے آتی ہے کہ بیت المقدس کی فتح کے وقت ۱۷۰۰ بحری بیڑے استعمال ہوں گے۔ حدیث کا یہ دوسرا حصہ ان لوگوں کے لیے غور و فکر کا متقاضی ہے جو امام مہدی علیہ السلام کے پیدا ہو چکنے کے دعویدار رہتے ہیں اور ہمیشہ اگلے ''دو، تین'' سالوں میں ان کے ظہور کا اعلان کرتے رہتے ہیں نیز ان کے ''عنقریب'' ظہور کے حوالے سے اُمت کے اندر ایسے خیالات کو پروان چڑھایا جا تا رہا ہے۔ عرب و عجم کے کئی علماء نے کئی مرتبہ اس خیال کو فروغ دیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام پیدا ہو چکے ہیں۔ راقم ایسے کئی علماء کو جانتا ہے جو پچھلے کئی سالوں سے بلا ناغہ حج پر جا رہے ہیں تا کہ امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر براہ راست بیعت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں حتی کہ کئی افراد یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ وہ ۱۹۶۰ء میں پیدا ہو چکے ہیں اور عنقریب ایک دو سالوں میں اعلان کرنے والے ہیں۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی حکومت معجزانہ طور پر خود بخود ہی وجود میں نہیں آ جائے گی، بلکہ دنیا کے واقعات پورے فطری عمل کے ساتھ اس طرح تبدیل ہوں گے کہ بالآخر ایک عالمگیر اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آ جائے گا۔

حالات کا معروضی سطح پر جائزہ لیا جائے تو دنیا کے موجودہ حالات دور دور تک بھی اس تصور کا اشارہ نہیں دیتے۔ نیز سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آج اُمتِ مسلمہ بیت المقدس کو فتح کرنے کے لیے ۱۷۰۰ بحری بیڑے جمع کرنے کے قریب آ گئی ہے......نہیں، اُمتِ مسلمہ کی اس حوالے سے صورتحال ابھی اس مقام پر نہیں پہنچی۔ امام مہدی علیہ السلام کی آمد میں بھی اتنا وقت درکار ہے کہ تغیراتِ زمانہ بڑی بڑی تبدیلیاں لانے کا باعث بنے گا۔ بڑی بڑی طاقتیں اس وقت تک تاخت و تاراج ہوچکی ہوں گی عالمی سطح پر موجودہ طاقت کا توازن ٹوٹے گا۔ عالمی طاقت کے توازن میں دور رس تبدیلیاں رونما ہوں گی اور ایک عالمگیر خلافتِ اسلامیہ کی تشکیلِ نوعمل میں آئے گی۔

احادیث کے ضخیم ذخیرہ میں تلاش بسیار کے باوجود آج کی سپر پاور کا کہیں بھی اشارہ یا ذکر نہیں ملتا اور نہ یہ پتا چلتا ہے کہ اس وقت کون لوگ عالمِ کفر کی طاقت ہوں گے۔ اس سے توفیقِ الٰہی اور فیضِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے یہ تصور اور گمان غالب ہے کہ موجودہ بڑی طاقت کا ذکر نہ ملنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس زمانے کے آنے تک آج کی سپر طاقت مٹ چکی ہو گی اور دوسری طاقتیں امام مہدی علیہ السلام کے مدمقابل ہوں گی۔ احادیث کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کی بڑی طاقت غالباً یورپ ہو گا یعنی طاقت کا توازن اس کے پاس ہو گا اور یورپ کا دارالحکومت اس وقت روم ہوگا۔ جس طرح آج یورپ آپس میں متحد ہو رہا ہے اور بیلجیئم (Belgium) کے برسلز (Brussels) کو انہوں نے اس کے محل وقوع کی اہمیت کی وجہ سے اپنا دارالحکومت بنا رکھا ہے، ممکن ہے آنے والے وقتوں میں یورپ اپنا دارالحکومت روم کو بنا لے۔ پس امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے وقت کا تعین کرنے کے لیے اس بات کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا کہ کیا عالمی حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں اور بیت المقدس کی فتح کے لیے ۱۷۰۰ بحری بیڑے اس وقت اُمتِ مسلمہ کے پاس موجود ہیں اور اگر نہیں تو اس صورتحال اور ان عالمی حالات تک پہنچنے میں کتنا وقت درکار ہو گا؟

سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی ولادت وحلیہ

احادیث و روایات کے مطابق سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی پیدائش مدینہ طیبہ میں اس وقت موجود ایک قصبہ قرعہ میں ہو گی اور ۳۰ سے ۴۰ سال کا عرصہ مدینہ طیبہ میں ہی گزاریں گے۔ بعد ازاں ایک حج کے موقع پر مکۃ المکرّمہ میں حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان آپ کے ہاتھ پر ۳۱۳ اکابرینِ اُمت بیعت کریں گے اور سات علماء اُمت پہلے بیعت کریں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام اِس اُمت کے مجددِ اعظم اور آخری مجدد ہوں گے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نام محمد ہو گا، والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہو گا، آپ حسنی حسینی سید ہوں گے۔ والد کی طرف سے حسینی اور والدہ کی طرف سے حسنی ہوں گے، حضرت فاطمہ کی اولاد سے ہوں گے، آپ کی داڑھی گھنی ہو گی، آپ کی دائیں گال میں ایک تل ہو گا، آپ کے کندھوں کے درمیان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کی مہر ہو گی، اُوپر اُونی چادریں پہن رکھی ہوں گی، ہاتھ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار ہو گی، جوان ہوں گے، عمر ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان ہو گی، درمیانہ قد، اکہرا جسم، سیاہ زلفیں، بڑی سرمگیں آنکھیں، چہرہ سفید سرخی مائل، چمکتے ہوئے ستارے محسوس ہوں گے، شخصیت و حسن عربی، جسامت عجمی (شخصیت عرب وعجم کے خواص کی جامع)، چوڑی پیشانی، ناک اونچی، دانت آگے سے کھلے ہوں گے اور ان سے نور نکلے گا، سر پر عمامہ، کملی اوڑھے ہوئے ہوں گے۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام سے قبل کے حالات

امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے قبل زلزلے کثرت سے ہوں گے بعض اوقات ہم آج کل کے زلزلوں کو دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ شاید یہ وہی نشانی ہے جو آمدِ امام مہدی کی ہے۔ نہیں بلکہ یہ زلزلے تو ان زلزلوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی حدیث مبارکہ اس کی وضاحت کرتی ہے:

عن أم سلمة رضی اللہ عنہا قالت: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: يكون بعدي خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف في جزيرة العرب قلت: أيخسف بالأرض وفيها الصالحون؟ قال لها رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إذا كثر أهلها الخبث.(۱)

’’حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ایک خسف (وہ زلزلہ جس کے نتیجہ میں زمین دھنس جائے گی) مشرق میں ہوگا اور ایک زلزلہ مغرب میں اور ایک زلزلہ جزیرۂ عرب میں واقع ہوگا میں نے عرض کیا: کیا زمین دھنسا دی جائے گی درآں حال یہ کہ اس میں نیک لوگ ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا: جب اس کے رہنے والوں میں برائی زیادہ ہو جائے گی۔‘‘

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین بہت بڑے زلزلے زمین پر آئیں گے جس کے نتیجے میں زمین دھنس جائے گی، یہ زلزلے درج ذیل مقامات پر ہوں گے:

۱۔ کرۂ ارضی کے مشرق کی جانب

۲۔ کرۂ ارضی کے مغرب کی طرف

۳۔ سر زمین عرب پر

آپ علیہ السلام کے ظہور سے قبل سورج ایک خاص نشانی سے طلوع ہوگا اور یہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا نہیں بلکہ ایک اور نشانی ہوگی۔ مشرق کی طرف سے ایک بڑا روشن ستارہ بہت لمبی دم والا طلوع ہوگا، دنیا دیر تک اس کو دیکھے گی۔

(۱) ہیثمی، مجمع الزوائد، ۸: ۱۱

امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے قبل رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو سورج گرہن ہو گا اور ایک ہی رمضان میں دو بار چاند گرہن ہوں گے اور یہ واقعہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوا ہو گا۔

جس سال حج کے موقع پر سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا اس حج پر منیٰ کے میدان میں بہت بڑی جنگ ہو گی، قبائل کے درمیان مقاتلہ سے بہت زیادہ خون خرابہ اور تباہی ہو گی۔ اس کے بعد لوگ اپنی پناہ گاہ ڈھونڈیں گے کہ کسی کے دامن میں پناہ مل جائے پس وہ پناہ گاہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو بنایا گیا ہے۔

جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا تو سفیانی نامی ایک شخص جس کا تعلق بدبخت اور ملعون یزید کے قبیلے سے ہو گا وہ ملک شام کے علاقے میں بہت بڑا مقاتلہ کرے گا جو کوفہ اور عراق کی سرزمین تک بہت سارے شہروں کے تقریباً ایک لاکھ افراد کو قتل کر دے گا۔ بعد ازاں سفیانی سے بدلہ لینے کے لیے مشرق کی سرزمین سے (اور احادیث میں خراسان اور کوفہ کا لفظ آیا ہے) سیاہ رنگ کے جھنڈے لے کر لشکر نکلیں گے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر غزوات میں جو جھنڈا استعمال فرماتے اس کا رنگ بھی سیاہ ہوتا تھا) اور جنگ کرتے کرتے آگے بڑھیں گے، اس لشکر کی قیادت بنو تمیم کا ایک شخص شعیب بن صالح تمیمی کر رہا ہو گا۔ یہ اکہرا بدن اور چھوٹی داڑھی والا جوان شخص ہو گا اور ملک شام سے بیت المقدس تک بہت سارے علاقے فتح کر لے گا۔

سفیانی کو امام مہدی علیہ السلام کے مدینہ سے مکہ آنے کی خبر ہو گی وہ ایک بہت بڑے لشکر کو آپ کو گرفتار کرنے کی غرض سے بھیجے گا۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء (چٹیل میدان) پر زمین پھٹے گی اور اس کا سارا لشکر تباہ ہو جائے گا۔ بیسیوں احادیث میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے قبل مقام بیداء پر زمین کے پھٹنے اور سفیانی لشکر کے تباہ ہونے کا ذکر موجود ہے۔ یہ واقعہ سن کر شام سے قافلے مکہ کی جانب چل پڑیں گے اور پوری دنیا سے ۴۰ ابدال اور سرزمینِ عراق کے کل اولیاء بھی مکہ کی جانب چل پڑیں گے اور

مکہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

امام مہدی علیہ السلام کے ایک بھائی ہوں گے جو ایک روایت کے مطابق باپ کی طرف سے ہوں گے اور دوسری روایت کے مطابق چچا زاد بھائی ہوں گے جنہیں ہاشمی کہا جائے گا۔ وہ بھی ایک لشکر لے کر چلیں گے اور یہ لشکر شعیب بن صالح تمیمی کے لشکر کے ساتھ مل کر دیگر قافلوں کے ہمراہ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے لشکر میں شامل ہو جائے گا اور ایک عظیم لشکر امام مہدی علیہ السلام کی قیادت میں سوئے شام اور قسطنطنیہ روانہ ہو جائے گا۔ عرب پر آپ کی حکومت قائم ہو جائے گی اور پھر عالمی خلافت قائم کرنے کے لیے قسطنطنیہ روانہ ہوں گے، اس وقت کا قسطنطنیہ آج کا استنبول ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کے پیدا ہونے کے دعویدار ذرا غور کریں کہ ابھی تو ترکی مسلمانوں کے پاس ہے اور جب امام مہدی علیہ السلام ترکی فتح کریں گے تو گویا اس وقت کے حالات بدل چکے ہوں گے۔ قسطنطنیہ فتح کرنے کے بعد آپ القدس پر حملہ کر کے بیت المقدس فتح کریں گے۔ بعد ازاں بلاد روم فتح ہوں گے۔ بیت المقدس کو فتح کر لینے کے بعد آپ اپنی افواج ہند اور سندھ (پاکستان اور ہندوستان) کو فتح کرنے کے لیے بھیجیں گے۔

ان احادیث کو بیان کرنے کا مقصد اس بات کو واضح کرنا ہے کہ جب ہند وسند کی فتوحات، بیت المقدس اور قسطنطنیہ کی فتوحات، بلاد روم و یورپ کی فتوحات اور چائنہ کا فتح ہونا یہ سب امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں عمل میں آئے گا تو وہ احباب جو امام مہدی علیہ السلام کو اگلے ۳/۴ سالوں میں سامنے لانا چاہتے ہیں اُن کے لیے سوچنے کا مقام ہے کہ کیا وہ وقت آ چکا ہے؟ کیا حالات اتنے سازگار ہو گئے ہیں؟ کیا عالمی طاقتوں کی طاقت کا توازن بکھر کر ایک نیا طاقت کا توازن تشکیل پذیر ہو چکا ہے؟

بیت المقدس کی فتح

حضرت امام مہدی علیہ السلام بیت المقدس کو فتح کریں گے۔ حدیث مبارکہ میں اس

فتح کی پیشین گوئی کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

عن أبي هريرة، عن رسول الله ﷺ أنّه قال: يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَان رايَاتٌ سُودٌ، لَا يَرُدُّهَا شيءٌ حَتَّى تُنْصَبَ بإِيْلِياءَ.[1]

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے جنہیں کوئی بھی چیز نہ روک سکے گی یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں نصب کیے جائیں گے۔“

بیت المقدس کی فتح کے بعد چین بھی فتح ہو گا۔ امام ابن حجر مکی نے 'القول المختصر' میں بیان کیا ہے کہ چین بھی اُنہی غزوات کے دوران فتح ہو گا۔

فتحِ قسطنطنیہ اور غزوۂ ہند کا پس منظر

روایات میں ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح کے لیے امام مہدی علیہ السلام لشکر روانہ کریں گے تو اس میں ایک لاکھ افراد مارے جائیں گے۔ یہ جنگ آپ علیہ السلام کے زمانے میں ہو گی مگر آپ خود شریک نہ ہوں گے بلکہ آپ کا لشکر جنگ کرے گا۔ ابتدائی فتح کے دوران یہ خبر ملے گی کہ دجال نکل آیا ہے۔ اس خبر کو سننے کے بعد تمام لوگ امام مہدی علیہ السلام کی مدد کے لیے واپس پہنچ جائیں گے لیکن یہ خبر جھوٹی ہوگی اور صورتحال مختلف ہو گی۔ سیدنا امام مہدی علیہ السلام تمام لشکر اور افواج کو لے کر بلاد شام و روم کی فتوحات کے لیے بڑھیں گے جب آپ قسطنطنیہ کی طرف پیش قدمی کریں گے اس وقت آپ کے لشکر میں ۷۰ ہزار افراد شامل ہوں گے۔ پہلے معرکہ میں ۴۰ ہزار افراد مارے جائیں گے دوبارہ جب سیدنا امام مہدی علیہ السلام قیادت کر کے جنگ کریں گے تو یہ جنگ عالمی جنگ بن جائے گی۔ اس عالمی جنگ میں ۶ لاکھ افراد مارے جائیں گے اور امام مہدی کو فتح نصیب ہو گی۔ اس جنگ کی پیشین گوئی بھی حضور نبی اکرم ﷺ نے فرما دی تھی:

(۱) أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۶۵، رقم: ۸۷۷۵

عن معاذ بن جبل عن النبيّ ﷺ قال: الملحمة العظمى وفتح القُسطَنْطِيْنِيَّةِ وخروج الدجال في سبعة أشهر. (۱)

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا نکلنا یہ تینوں واقعات اکٹھے ۷ ماہ کے اندر ظہور پذیر ہوں گے۔‘‘

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ عن النبيّ ﷺ قال: الملحمة الكبرىٰ وفتح القُسطُنْطِيْنِيَّة وخروج الدجال في سبعة أشهر. (۲)

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا نکلنا یہ تینوں واقعات اکٹھے ۷ ماہ کے اندر ظہور پذیر ہوں گے۔‘‘

دیگر احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور اور آپ کی بیعت سے لے کر بیت المقدس کی فتح تک ٦ سال لگیں گے۔ قسطنطنیہ کی فتح کے بعد اس زمانے میں بیت المقدس کی فتح ہو جائے گی اور ساتویں سال میں دجال نکلے گا۔ گویا جب امام مہدی علیہ السلام کا تخت پر پہلا سال ہو گا تب دجال آئے گا۔

امام مہدی علیہ السلام کی عمر ظہور کے وقت تقریباً ۴۰ سال ہو گی اور اس کے بعد ۴۰ سال مزید امام مہدی علیہ السلام زندہ رہیں گے۔ گویا آپ کی عمر مبارک ۸۰ برس ہو گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نزول کے بعد ۴۰ سال زندہ رہیں گے۔ اس طرح دجال بھی ظاہر ہونے کے بعد ۴۰ سال تک رہے گا لیکن چونکہ اس کا ظہور امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے

---

(۱) ترمذی، السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في علامات خروج الدجال، ۴: ۵۰۹، رقم: ۲۲۳۸

(۲) ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب الملاحم، ۲: ۱۳۷۰، رقم: ۴۰۸۲

پہلے ہو چکا ہو گا اِس لیے اس کے ۴۰ سال امام مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے مکمل ہو چکے ہوں گے اس لیے وہ ان کے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔

سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد منصور نامی شخص کو خلیفہ بنایا جائے گا اور وہ ۲۱ سال حکومت کرے گا اس کے بعد ہشام المہدی کی حکومت ہو گی وہ ۳ سال ۴ ماہ اور ۱۰ دن حکومت کرے گا۔

خاتمِ سلسلۂ ولایت امام مہدی علیہ السلام

اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فیضِ ولایت کا منبع و سرچشمہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں، گویا آپ فاتح ولایت یعنی باب ولایت کھولنے والے ہیں اور یہ سلسلہ ولایت کبریٰ بارہ ائمہ اہل بیت میں ایک مقررہ ترتیب سے چلایا جائے گا جن کے آخری فرد سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ جس طرح سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فاتح ولایت کے درجے پر فائز ہوئے اسی طرح سیدنا امام مہدی علیہ السلام قربِ قیامت کے زمانے میں خاتم ولایت کے درجے پر فائز ہوں گے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ نے اپنے مکتوبات میں اس موضوع کے حوالے سے جو بیان فرمایا ہے ہم اسے ذیل میں من وعن درج کر رہے ہیں:

> و راهی است که بقربِ ولایت تعلق دارد: اقطاب و اوتاد و بدلا و نجباء و عامۂ اولیاء اللّٰه، بہمین راه واصل اندراه سلوك عبارت ازین راه است بلکه جذبۂ متعارفه، نیز داخل همین است و توسط و حیلولت درین راه کائن است و پیشوای، و اصلان این راه و سر گروه اینها و منبع فیض این بزرگواران: حضرت علی مرتضی است کرم اللّٰہ تعالیٰ وجہہ الکریم، و این منصب عظیم الشان بایشان تعلق دارد

درینمقام گوئیا هر دو قدم مبارك آنسرور علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ و السلام برفرق مبارك اوست کرم اللہ تعالی وجہہ حضرت فاطمه و حضرات حسنين رضی اللہ عنہم درینمقام با ایشان شریکند، انکارم که حضرت امیر قبل از نشاءه عنصری نیز ملاذ این مقام بوده اند، چنانچه بعد از نشاءه عنصری و هر کرا فیض و هدایت ازین راه میر سید بتوسط ایشان میر سید چه ایشان نزد نقطه منتهائے این راه و مرکز این مقام بایشان تعلق دارد، و چون دوره حضرت امیر تمام شُد این منصب عظیم القدر بحضرات حسنین ترتیبا مفوض و مسلم گشت، و بعد از ایشان بهریکے از ائمه اثنا عشر علے الترتیب و التفصیل قرار گرفت و در اعصاراین بزرگواران و همچنیں بعد از ارتحال ایشان هر کرا فیض و هدایت میرسید بتوسط این بزرگواران بوده و بحیلولة ایشانان هرچند اقطاب و نجبای وقت بوده باشند و ملاذ وملجاء همه ایشان بوده اند چه اطراف را غیر از لحوق بمرکز چاره نیست۔(۱)

”اور ایک راہ وہ ہے جو قربِ وِلایت سے تعلق رکھتی ہے: اقطاب و اوتاد اور ابدال اور نجباء اور عام اولیاء اللہ اِسی راہ سے واصل ہیں، اور راہِ سلوک اِسی راہ سے عبارت ہے، بلکہ متعارف جذبہ بھی اسی میں داخل ہے، اور اس راہ میں توسط ثابت ہے اور اس راہ کے واصلین کے پیشوا اور اُن کے سردار اور اُن کے

(۱) مجدّد الف ثانی، مکتوبات، ۳: ۲۵۱، ۲۵۲، مکتوب نمبر: ۱۲۳

بزرگوں کے منبعِ فیض حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم ہیں، اور یہ عظیم الشان منصب اُن سے تعلق رکھتا ہے۔ اس راہ میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں قدم مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مبارک سر پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اِس مقام میں اُن کے ساتھ شریک ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ (سیدنا علی) اپنی جسدی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کے ملجا و ماویٰ تھے، جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ جسدی پیدائش کے بعد ہیں اور جسے بھی فیض و ہدایت اس راہ سے پہنچی ان کے ذریعے سے پہنچی، کیونکہ وہ اس راہ کے آخری نقطہ کے نزدیک ہیں اور اس مقام کا مرکز ان سے تعلق رکھتا ہے، اور جب حضرت امیر رضی اللہ عنہ (سیدنا علی) کا دور ختم ہوا تو یہ عظیم القدر منصب ترتیب وار حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو سپرد ہوا اور ان کے بعد وہی منصب ائمہ اثنا عشرہ میں سے ہر ایک کو ترتیب وار اور تفصیل سے تفویض ہوا، اور ان بزرگوں کے زمانہ میں اور اِسی طرح ان کے انتقال کے بعد جس کسی کو بھی فیض اور ہدایت پہنچی ہے انہی بزرگوں کے ذریعہ پہنچی ہے، اگرچہ اقطاب و نجبائے وقت ہی کیوں نہ ہوں اور سب کے ملجا و ماویٰ یہی بزرگ ہیں کیونکہ اطراف کو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کیے بغیر چارہ نہیں ہے۔''

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے بیان سے مترشح ہوا کہ امام مہدی علیہ السلام منصبِ ولایت میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے ساتھ شریک کار ہوں گے۔ اس طرح مرتبہ ولایت کے حامل سب سے پہلے امام برحق مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ مقرر ہوئے اور ولایت کا یہ سلسلہ اہلِ بیت اور آل اطہار میں ائمہ اثنا عشر (بارہ اماموں) میں جاری ہوا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا تاآنکہ اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آخری امام برحق جو بارہویں امام ہوں گے سیدنا امام مہدی علیہ السلام ہیں اور وہ آخری خلیفہ بھی ہوں گے۔ ان کی ذاتِ اقدس میں ظاہر و باطن کے دونوں راستے جو پہلے جدا جدا تھے اس طرح مجتمع کر

دیئے جائیں گے کہ بیک وقت ولایت اور خلافت کے دونوں مرتبے ان پر ختم کر دیئے گئے۔ سو اس بات پر اُمت کا اجماع ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا منکر وہ دین کی ظاہری اور باطنی خلافتوں کا منکر ہوگا۔ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مظہریتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہا ہے اس لیے ان کا نام بھی محمد ہوگا اور وہ خلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی وارث ہوں گے جس سے دنیائے انسانیت کو یہ بتلانا مقصود ہے کہ یہ امام آخر الزماں فیضانِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر و باطن کا امین ہے اور ان کی تکذیب کرنے والا کافر ہو جائے گا۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے وقت ان کی ذاتِ اقدس تمام اولیاء کا مرجع ہوگی اور اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امام ہونے کے باعث سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کریں گے اور آپ کی امامت کا اعلان تمام روئے زمین پر کر دیا جائے گا۔

واضح رہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کثیر احادیث متواترہ، مرفوعہ، صحیح اور حسن کے درجے کو پہنچی ہوئی ہیں۔ راقم کے علم میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق دوسو سے زائد احادیث آئی ہیں۔ اس موضوع پر کل احادیث کی تعداد یقیناً اس سے کہیں زیادہ ہوں گی۔ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے فضائل و مناقب کے حوالے سے جو روایات کتبِ احادیث میں بیان ہوئی ہیں اُن میں سے بیشتر درج ذیل ہیں:

(۱) حضرت امام مہدی علیہ السلام امام برحق اور بنو فاطمہ سے ہیں

۱۔ عن أم سلمة رضی اللہ عنہا قالت: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: المهدي من عترتي من ولد فاطمة.(۱)

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب الفتن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب ما جاء في المهدي، ۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۱

۲۔ أبو داود، السنن، كتاب المهدي، ۴: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۴

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۷۶، رقم: ۳۵۷۱

''اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہو گا۔''

۲۔ **عن أم سلمة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ قالت: سمعتُ رسول الله ﷺ يذكر المهدی، فقال: هو حق وهو من بني فاطمة رضي الله عنها.** (۱)

''اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضي الله عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (امام) مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔''

۳۔ **عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: نحن ولد عبد المطلب سادة أهل الجنّة أنا وحمزة وعلي وجعفر والحسن والحسين والمهدي.** (۲)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خود فرماتے سنا ہے کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد اہلِ جنت کے سردار ہوں گے یعنی میں حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی رضی اللہ عنہم۔''

۴۔ **عن أم سلمة رضی اللہ عنہا قالت: ذكر رسول الله ﷺ المهدي وهو من ولد فاطمة.** (۳)

---

(۱) حاکم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۶۰۰، رقم: ۸۶۷۱

(۲) ابن ماجه، السنن، کتاب الفتن، باب خروج المهدي، ۲: ۱۳۶۸، رقم: ۴۰۸۷

(۳) حاکم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۶۰۱، رقم: ۸۶۷۲

''اُم المؤمنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مہدی کا تذکرہ فرمایا (اور اس میں فرمایا کہ) وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔''

۵۔ عن عائشة رضي الله عنها عن النبي ﷺ قال: هو رجل من عترتي، يقاتل على سنتي كما قاتلت أنا على الوحي.(۱)

''اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مہدی میری عترت (اہل بیت) سے ہوں گے، جو میری سنت (کے قیام) کے لیے جنگ کریں گے، جس طرح میں نے وحی الٰہی (کی اتباع) میں جنگ کی۔''

٦۔ عن أبي أمامة رضي الله عنه مرفوعا قال: سيكون بينكم وبين الروم أربع هدن تقوم الرابعة على يد رجل من آل هرقل يدوم سبع سنين قيل يا رسول الله! من إمام النّاس يومئذ؟ قال: من ولدي ابن أربعين سنة كان وجهه كوكب دري في خده الأيمن خال أسود عليه عباءتان قطوانيتان كأنّه من رجال بني إسرائيل يملك عشر سنين يستخرج الكنوز ويفتح مدائن الشرك.(۲)

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ

(۱) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۱، رقم: ۱۰۹۲
۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۷۴

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۸: ۱۰۱، رقم: ۷۴۹۵
۲۔ طبرانی، المسند الشامیین، ۲: ۴۱۰، رقم: ۱۶۰۰
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۹

پر ہو گی جو آل ھرقل سے ہو گا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہو گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص میری اولاد میں سے ہو گا جس کی عمر چالیس سال کی ہو گی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار، اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہو گا، اور دو قطوانی عبائیں پہنے ہو گا، بالکل ایسا معلوم ہو گا جیسا بنی اسرائیل کا شخص، وہ دس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین کے شہروں کو فتح کرے گا۔''

۷۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: اسم المهدي محمد.[1]

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (امام) مہدی کا نام محمد ہو گا۔''

(۲) امام مہدی علیہ السلام کا دورِ خلافت آئے بغیر قیامت بپا نہیں ہو گی

۱۔ عن عبد الله قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لا تذهب الدّنيا حتّی يملک العرب رجل من أهل بيتي يواطیء اسمه إسمي.[2]

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص جو میرا ہم نام ہو گا عرب کا حکمران نہ بن جائے۔''

---

(۱) سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۷۳

(۲) ۱۔ ترمذي، السنن، کتاب الفتن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب ما جاء في المهدي، ۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۰

۲۔ حاکم، المستدرک علی الصحيحين، ۴: ۴۸۸، رقم: ۸۳۶۴

۳۔ بزار، المسند، ۵: ۲۰۴، رقم: ۱۸۰۴

۴۔ طبراني، المعجم الصغير، ۲: ۲۸۹، رقم: ۱۱۸۱

۲۔ عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن النبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: يلي رجل من أهل بيتي يواطی إسمه إسمي قال عاصم: وحدّثنا أبو صالح عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ لو لم يبق من الدّنيا إلّا يوما لطول اللہ ذالک اليوم حتّی يلي. (۱)

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرما دے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔‘‘

۳۔ عن أم سلمة رضی اللہ عنہا قالت: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: المهدي من عترتي من ولد فاطمة. (۲)

’’اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔‘‘

۴۔ عن أبي نضرة قال: كنّا عند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فقال: يوشک أهل الشام أن لا يجبی إليهم دينار ولا مدی قلنا: من أين ذالک قال: من قبل الروم ثم أسكت هنية ثم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يكون في آخر أمتي خليفة يحثی المال حثيا ولا يعده

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء في المهدي، ۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۱
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۷۶، رقم: ۳۵۷۱

(۲) أبو داود، السنن، کتاب المهدي، ۴: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۴

عدا قال: قلت لأبي نضرة وأبي العلاء أتريان أنّه عمر بن عبد العزيز فقالا: لا.[(۱)]

''ابونضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب اہلِ شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری اُمت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔''

اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابونضرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا نہیں، یہ خلیفہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ ہوں گے۔

۵۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لا تقوم السّاعة حتّى تملأ الأرض ظلما وجورا وعدوانا ثم يخرج من أهل بيتي من يملأها قسطا وعدلا.[(۲)]

---

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل، ۴: ۲۲۳۴، رقم: ۲۹۱۳
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۳۱۷، رقم: ۱۴۴۴۶
۳۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۷۵، رقم: ۶۶۸۲

(۲) ۱۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۶۰۰، رقم: ۸۶۶۹
۲۔ هيثمی، مواردالظمآن، ۱: ۴۶۴، رقم: ۱۸۸۰

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جائے گی، بعد ازاں میرے اہلِ بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)۔‘‘

٦۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: المهدي منّا أهل البيت أشم الأنف أقنى أجلى يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما يعيش هكذا وبسط يساره وإصبعين من يمينه المسبحة والأبهام وعقد ثلاثة. (١)

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہدی میری نسل سے ہوں گے۔ ان کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھردیں گے جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم و زیادتی سے بھرگئی ہوگی اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ (وہ خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہیں گے۔‘‘

٧۔ عن علي رضی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: لو لم يبق من الدّهر إلّا يوم لبعث الله رجلا من أهل بيتي يملأها عدلا كما ملئت جورا. (٢)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو دراز

(١) حاكم، المستدرك على الصحيحين، ٤: ٦٠٠، رقم: ٨٦٧٠

(٢) ١۔ أبو داود، السنن، كتاب المهدي، ٤: ١٠٧، رقم: ٤٢٨٣

٢۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ٧: ٥١٣، رقم: ٣٧٦٤٨

فرما دے گا اور) میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا فرمائے گا۔ جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (اُن سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔‘‘

ایک اور روایت میں ہے۔

۸۔ عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن النّبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: یلي رجل من أھل بیتی یواطیٔ اسمہ إسمي قال عاصم: وحدثنا أبو صالح عن أبي ھریرۃ رضی اللہ عنہ لو لم یبق من الدّنیا إلّا یوما لطول اللہ ذالک الیوم حتّی یلي. (۱)

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرما دے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔‘‘

(۳) امام مہدی علیہ السلام زمین پر معاشی عدل کا نظام نافذ کریں گے

۱۔ عن أبي سعید الخدري رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: المھدي مني أجلی الجبھۃ أقنی الأنف یملأ الأرض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا ویملک سبع سنین. (۲)

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب ما جاء في المھدي، ۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۱

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۷۶، رقم: ۳۵۷۱

(۲) أبو داود، السنن، کتاب المھدي، ۴: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۵

مہدی مجھ سے ہوں گے (یعنی میری نسل سے ہوں گے) ان کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔)‘‘

۲۔ عن أبي سعيد الخدری رضی اللہ عنہ أنّ رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: تملأ الأرض جورا وظلما فيخرج رجل من عترتي فيملك سبعا أو تسعا فيملأ الأرض عدلا وقسطا كما ملئت جورا وظلما. (۱)

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (آخری زمانہ میں) زمین جور و ظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانۂ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور و ظلم سے بھر گئی ہوگی۔‘‘

۳۔ عن أبي سعيد رضی اللہ عنہ قال: ذكر رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاء يصيب هذه الأمّة حتّى لا يجد الرجل ملجأ يلجأ إليه من الظلم فيبعث الله رجلا من عترتي وأهل بيتي فيملأ به الأرض قسطا كما ملئت ظلما وجورا يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض لا تدع السماء من قطرها شيئا إلّا صبته مدرارا ولا تدع الأرض من ماءها شيئًا إلّا أخرجته حتّى تتمنى الإحياء الأموات يعيش في

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۱۱۶۸۳

۲۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۶۰۱، رقم: ۸۶۷۴

ذالک سبع سنین أو ثمان سنین أو تسع سنین.[1]

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس اُمت کو پیش آنے والی ہے۔ ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر ویسا ہی بھر دے گا جیسا وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے رہنے والے سب ان سے راضی ہوں گے، آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گا اور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی و ظلم کی حالت میں گذر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے اسی برکت کے حال پر وہ سات یا آٹھ یا نو سال تک زندہ رہیں گے۔‘‘

۴۔ **عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لو لم یبق من الدّنیا إلّا لیلة لطوّل اللہ تلک لیلة حتّی یملک رجل من أهل بیتي یواطئ، اسمه إسمي وإسم أبیه إسم أبي، یملؤها قسطا وعدلا کما ملئت ظلماً وجوراً، ویقسم المال بالسویة، ویجعل اللہ الغنی في قلوب هذه الأمة، فیمکث سبعا أو تسعا، ثم لا خیر فی عیش الحیاة بعد المهدي.**[2]

---

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۵۱۲، رقم: ۸۴۳۸

۲۔ معمر بن راشد الازدی، الجامع، ۱۱: ۳۷۱

۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۲۵۸، رقم: ۱۰۳۸

۴۔ أبو عمرو الدانی، السنن الوارده فی الفتن، ۵: ۱۰۴۹، رقم: ۵۶۴

(۲) ۱۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۴

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۳۳، رقم: ۱۰۲۱۶

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا (کے زمانہ) میں صرف ایک رات ہی باقی رہ گئی تو بھی اللہ رب العزت اس رات کو لمبا فرما دے گا یہاں تک کہ میری اہلِ بیت میں سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام میرے نام اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا۔ وہ زمین کو انصاف اور عدل سے لبریز کر دیں گے۔ جس طرح وہ ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی تھی اور وہ مال کو برابر تقسیم کریں گے اور اللہ رب العزت اس اُمت کے دلوں میں غنا رکھ (پیدا فرما) دے گا۔ وہ سات یا نو سال (تشریف فرما) رہیں گے۔ پھر (امام) مہدی کے (زمانے کے) بعد زندگی میں کوئی خیر (بھلائی) باقی نہیں رہے گی۔‘‘

(۴) تمام اولیاء و ابدال امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کریں گے

۱۔ عن أم سلمة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يبايع رجل من أمّتي بين الركن والمقام كعدة أهل بدر فيأتيه عصب العراق وأبدال الشام.[1]

’’حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے ایک شخص (مہدی) سے رکنِ حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لیے) آئیں گے۔‘‘

.......۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۳۵، ۱۰۲۴

۴۔ دانی، السنن الواردہ فی الفتن، ۵: ۱۰۵۵، رقم: ۵۷۲

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۴۷۸، رقم: ۸۳۲۸

۲۔ ابن أبی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۶۰، رقم: ۳۷۲۲۳

۳۔ مناوی، فیض القدیر، ۶: ۲۷۷

۲۔ عن أم سلمة رضی اللہ عنہا زوج النبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من أهل المدينة هاربا إلى مكة فيأتيه ناس من أهل مكة فيخرجونه وهو كاره فيبايعونه بين الركن والمقام ويبعث إليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء بين مكة والمدينة فإذا رأى النّاس ذالک أتاه أبدال الشام وعصائب أهل العراق فيبايعونه ثم ينشؤ رجل من قريش أخواله كلب فيبعث إليهم بعثا فيظهرون عليهم وذالک كلب والخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب فيقسم المال ويعمل في النّاس بسنة نبيه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ويلقى الإسلام بجرأنه إلى الأرض فيلبث سبع سنين ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون. قال أبو داود وقال بعضهم عن هشام: تسع سنين وقال بعضهم: سبع سنين.(۱)

''حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں)

---

(۱) ۱۔ أبو داود، السنن، كتاب المهدي، ۴: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۶
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۶: ۳۱۶، رقم: ۲۶۷۳۱
۳۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۴۷۸، رقم: ۸۳۲۸
۴۔ ابن أبي شيبه، المصنف، ۷: ۴۶۰، رقم: ۳۷۲۲۳
۵۔ أبو يعلى، المسند، ۱۲: ۳۶۹، رقم: ۶۹۴۰
۶۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۲۳: ۲۹۵، رقم: ۶۵۶
۷۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۲۳: ۳۸۹، رقم: ۹۳۰
۸۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۲۳: ۳۹۰، رقم: ۹۳۱
۹۔ اسحاق بن راهويه، المسند، ۱: ۱۷۰، رقم: ۱۴۱
۱۰۔ أبو عمرو الداني، السنن الوارده فى الفتن، ۵: ۱۰۸۴، رقم: ۵۹۵

اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبرِ عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننھیال قبیلۂ کلب میں سے ہوگی خلیفۂ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے۔ اور خسارہ ہے اس شخص کے لیے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، (امام) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔‘‘

۳۔ **عن أم سلمة رضی الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم يقول: يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من بني هاشم فيأتي مكة فيستخرجه النّاس من بيته وهو كاره فيبايعوه بين الركن والمقام فيتجهز إليه جيش من الشّام حتّى إذا كانوا بالبيداء خسف بهم**

فيأتيه عصائب العراق وأبدال الشام وينشؤ رجل بالشام وأخواله من كلب فيجهز إليه جيش فيهزمهم الله فتكون الدائرة عليهم فذالک يوم کلب، الخائب من خاب من غنيمة کلب فيفتح الکنوز ويقسم الأموال ويلقى الإسلام بجرانه إلى الأرض فيعيشون بذالک سبع سنين أو قال تسع. (۱)

’’اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ صورتِ حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ ان پر بارِ خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ انہیں پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) انہیں گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان زبردستی ان کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کر لیں گے (اُن کی بیعتِ خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اُن کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (مکہ و مدینہ کے درمیان میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اُن کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی ننھیال قبیلۂ کلب میں ہوگی اور وہ اپنا لشکر خلیفۂ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست سے دوچار فرما دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ پس وہ شخص

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۳۵، رقم: ۱۱۵۳
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۹: ۱۷۶، رقم: ۹۴۵۹
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۱۵۹، رقم: ۶۷۵۷
۴۔ معمر بن راشد الازدی، الجامع، ۱۱: ۳۷۱

خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب اموال تقسیم کریں گے اور اسلام پورے طور پر دنیا میں تمام ہو جائے گا۔لوگ اسی (عیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے، (یعنی جب تک خلیفۂ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین وسکون رہے گا۔)''

۴۔ **عن علي رضی اللہ عنہ عن النّبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: المهدي منّا أهل البيت يصلحه الله تعالٰى في ليلة.** (1)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُنہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (امام) مہدی میرے اہلِ بیت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُسے ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جو اس کے لیے مطلوب ہوگا۔''

(۵) امام مہدی علیہ السلام خلیفۃ اللہ علی الاطلاق ہوں گے

۱۔ **عن ثوبان رضی اللہ عنہ يقتتل عند كنزكم ثلاثة كلهم ابن خليفة ثم لا يصير إلى واحد منهم ثم تطلع الرايات السّود من قبل المشرق فيقاتلونكم قتالا لم يقاتله قوم ثم ذكر شيأ فقال: إذا رأيتموه**

(1) ۱۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب خروج المهدي، ۲: ۱۳۶۷، رقم: ۴۰۸۵

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۸۴، رقم: ۶۴۵

۳۔ أبو يعلى، المسند، ۱: ۳۵۹، رقم: ۴۶۵

۴۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۷: ۵۱۳، رقم: ۳۷۶۴۴

۵۔ بزار، المسند، ۲: ۲۴۳، رقم: ۶۴۴

۶۔ ديلمى، الفردوس، ۴: ۲۲۲، رقم: ۶۶۶۹

فبايعوه ولو حبّوا على الثلج فإنّه خليفة الله المهدي. (۱)

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خزانے کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو یہ سمجھ نہ سکے) یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلا شبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔''

ضروری وضاحت

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۳: ۸۱)، پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس

---

(۱) ۱۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب خروج المهدي، ۲: ۱۳۶۷، رقم: ۴۰۸۴

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۷۷، رقم: ۲۲۴۴۱

۳۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۵۱۰، رقم: ۸۴۳۲

۴۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۵۴۷، رقم: ۸۵۳۱

۵۔ ديلمي، الفردوس، ۲: ۳۲۳، رقم: ۳۴۷۰

۶۔ روياني، المسند، ۱: ۴۱۷، رقم: ۶۳۷

۷۔ نعيم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۱۱، رقم: ۸۹۶

کا ذکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ''یوشک الفرات أن یحسر عن کنز من ذهب''[1] (قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہو کر) سونے کا خزانہ ظاہر کر دے گا)۔ تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہورِ مہدی کے وقت رُونما ہوں گے۔

٢۔ عن حذيفة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: المهدي رجل من ولدي، لونه لون عربي، وجسمه جسم إسرائيلي، على خده الأيمن خال كأنّه كوكب دري، يملأ الأرض عدلا كما ملئت جوراً، يرضى في خلافته أهل الأرض وأهل السماء والطير في الجو.[2]

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی اور ان کی جسمانی ساخت اسرائیلی ہوگی۔ ان کے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نور افشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ (مہدی) زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی ان کی خلافت پر اہلِ زمین اور اہلِ آسمان سب راضی ہوں گے اور فضا میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔''

٣۔ عن أبي سعيد رضی اللہ عنہ عن النبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: يخرج في آخر الزّمان خليفة يعطى الحق بغير عدد.[3]

---

(١) ١۔ بخاری، الصحیح، ٦: ٢٦٠٥، رقم: ٦٧٠٢
٢۔ مسلم، الصحیح، ٤: ٢٢١٩، رقم: ٢٨٩٤
٣۔ ترمذی، السنن، ٤، ٦٩٨، رقم: ٢٥٦٩
٤۔ ابو داود، السنن، ٤: ١١٥، رقم: ٤٣١٣

(٢) ١۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ٤: ٢٢١، رقم: ٦٦٦٧
٢۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ٢: ٦٦

(٣) ١۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ٧: ٥١٣، رقم: ٣٧٦٤٠

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں ایک خلیفہ (مہدی) تشریف لائیں گے جو بغیر حساب کے (لوگوں کو اُن کا) حق عطا فرمائیں گے۔‘‘

(٦) امام مہدی علیہ السلام کے ذریعے دین کا غلبہ و استحکام

۱۔ **عن أبي الطفيل عن محمد بن الحنفية قال: كنا عند علي رضی اللہ عنہ فسأله رجل عن المهدي فقال علي رضی اللہ عنہ هيهات ثم عقد بيده سبعا فقال: ذاک يخرج في آخر الزمان إذا قال الرجل: الله الله قتل فيجمع الله تعالىٰ له قوما قزع كقزع السحاب يؤلف الله قلوبهم لا يستوحشون إلى أحد ولا يفرحون بأحد يدخل فيهم على عدة أصحاب بدر لم يسبقهم الأوّلون ولا يدركهم الآخرون وعلى عدد أصحاب طالوت الّذين جاوزوا معه النهر قال ابن الحنفية: أتريده قلت: نعم قال: إنّه يخرج من بين هذين الخشبتين قلت: لا جرم والله لا أديمهما حتّى أموت فمات بها يعني بمكة حرسها الله تعالىٰ.** (۱)

’’حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے (امام) مہدی کے بارے میں پوچھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بر بنائے لطف) فرمایا۔ دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مہدی کا

.... ۲۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۵: ۵۰۱، رقم: ۸۹۱۸

۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۵۷، رقم: ۱۰۳۲

۴۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۴

(۱) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۵۹۶، رقم: ۸۶۵۹

ظہور آخر زمان میں ہوگا (اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور اُن میں یگانگت و اُلفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے خوفزدہ ہوں گے اور نہ کسی کے انعام کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط وضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحابِ بدر (غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایک ایسی (خاص) فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہی کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابوالطفیل نے فرمایا بخدا میں ان سے تا حیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابوالطفیل کی وفات مکہ معظّمہ ہی میں ہوئی۔‘‘

۲۔ عن علي الهلالي رضی الله عنه أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لفاطمة: يا فاطمة والّذي بعثنى بالحق إن منهما. يعنى من الحسن والحسين. مهدي هذه الأمّة، إذا صارت الدّنيا هرجا و مرجا وتظاهرت الفتن وتقطعت السبل وأغار بعضهم على بعض فلا كبير يرحم صغيراً ولا صغير يوقر كبيراً بعث الله عند ذلک منهما من يفتح حصون

الضلالة وقلوبا غلفا، يقوم بالدّين في آخر الزّمان كما قمت فى أوّل الزّمان، ويملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا.(۱)

''حضرت علی الھلالی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا ''اے فاطمہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا بے شک ان دونوں یعنی حسن و حسین رضی اللہ عنہما (کی اولاد) میں سے اس امت کے مہدی پیدا ہوں گے۔ جب دنیا فتنہ و فساد کا شکار ہو جائے گی اور فتنوں کا ظہور ہوگا، اور راستے کٹ جائیں گے اور لوگ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے۔ کوئی بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا اور کوئی چھوٹا بڑے کی عزت نہیں کرے گا تو اللہ رب العزت اس وقت ان دونوں (حسن و حسین کی اولاد) میں سے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو گمراہی کے قلعوں کو فتح کریں گے اور بند دلوں کو کھولیں گے اس امت کے آخری زمانے میں دین کو قائم کریں گے جس طرح میں نے (اس اُمت کے) ابتدائی زمانے میں قائم فرمایا ہے اور وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح پہلے وہ ظلم سے بھری ہوگی۔''

۳۔ **عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: يخرج رجل من أهل بيتي يقول بسنتي، ينزل الله له القطر من السماء، و تخرج له الأرض من بركتها، تملأ الأرض منه قسطا وعدلا كما ملئت جوراً وظلماً، يعمل على هذه الأمة سبع سنين، وينزل**

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳:۵۷، رقم: ۲۶۷۵
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶:۳۲۸، رقم: ۶۵۴۰
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۵
۴۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۶، ۶۷

بيت المقدس.(۱)

’’سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُنہوں نے فرمایا: میں نے حضورِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری اہلِ بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہوں گے جو میری سنت کی بات کریں گے، اللہ رب العزت اُن کے لیے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین ان کے لیے اپنی برکات نکال دے گی (یعنی اپنے خزانے اُگل دے گی)۔ زمین اُن کے ذریعے عدل و انصاف سے بھر جائیگی جس طرح پہلے وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی۔ وہ اس اُمت پر سات سال تک حکومت کریں گے اور بیت المقدس میں نزول فرمائیں گے۔‘‘

۴۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: حدّثني خليلى أبو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: لا يقوم السّاعة حتّى يخرج عليهم رجل من أهل بيتى، فيضربهم حتّى يرجعوا إلى الحق، قلت: وكم يملك؟ قال: خمساً واثنين.(۲)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری اہلِ بیت سے ایک شخص ظاہر نہ ہو جو لوگوں کا مقابلہ کرے گا حتی کہ وہ حق کی طرف رجوع کرلیں گے میں نے عرض کیا: وہ کتنا عرصہ بادشاہ رہیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اور دو (یعنی سات سال)۔‘‘

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۱۵، رقم: ۱۰۷۵
۲۔ هيثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۷
۳۔ سيوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۲

(۲) ۱۔ أبو يعلی، المسند، ۱۲: ۱۹، رقم: ۳۳۳۵
۲۔ هيثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۵
۳۔ سيوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۲

٥۔ عن جابر رضی الله عنه عن النّبيّ صلی الله علیه وآله وسلم قال: يكون في أمتي خليفة يحثى المال في النّاس حثيا لا يعدّه عدّا ثم قال: والّذي نفسي بيده ليعودن.[١]

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھربھر کے تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پرشمار کیے بغیرکثرت سے لوگوں میں عطیات تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کر لے گا)۔‘‘

(۷) امام مہدی علیہ السلام کے دورِ حکومت میں معاشی خوش حالی ہوگی

١۔ عن أبي سعيد الخدري رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم يخرج في آخر أمّتي المهدي يسقيه الله الغيث ويخرج الأرض نباتها ويعطى المال صحاحا وتكثر الماشية وتعظم الأمة يعيش سبعا أو ثمانيا يعني حججا.[٢]

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے آخری دور میں مہدی پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر خوب

(١) ١۔ حاکم، المستدرك على الصحيحين، ٤: ٥٠١، رقم: ٨٤٠٠
٢۔ نعيم بن حماد، الفتن، ١: ٣٦٢، رقم: ١٠٥٥
٣۔ هيثمى، مجمع الزوائد، ٧: ٣١٦

(٢) حاکم، المستدرك على الصّحيحين، ٤: ٦٠١، رقم: ٨٦٧٣

بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے۔ ان کے زمانۂ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور اُمت کی عظمت ہوگی۔ (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہیں گے۔‘‘

۲۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: أبشركم بالمهدي يبعث في أمتي على اختلاف من النّاس وزلزال فيملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض يقسم المال صحاحا، قال له رجل: ما صحاحا؟ قال: بالسّوية بين النّاس ويملأ الله قلوب أمّة محمد صلى الله عليه وآله وسلم غنى ويسعهم عدله حتّى يأمر مناديا فينادي فيقول: من له في المال حاجة؟ فما يقوم من النّاس إلّا رجل واحد فيقول له: ائت السدان يعني الخازن فقل له: إنّ المهدي يأمرک أن تعطيني مالا فيقول له: إحث فيحثى حتّى إذا جعله في حجره وائتزره ندم فيقول: كنت أجشع أمّة محمد صلى الله عليه وآله وسلم نفسا أو عجز عني ما وسعهم؟ قال: فيردّه فلا يقبل منه فيقال له: إنّا لا نأخذ شيئا أعطيناه فيكون كذالک سبع سنين أو ثمان سنين أو تسع سنين ثم لا خير في العيش بعده أو قال: ثم لا خير في الحياة بعده.[1]

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۳۷، رقم: ۱۱۳۴۴
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۵۲، رقم: ۱۱۵۰۲
۳۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۴

میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری اُمت میں اختلاف و اضطراب کے زمانہ میں بھیجے جائیں گے تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (ان سے پہلے) ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے ان سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے (یعنی اپنی عطا میں وہ کسی سے امتیاز نہیں برتیں گے) اللہ تعالیٰ (اُن کے دورِ خلافت میں) میری اُمت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا۔ (اور بغیر امتیاز و ترجیح کے) اُن کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دیں گے کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو (وہ مہدی کے پاس آ جائے اس اعلان پر) مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی اس سے فرمائیں گے، خازن کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمہیں حکم دیا ہے (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا) تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں (حسب تمنا) بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھرلے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا: کیا) اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا۔ میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی و وافی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ (امام) مہدی عدل و انصاف اور احسان و عطا کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے۔ ان کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خیر (یعنی لطفِ زندگی باقی) نہیں (رہے گا)۔‘‘

۳۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: ذكر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم المهدي قال: إنّ

قصر فسبع وإلّا ثمان وإلّا فتسع وليملأن الأرض قسطا كما ملئت ظلما وجورا.[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔''

۴۔ عن جابر رضی اللہ عنہ عن النّبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: يكون في أمّتي خليفة يحثي المال في النّاس حثيا لا يعده عدّا ثم قال: والّذي نفسي بيده ليعودن.[2]

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کرے گا۔ شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر شمار کیے بغیر کثرت سے لوگوں میں عطیات تقسیم کریں گے) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کر لے گا۔)''

۵۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ عن النّبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: يكون في أمتي المهدي أن قصر فسبع وإلّا ثمان وإلّا فتسع تنعم أمّتي فيها نعمة لم ينعموا مثلها يرسل السماء عليهم مدرارا ولا يدخر الأرض شيئا من

(۱) هيثمي، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۶

(۲) ۱۔ حاكم، المستدرك على الصّحيحين، ۴: ۵۰۱، رقم: ۸۴۰۰
۲۔ نعيم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۶۲، رقم: ۱۰۵۵
۳۔ هيثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۶

النبات والمال كدوس يقوم الرّجل يقول: يا مهدي! اعطني فيقول: خذه.[1]

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں ایک مہدی ہوگا (اُن کی مدتِ خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری اُمت اُن کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسبِ ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اُگل دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہوکر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسبِ خواہش خزانہ میں جاکر) خود لے لو۔‘‘

۶۔ **عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ عن النبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: يكون في أمّتي المهدي إن قصرفسبع وإلّا فتسع تنعم أمّتي فيه نعمة لم ينعموا مثلها قط تؤتى الأرض أكلها لا تدخر عنهم شيئا والمال يومئذ كدوس. يقوم الرجل يقول: يا مهدي! أعطني فيقول: خذ.**[2]

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں مہدی ہوگا جو کم سے کم سات سال ورنہ

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۵: ۳۱۱، رقم: ۵۴۰۶
۲۔ هيثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۷

(۲) ۱۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب خروج المهدي، ۲: ۱۳۶۶، رقم: ۴۰۸۳
۲۔ حاكم، المستدرك على الصّحيحين، ۴: ۶۰۱، رقم: ۸۶۷۵
۳۔ ابن أبی شيبة، المصنف، ۷: ۵۱۲، رقم: ۳۷۶۳۸
۴۔ أبو عمرو الدانی، السنن الوارده فی الفتن، ۵: ۱۰۳۵، رقم: ۵۵۰

نو سال تک رہے گا۔ اُن کے زمانے میں میری اُمت اتنی خوشحال ہوگی کہ اس سے قبل کبھی ایسی خوشحال نہ ہوئی ہوگی۔ زمین اپنی ہر قسم کی پیداوار اُن کے لیے نکال کر رکھ دے گی اور کچھ بچا کر نہ رکھے گی اور مال اُس زمانے میں کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا حتی کہ ایک شخص کھڑا ہوکر کہے گا: اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے۔ وہ فرمائیں گے (جتنا مرضی میں آئے) اُٹھا لے۔‘‘

۷۔ **عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: خشينا أن يكون بعد نبينا حدث فسألنا نبي الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: إنّ في أمّتي المهدي يخرج يعيش خمسا أو سبعا أو تسعا - زيد الشاک - قال: قلنا: وما ذالک؟ قال: سنين. قال: فيجيئ إليه الرّجل فيقول: يا مهدي! اعطني إعطني قال: فيحثي له في ثوبه ما استطاع أن يحمله.** (۱)

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وقوعِ حوادث کے خیال سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں مہدی ہوگا جو پانچ سات یا نو تک حکومت کرے گا۔ (زید راوی حدیث کو ٹھیک مدت میں شک ہے) میں نے پوچھا کہ اس عدد سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اس عدد سے مراد) سال ہیں۔ اُن کا زمانہ ایسی خیر و برکت کا ہوگا کہ ایک شخص اُن سے آ کر سوال کرے گا اور کہے گا کہ اے مہدی! مجھے کچھ دیجئے، مجھے کچھ دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (امام) مہدی ہاتھ بھر بھر کر اس کو اتنا مال دے دیں گے جتنا وہ اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہوگا۔‘‘

---

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء في المهدي، ۴: ۵۰۶، رقم: ۲۲۳۲

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۲۱، رقم: ۱۱۱۷۹

(۸) امام مہدی علیہ السلام کی ولایت وسلطنت پر انعاماتِ الٰہیہ کی کثرت

۱۔ حدّثنا عبد الله بن نمير ثنا موسى الجهني ثني عمر بن قيس الماصر ثني مجاهد ثني فلان رجل من أصحاب النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم إنّ المهدي لا يخرج حتّى تقتل النّفس الزكيّة فإذا قتلت النّفس الزكيّة غضب عليهم من في السماء ومن في الأرض فأتى النّاس المهدي فزفوه كما تزف العروس إلى زوجها ليلة عرسها وهو يملأ الأرض قسطا وعدلا ويخرج الأرض نباتها وتمطر السماء مطرها وتنعم أمّتي في ولايته نعمة لم تنعمها قط.[1]

''امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ''نفس زکیہ'' کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ (امام) مہدی علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور اُنہیں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور (امام) مہدی علیہ السلام زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (اُن کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اُگل دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور میری اُمت پر اُن کی ولایت و سلطنت میں اس قدر نعمتیں نازل ہوں گی کہ اتنی نعمتوں سے اسے پہلے کبھی نہیں نوازا گیا ہوگا۔''

ضروری وضاحت

ایک نفس زکیہ محمد بن عبد اللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے

(۱) ابن أبي شيبة، المصنف: ۷: ۵۱۴، رقم: ۳۷۶۵۳

خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۱۴۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے۔ حدیث بالا میں مذکور ''نفس زکیہ'' سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ اس نام کے ایک اور بزرگ ہوں گے جو ظہور امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ سے قبل ہوں گے۔

۲۔ عن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: يكون في أمّتي المهدي إن قصر فسبع وإلّا فثمان وإلّا فتسع تنعم أمّتي فيه نعمة لم ينعموا مثلها يرسل الله السماء عليهم مدرارا ولا تدخر الأرض بشئ من النبات والمال كدوس يقوم الرّجل فيقول: يا مهدي! اعطني فيقول: خذه.(۱)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں (امام) مہدی ہوں گے جن کا زمانہ اگر کم ہوا تو سات سال ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگا۔ مہدی کے زمانے میں میری اُمت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ اللہ رب العزت آسمان سے (حسب ضرورت) بارش نازل فرمائے گا اور زمین اپنی تمام پیداوار اُگا دے گی۔ مال کھلیان کی طرح پڑا ہوگا۔ ایک آدمی اُٹھ کر عرض کرے گا: اے مہدی! مجھے عطا فرمائیں تو آپ ارشاد فرمائیں گے: (اپنی مرضی کے مطابق) لے لو۔''

۳۔ عن علي رضي الله عنه قال: قلت: يا رسول الله! أمنّا آل محمد المهدي أم من غيرنا؟ فقال: لا، بل منّا، يختم الله به الدّين كما فتح بنا، وبنا ينقذون من الفتنة كما أنقذوا من الشرك، وبنا يؤلف الله بين قلوبهم بعد عداوة الفتنة كما ألّف بين قلوبهم بعد عداوة

---

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۵: ۳۱۱، رقم: ۵۴۰۶
۲۔ هيثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۷

الشرک، وبنا یصبحون بعد عداوة الفتنة إخوانا کما أصبحوا بعد عداوة الشرک إخواناً في دینهم.(۱)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: میں نے (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا (امام) مہدی ہم آلِ محمد میں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اللہ رب العزت اُن پر (سلطنت) دین اسی طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا ہے اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائے گا۔ جس طرح اُنہیں شرک سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد محبت و اُلفت پیدا فرمائے گا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے شرک کی عداوت کے بعد اُن کے دلوں میں (ہمارے ذریعے) اُلفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ (وفساد) کی عداوت کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں گے، جس طرح وہ شرک کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔‘‘

(۹) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امام مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا فرمانا

۱۔ **عن أبي هریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیف أنتم إذا نزل ابن مریم فیکم وإمامکم منکم.**(۲)

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۱: ۵۶، رقم: ۱۵۷
۲۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۰، رقم: ۱۰۸۹
۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۱، رقم: ۱۰۹۰
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۷۱
۵۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۱

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب نزول عیسی ابن مریم، ۳: ۱۲۷۲، رقم: ۳۲۶۵

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کا اُس وقت (خوشی سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔‘‘

مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے، بلکہ اُمّت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابو الحسین آجری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔[1]

۲۔ عن جابر بن عبد الله الأنصاري رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: لا تزال طائفة من أمّتي يقاتلون على الحق ظاهرين إلى يوم القيامة قال: وينزل عيسیٰ ابن مريم علیہ السلام فيقول: أميرهم تعال صلّ لنا فيقول: لا، إنّ بعضكم على بعض امراء تكرمة الله هذه الأمّة.[2]

۲۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد، ۱: ۱۳۶، رقم: ۱۵۵

۳۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۲۱۳، رقم: ۶۸۰۲

(۱) عسقلاني، فتح الباری، ۶: ۴۹۳

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الإيمان، باب نزول عيسى ابن مريم حاكما بشريعة نبينا محمد، ۱: ۱۳۷، رقم: ۱۵۶

۲۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۲۳۱، رقم: ۶۸۱۹

۲۔ ابن منده، الإيمان، ۱: ۵۱۷، رقم: ۴۱۸

۳۔ ابن جارود، المنتقیٰ، ۱: ۲۵۷، رقم: ۱۰۳۱

۴۔ بيهقی، السنن الكبریٰ، ۹: ۱۸۰

۵۔ أبو عوانة، المسند، ۱: ۹۹، رقم: ۳۱۷

''حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخر میں (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے تو مسلمانوں کا امیر، اُن سے عرض کرے گا: تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے۔ اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: (اِس وقت) میں امامت نہیں کروں گا۔ تمہارا بعض، بعض پر امیر ہے۔ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرما دیں گے اُس فضیلت و بزرگی کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو عطا کی ہے۔)''

۳۔ عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: يخرج الدجال في خفة من الدّين وذكر الدجال ثم قال: ينزل عيسٰى ابن مريم عليه السلام فينادي من السحر فيقول: ياأيها النّاس! ما يمنعكم أن تخرجوا إلى هذا الكذاب الخبيث فيقولون: هذا رجل جنى فينطلقون فإذا هم بعيسى ابن مريم عليه السلام فتقام الصلاة فيقال له: تقدم يا روح الله! فيقول: ليتقدم إمامكم فليصل بكم فإذا صلوا صلاة الصبح خرجوا إليه قال: فحين يراه الكذاب ينماث كما ينماث الملح في الماء.(۱)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دین کے کمزور ہو جانے کی حالت میں دجال نکلے گا اور دجال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا: بعد ازاں عیسی ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اُتریں

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۳۴۴، رقم: ۱۴۹۹۷
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۴۴

گے اور بوقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانو! تمہیں اس جھوٹے خبیث (دجال) سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جناتی مخلوق ہے۔ پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو اُنہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پھر نمازِ فجر کے لیے اقامت ہوگی تو اُن کا امیر کہے گا: اے روح اللہ! امامت کے واسطے آگے تشریف لایئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے (اور اس وقت کے امام سیدنا مہدی علیہ السلام ہوں گے)۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں) دجال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (خوف کے مارے) نمک کے پگھلنے کی طرح پگھلنے لگے گا۔‘‘

۴۔ **عن أبي أمامة الباهلي رضی اللہ عنہ مرفوعا فقالت أم شريک بنت أبي العکر: يا رسول الله! فأين العرب يومئذ؟ قال: هم يومئذ قليل وجلهم ببيت المقدس وإمامهم رجل صالح قد تقدم يصلي بهم الصبح إذ نزل عليهم ابن مريم الصبح فرجع ذلک الإمام ينکص يمشي القهقرى ليتقدم عيسٰى ابن مريم يصلي بالنّاس فيضع عيسٰى يده بين کتفيه ثم يقول له: تقدم فصلّ فإنّها لک أقيمت فيصلي بهم إمامهم.**[1]

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عرب اس وقت کہاں ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ اہلِ عرب دین

(۱) ابن ماجه، السنن، کتاب الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم، ۲: ۱۳۶۱، رقم: ۴۰۷۷

کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عرب اس وقت کم ہوں گے اور اُن میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہوں گے اور ان کا امام و امیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اُتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں۔ (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام امام کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے تو ان کے امام (مہدی) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔“

۵۔ عن عثمان بن أبي العاص رضی اللہ عنہ مرفوعا وينزل عيسیٰ ابن مريم علیہ السلام عند صلاة الفجر فيقول له النّاس: يا روح الله! تقدم فصلّ بنا فيقول: إنّكم معاشر أمّة محمد أمراء بعضكم على بعض فتقدّم أنت فصلّ بنا فيتقدم الأمير فيصلي بهم.(۱)

”حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (حضرت) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اُتریں گے تو لوگ اُن سے عرض کریں گے: اے روح اللہ! آگے تشریف لائیے، اور ہمیں نماز پڑھائیے، عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: تم اُمتِ محمدیہ کے لوگ ہو۔ اس اُمت کا بعض بعض پر امیر ہے۔ پس آپ ہی آگے بڑھیں اور ہمیں نماز پڑھائیں تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔“

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرك على الصّحيحين، ۴: ۵۲۴، رقم: ۸۴۷۳
۲۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۹: ۶۰، رقم: ۸۳۹۲

۶۔ **عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنه قال: المهدي الّذي ينزل عليه عيسٰى ابن مريم ويصلي خلفه عيسٰى.**(۱)

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام امام مہدی کے بعد نازل ہوں گے اور ان کے پیچھے (ایک) نماز ادا فرمائیں گے۔''

۷۔ **عن أبي سعيد الخدري رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: منّا الّذي يصلي عيسٰى ابن مريم خلفه.**(۲)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِسی اُمت میں سے ایک شخص ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نماز ادا فرمائیں گے۔''

۸۔ **عن حذيفة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم يلتفت المهدي وقد نزل عيسٰى ابن مريم كأنّما يقطر من شعره الماء فيقول المهدي: تقدم صل بالنّاس فيقول عيسٰى علیه السلام: إنّما أقيمت الصلاة لک فيصلي خلف رجل من ولدي.**(۳)

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اُن کو دیکھ کر یوں معلوم ہوگا گویا اُن کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اُس وقت (امام) مہدی علیہ السلام اُن کی طرف مخاطب ہو

---

(۱) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۳، رقم: ۱۱۰۳
۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۷۸

(۲) ۱۔ محمد بن أبی بکر الدمشقی، المنار المنیف، ۱: ۱۴۷، رقم: ۳۳۷
۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۴

(۳) سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۸۱

کر عرض کریں گے: تشریف لائیے اور لوگوں کو نماز پڑھا دیجئے۔ وہ فرمائیں گے: اِس نماز کی اقامت تو آپ کے لیے ہوچکی ہے اس لیے نماز تو آپ ہی پڑھائیں چنانچہ وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) یہ نماز میری اولاد میں سے ایک شخص کے پیچھے ادا فرمائیں گے۔‘‘

۹۔ عن ابن سيرين قال: المهدي من هذه الأمّة وهو الّذي يؤم عيسٰى ابن مريم عليهما السلام.[۱]

’’ابن سیرین سے روایت ہے کہ (امام) مہدی علیہ السلام اِسی اُمت میں سے ہوں گے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی امامت سرانجام دیں گے۔‘‘

(۱۰) امام مہدی علیہ السلام کی اطاعت واجب اور تکذیب کفر ہوگی

۱۔ عن شهر بن حوشب رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم في المحرم ينادي من السماء: ألا إنّ صفوة الله فلان، فاسمعوا له وأطيعوا، في سنة الصوت والمعمة.[۲]

’’حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم (کے مہینے) میں آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا: خبردار (آگاہ ہوجاؤ!) بیشک فلاں بندہ اللہ رب العزت کا چنا ہوا (منتخب کردہ) شخص ہے۔ پس تم اُن کی بات سنو اور اُن کی اطاعت کرو۔‘‘

۲۔ عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من كذب

(۱) ۱۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۷: ۵۱۳، رقم: ۳۷۶۴۹
۲۔ نعيم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۳، رقم: ۱۱۰۷

(۲) ۱۔ نعيم بن حماد، الفتن، ۱: ۲۲۶، ۳۳۸، رقم: ۶۳۰، ۹۸۰
۲۔ سيوطي، الحاوي للفتاوي، ۲: ۷۶

بالدّجال فقد کفر، ومن کذب بالمهدي فقد کفر.(۱)

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دجال (کے آنے) کا انکار کیا یقیناً اس نے کفر (کا ارتکاب) کیا۔ جس نے (امام) مہدی علیہ السلام (کے تشریف لانے) کا انکار کیا یقیناً اس نے (بھی) کفر کیا۔''

۳۔ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یخرج المهدي وعلی رأسه عمامة، فیأتي مناد ینادي: هذا المهدي خلیفة الله فاتّبعوه.(۲)

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (امام) مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور اُن کے سر پر عمامہ ہوگا۔ پس ایک منادی یہ آواز بلند کرتے ہوئے آئے گا: یہ مہدی ہیں جو اللہ کے خلیفہ ہیں۔ سو تم ان کی اتباع و پیروی کرو۔''

(۱۱) امام آخر الزمان علیہ السلام، مهدي الأرض والسّماء ہوں گے

۱۔ عن سلمان بن عیسیٰ قال: بلغني أنّه علی یدي المهدي یظهر تأبوت السکینة من بحیرة طبریة حتّی یحمل فیوضع بین یدیه ببیت مقدس، فإذا نظرت إلیه الیهود أسلمت إلّا قلیلا منهم.(۳)

(۱) سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۴۷

(۲) ۱۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۲: ۷۱، رقم: ۹۳۷

۲۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۵: ۵۱۰، رقم: ۸۹۲۰

۳۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۱

(۳) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۶۰، رقم: ۱۰۵۰

۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۸۳

’’حضرت سلمان بن عیسیٰ سے مروی ہے اُنہوں نے فرمایا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بحیرہ طبریہ سے (امام) مھدی علیہ السلام کے ذریعے تابوت سکینہ ظاہر ہوگا۔ یہاں تک کہ بیت المقدس میں آپ کے سامنے اسے اُٹھا کر رکھ دیا جائیگا۔ جب یہود اس (تابوت) کو دیکھیں گے تو چند لوگوں کے سوا تمام اسلام قبول کر لیں گے۔‘‘

۲۔ عن كعب رضی اللہ عنہ قال: يطلع نجم من المشرق قبل خروج المهدي، له ذنب يضيء. (۱)

’’حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام کے خروج (ظہور) سے پہلے جانبِ مشرق سے ایک ستارہ طلوع ہوگا جس کی چمکتی ہوئی دم ہوگی۔‘‘

۳۔ عن شريک رضی اللہ عنہ قال: بلغني أنّه قبل خروج المهدي ينكسف القمر في شهر رمضان مرتين. (۲)

’’حضرت شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ (امام) مہدی علیہ السلام کے خروج (ظہور) سے پہلے رمضان المبارک کے مہینے میں دو مرتبہ چاند گرہن ہوگا۔‘‘

۴۔ عن علي رضی اللہ عنہ، قال: إذا نادى مناد من السّماء إنّ الحق في آل محمد فعند ذلک يظهر المهدي على أفواه النّاس، ويشربون

(۱) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۲۲۹ رقم: ۶۴۲
۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۸۲

(۲) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۲۲۹، رقم: ۶۴۲
۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۸۲

حبّه، ولا يكون لهم ذكر غيره.[۱]

’’حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جب آسمان سے آواز دینے والا آواز دے گا: حق آلِ محمد میں ہے تو اُس وقت لوگوں کی زبانوں پر (امام) مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ لوگوں کو اُن کی محبت (اس طرح) پلا دی جائے گی کہ وہ اُن کے سوا کسی (اور) کا تذکرہ نہیں کریں گے۔‘‘

۵۔ عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إذا رأيتم الرايات السود قد أقبلت من خراسان فأتوها ولو حبّوا على الثلج، فإنّ فيها خليفة الله المهدي.[۲]

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ پرچموں (کا قافلہ) آتے ہوئے دیکھو تو اُس میں ضرور شامل ہو جانا اگرچہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔‘‘

٦۔ عن أبي الجلد قال: تكون فتنة بعدها فتنة، الأولى في الآخرة

---

(۱) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۳۴، رقم: ۹۶۵
۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ٦۸

(۲) ۱۔ ابن ماجه، السنن، کتاب الفتن، باب خروج المهدي، ۲: ۱۳٦۷، رقم: ۴۰۸۴
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۷۷، رقم: ۲۲۴۴۱
۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۱۱، رقم: ۸۹٦
۴۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۲: ۳۲۳، رقم: ۳۴۷۰
۵۔ أبو عمرو الدانی، السنن الوارده فی الفتن، ۵: ۱۰۳۲، رقم: ۵۴۸
٦۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ٦۳

كثمرة السوط يتّبعها ذباب السيف، ثم يكون بعد ذلک فتنة استحل فيها المحارم كلّها، ثم تأتي الخلافة خير أهل الأرض وهو قاعد في بيته.(۱)

''حضرت ابو الجلد سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا: ایک فتنہ (برپا) ہوگا جس کے بعد ایک (اور) فتنہ ہوگا۔ پہلا (فتنہ) دوسرے (فتنہ) کے ساتھ بالکل ویسے ہوگا جیسے کوڑے کا تسمہ۔ پھر اس کے بعد تلواروں کی دھاریں ہونگی۔ اس کے بعد پھر ایک (اور) فتنہ ہوگا جس میں تمام محارم (اللہ کی حرام کردہ چیزوں) کو حلال کردیا جائے گا۔ پھر تمام زمین والوں میں سب سے بہتر شخص کے ذریعے خلافت آئے گی جبکہ وہ (خلیفہ) اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے ہوں گے۔''

۷۔ عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال: يحج النّاس معا، ويعرفون معا، على غير إمام، فبينا هم نزول بمنى إذ أخذهم كالكلب، فثأرت القبائل بعضهم إلى بعض، فاقتتلوا حتّى تسيل العقبة دماً، فيفزعون إلى خيرهم فيأتونه وهو ملصق وجهه إلى الكعبة، يبكي كأنّي أنظر إلى دموعه، فيقولون: هلم إلينا، فلنبايعک، فيقول: ويحكم كم من عهد نقضتموه، وكم من دم سفكتموه! فيبايع كرها، فإن أدركتموه فبايعوه، فإنّه المهدي في الأرض والمهدي في السماء.(۲)

(۱) ۱۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۷: ۵۳۱، رقم: ۳۷۷۵۴
۲۔ سيوطى، الحاوى للفتاوى، ۲: ۶۵

(۲) ۱۔ نعيم بن حماد، الفتن، ۱: ۲۲۷، رقم: ۶۳۲
۲۔ نعيم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۴۱، رقم: ۹۸۷
۳۔ أبو عمرو الداني، السنن الواردة فى الفتن، ۵: ۱۰۴۴، رقم: ۵۶۰
۴۔ سيوطى، الحاوى للفتاوى، ۲: ۷۶

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا: لوگ اکٹھے حج (ادا) کریں گے اور بغیر امام کے عرفات میں اکٹھے ہوں گے۔ پس منیٰ میں ان کے نزول کے دوران ایک فتنہ اُنہیں کتے کی طرح دبوچ لے گا (جس کی وجہ سے مختلف) قبائل ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیں گے۔ پس وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک کہ گھاٹی خون سے بہنے لگے گی (اس گھبراہٹ کے عالم میں) وہ سب سے بہتر ہستی کی پناہ لینے کے لیے اُن کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے جبکہ وہ کعبۃ اللہ سے اپنا چہرہ لگائے رو رہے ہوں گے۔ گویا میں اُن کے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں۔ پس وہ اُن کی خدمت میں عرض کریں گے: آپ ہمارے پاس تشریف لائیں تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں وہ فرمائیں گے: تم پر افسوس تم نے کتنے ہی عہد توڑے ہیں اور کتنے ہی خون بہائے ہیں! پس وہ مجبوراً اُن کی بیعت قبول فرمائیں گے۔ اگر تم اس ہستی کو پالو تو اُن کی بیعت کرنا کیونکہ وہ زمین میں مہدی (علیہ السلام) ہوں گے اور آسمان میں بھی مہدی (علیہ السلام) ہوں گے۔‘‘

(۱۲) امام مہدی علیہ السلام بارھویں امام اور آخری خلیفۃ اللہ ہوں گے

۱۔ **عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله يقول: لا يزال هذا الدّين قائماً حتّى يكون عليكم اثنا عشر خليفة كلّهم تجتمع عليه الأمّة. فسمعت كلاماً من النّبي صلى الله عليه وآله وسلم لم أفهمه، قلتُ لأبي: ما يقول؟ قال: كلّهم من قريش.** [۱]

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ تم

(۱) أبو داود، السنن، كتاب المهدي، ۴: ۱۰۶، رقم: ۴۲۷۹

پر بارہ خلفاء ہوں گے۔ اُن تمام پر اُمت مجتمع ہوگی پھر میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے (کچھ) گفتگو سنی جسے میں سمجھ نہ سکا تو میں نے اپنے باپ سے عرض کیا: آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا: میرے باپ نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ تمام (بارہ خلفاء) قریش سے ہوں گے۔"

۲۔ **عن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: لا يزال هذا الدّين عزيزا إلى اثنى عشر خليفة قال: فكبّر النّاس وضجوا، ثم قال كلمة خفية قلت لأبي: يا أبت! ما قال؟ قال: كلّهم من قريش.** (۱)

"حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ دین بارہ خلفاء کے آنے تک غالب رہے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (اس پر) لوگوں نے (بلند آواز) سے "اللہ اکبر" کہا اور شور برپا ہوگیا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے آہستہ آواز میں ایک کلمہ ارشاد فرمایا۔ میں نے اپنے باپ سے عرض کیا: اباجان! آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ (اُنہوں نے بتایا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ سب (بارہ خلفاء) قریش میں سے ہوں گے۔"

امام سیوطیؒ 'الحاوی للفتاوی' میں ابو داود کی مذکورہ بالا روایات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

عقد أبو داود في سننه بابا في المهدي وأورد في صدره حديث جابر بن سمرة عن رسول الله ﷺ: لا يزال هذا الدّين قائماً حتى يكون اثنا عشر خليفة كلهم تجتمع عليه الأمة. وفي رواية: لا

(۱) أبو داود، السنن، كتاب المهدي، ۴: ۱۰۶، رقم: ۴۲۸۰/۴۲۸۱

يزال هذا الدّين عزيزًا إلى اثنى عشر خليفة كلّهم من قريش، فأشار بذلک إلى ما قاله العلماء إنّ المهدي أحد الإثنى عشر. (۱)

’’امام ابو داود نے اپنی کتاب السنن میں امام مہدی علیہ السلام پر ایک باب باندھا ہے جس کے شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت درج فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’یہ دین قائم رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلفاء ہوں گے جن پر یہ اُمت مجتمع ہوگی‘ اور ایک دوسری روایت میں ہے: ’’یہ دین بارہ خلفاء تک غالب رہے گا اور وہ تمام خلفاء قریش سے ہوں گے۔‘‘ امام ابو داود نے گویا یہ باب باندھ کر علماء کے اس قول کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اُن بارہ خلفاء میں سے ایک ہیں۔‘‘

امام سیوطی نے اس سے واضح طور پر یہ استنباط فرمایا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام روئے زمین پر بارھویں اور آخری امام ہوں گے کیونکہ امام ابو داود، امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں باب کا آغاز ان دو احادیث سے کر کے پھر حضرت اُم سلمہ رضي الله عنها سے مروی یہ حدیث لائے ہیں:

عن أمّ سلمة رضي الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: المهدي من عترتي من ولد فاطمة. (۲)

’’حضرت اُم سلمہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: امام مہدی علیہ السلام میری عترت اور اولادِ فاطمہ سے ہوں گے۔‘‘

اور اس سے پہلے وہ حدیث بھی لائے ہیں جس میں ارشاد ہے: ’’قیامت میں سے خواہ ایک ہی دن کیوں نہ بچ جائے اللہ رب العزت میری اہل بیت میں سے ایک

(۱) سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۸۵

(۲) أبو داود، السنن، کتاب المهدي، ۴: ۱۰۶، رقم: ۴۲۸۴

شخص (مہدی) کو بھیجے گا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھر دی گئی تھی۔‘‘

۳۔ **عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يكون عند إنقطاع من الزّمان وظهور من الفتن رجل يقال له المهدي، يكون عطاؤه هنيئا.** (۱)

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں جب بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے تو اُس وقت ایک آدمی ہوگا جس کو ’’مہدی‘‘ کہا جائے گا۔ اُن کی عطائیں (بڑی) خوش گوار ہوں گی۔‘‘

۴۔ **عن الزهري قال: إذا التقى السفياني والمهدي للقتال يومئذ يسمع صوت من السماء: ألا إنّ أولياء الله أصحاب فلان. يعني المهدي. وقالت أسماء بنت عميس: إنّ أمارة ذلک اليوم أن كفاء من السماء مدلاة ينظر إليها الناس.** (۲)

’’امام الزہری سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جب سفیان (کا لشکر) اور امام مہدی علیہ السلام کا لشکر قتال کے لیے آمنے سامنے ہوں گے، تو اُس دن آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی، خبردار! (آگاہ رہو) بیشک (امام) مہدی علیہ السلام کے احباب ہی اللہ کے ولی اور دوست ہیں۔ اسماء بنت عمیس رضي الله عنها نے فرمایا: اُس دن کی علامت یہ ہو گی کہ آسمان سے لٹکا ہوا ہاتھ نظر آئے گا جس کو (تمام) لوگ دیکھیں گے۔‘‘

۵۔ **عن علي رضي الله عنه قال: قلت: يا رسول الله! أمنّا آل محمد المهدي أم من غيرنا؟ فقال: لا، بل منّا، يختم الله به الدّين كما فتح بنا، وبنا**

(۱) سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۳

(۲) سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۷۶

ينقذون من الفتنة كما أنقذوا من الشرك، وبنا يؤلف الله بين قلوبهم بعد عداوة الفتنة كما ألف بين قلوبهم بعد عداوة الشرك، وبنا يصبحون بعد عداوة الفتنة إخوانا كما أصبحوا بعد عداوة الشرك إخواناً في دينهم. (۱)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: میں نے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا (امام) مہدی ہم آلِ محمد میں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور سے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ وہ ہم میں سے ہوں گے۔ اللہ رب العزت ان پر (سلطنت) دین اسی طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا تھا۔ اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائیگا جس طرح اُنہیں شرک (اور کفر) سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ ان کے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد (محبت اور) اُلفت پیدا فرمائیگا۔ جس طرح اللہ نے شرک کی عداوت کے بعد ان کے دلوں میں (ہمارے ذریعے) اُلفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ (وفساد) کی عداوت کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی ہو جائیں گے، جس طرح وہ شرک کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔‘‘

٦ ـ **عن أرطاة قال: ثم يخرج رجل من أهل بيت النّبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مهدي حسن السيرة، يغزو مدينة قيصر، وهو آخر أمير من أمة**

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۱: ۵۶، رقم: ۱۵۷
۲۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۰، رقم: ۱۰۸۹
۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۱، رقم: ۱۰۹۰
۴۔ هيثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۷
۵۔ سيوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۱

محمد ﷺ ثم يخرج في زمانه الدجال وينزل في زمانه عيسٰى ابن مريم.[۱]

''حضرت ارطاۃ سے مروی ہے پھر اہل بیت نبی ﷺ سے حسنِ سیرت کے پیکر ایک شخص (امام) مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا جو قیصر روم کے شہر میں جنگ کریں گے اور وہ اُمتِ محمدی کے آخری امیر ہوں گے۔ پھر اُن کے زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا اور اُن کے زمانہ میں ہی حضرت عیسٰی بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہوں گے۔''

امام سیوطیؒ نے 'الحاوی للفتاوی' میں امام منتظر (امام مہدی علیہ السلام) کے ظہور کے وقت کے آثار و علامات درج کرنے کے بعد لکھا ہے:

هذه الآثار كلها لخصتها من كتاب ''الفتن'' لنعيم بن حماد، وهو أحد الأئمة الحفاظ، وأحد شيوخ البخاري.[۲]

''یہ تمام آثار و علامات ہیں جن کی تلخیص میں نے نعیم بن حماد کی کتاب 'الفتن' سے کی ہے اور وہ (نعیم بن حماد) ائمہ حفاظ میں سے ہیں اور (امام) بخاری کے شیوخ (اساتذہ) میں سے ایک ہیں۔''

۷۔ **عن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: يكون في آخر أمتي خليفة يحثي المال حثيًا ولا يعده عدًّا.**[۳]

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۴۰۲، ۴۰۸، رقم: ۱۲۱۴، ۱۲۳۴
۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۸۰

(۲) سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۸۰

(۳) سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۰، ۶۱

میری اُمت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا اور اُسے شمار نہیں کرے گا۔‘‘

۸۔ عن جابر رضی الله عنه عن النّبيّ صلى الله عليه وآله وسلم قال: يكون في أمّتي خليفة يحثي المال في النّاس حثيا لا يعده عدا ثم قال: والّذي نفسي بيده ليعودن.[1]

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کے تقسیم کرے گا اور اُسے شمار نہیں کرے گا۔ قسم ہے اُس ذاتِ پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، بالتحقیق (غلبہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا۔ (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد اُن کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کر لے گا۔)‘‘

۹۔ عن ابن مسعود رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لو لم يبق من الدّنيا إلّا ليلة لطول الله تلک ليلة حتّی يملک رجل من أهل بيتي يواطئ، اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي، يملؤها قسطا وعدلا كما ملئت ظلماً وجوراً، ويقسم المال بالسّوية، ويجعل الله الغنى في قلوب هذه الأمة، فيمكث سبعا أو تسعا، ثم لا خير في عيش الحياة بعد المهدي.[2]

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصّحیحین، ۴: ۵۰۱، رقم: ۸۴۰۰
۲۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۶۲، رقم: ۱۰۵۵
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۶

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۳۳، رقم: ۱۰۲۱۶
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۳۵، رقم: ۱۰۲۲۴
۳۔ أبو عمرو الداني، السنن الواردة في الفتن، ۵: ۱۰۵۵، رقم: ۵۷۲
۴۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۴

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا (کے زمانہ) میں صرف ایک رات ہی باقی رہ گئی تو بھی اللہ رب العزت اُس رات کو لمبا فرما دے گا یہاں تک کہ میری اہلِ بیت میں سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام میرے نام اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہو گا۔ وہ زمین کو انصاف اور عدل سے لبریز کر دیں گے جس طرح وہ ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی تھی اور وہ مال کو برابر تقسیم کریں گے اور اللہ رب العزت اس اُمت کے دلوں میں غنا پیدا فرما دے گا۔ وہ سات یا نو سال رہیں گے۔ پھر (امام) مہدی کے (زمانے کے) بعد زندگی میں کوئی خیر (یعنی لطف زندگی باقی) نہیں (رہے گا)۔“

خلاصۂ کلام

مذکورہ بالا احادیث و روایات کی روشنی میں ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ قربِ قیامت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت وظہور عین اسلامی عقیدہ ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے پہلے کے حالات و واقعات، ان کی ولادت، ظہور اور شخصی اوصاف کو واضح طور پر بیان فرما دیا ہے۔ امام مہدی علیہ السلام کی ولادت اُسی وقت ہو گی جب احادیث میں مذکور علامات کا ظہور ہو گا اور وہی شخص امام مہدی علیہ السلام ہو گا جو احادیث میں مذکور صفات کا حامل ہو گا۔ اس کے علاوہ کوئی آمدِ امام مہدی علیہ السلام کا ہزار بار اعلان کرتا پھرے یا امام مہدی ہونے کا لاکھ بار دعویٰ کرے سب جھوٹ اور دجل وفریب ہے۔ مذکورہ احادیث بایں طور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختمِ نبوت کی دلیل ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور قربِ قیامت ہو گا اور وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی امت میں سے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے احوال تفصیلاً بیان فرما دیئے تاکہ ان کی پہچان میں کسی قسم کا مغالطہ نہ رہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت کو اِن احادیث کے آئینے میں دیکھا جائے تو

وہ کسی لحاظ سے بھی امام مہدی علیہ السلام کے معیار پر پورا نہیں اُترتے، سو دیگر دعاوی کی طرح ان کا دعویٰ مہدیت بھی مبنی بر کذب و افترا اور جہالت و گمراہی ہے۔

مآخذ و مراجع

۱۔ **القرآن الحکیم۔** المنزل من اللہ ﷻ

۲۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند۔** مصر: مؤسسۃ قرطبۃ

۳۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۴۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۵۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبریٰ۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۶۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث۔ دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۷۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔** بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/ ۱۹۹۰ء۔

۸۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔** مکہ، سعودی عرب: دار الباز

۹۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۰۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔

۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ فتح الباري شرح صحیح البخاري۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۱۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۲۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۱۳۔ **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی التمیمي الشافعي (۵۴۳۔۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

۱۴۔ **ابن راشد**، معمر ازدی (۱۵۱ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۱۵۔ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اِسحاق (۱۶۱۔۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۶۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء) + **محلی**، جلال الدین محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن احمد بن ہاشم (۷۹۱۔۸۶۴ھ/ ۱۳۸۹۔۱۴۵۹ء)۔ **تفسیر الجلالین**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔ قاہرہ، مصر: دار الحدیث

۱۷۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۳ء۔ دار المعرفۃ

۱۸۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الحاوی للفتاویٰ**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۱۹۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن اِبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۲۰۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۲۱۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبة المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔ قاہرہ، مصر، دار الحرمین۔

۲۲۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار المکتب الإسلامی، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۲۳۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعة الزہراء الحدیثة۔

۲۴۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۲۵۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان في تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة، ۱۴۰۰ھ۔۱۹۸۰۔ دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۲۶۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمہید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الاوقاف والشؤون الاسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۲۷۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۲۸۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبة اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ مدینة دمشق** (المعروف ب: تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

۲۹۔ **ابوعمرو الدانی**، اَبوعمرو عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید بن عمر الاموی الدانی المقرئ

(۳۷۱۔۴۴۴ھ)۔ السنن الواردة فی الفتن۔ الریاض: دارالعاصمہ، ۱۴۱۶ھ۔

۳۰۔ **ابوعوانہ**، یعقوب بن بن اِبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۳۱۔ **قرطبی**، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ الجامع لأحکام القرآن۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی۔

۳۲۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اِسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔ لاہور، پاکستان: امجد اکیڈمی ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲

۳۳۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اِسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان: دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۳۴۔ **ابن ماجہ**، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۳۵۔ **مجدد الف ثانی**، شیخ احمد سرہندی (م: ۱۰۳۴ھ)۔ مکتوبات۔ لاہور، پاکستان: نور کمپنی

۳۶۔ **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی۔

۳۷۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۳۸۔ **مہدی**، الفقیہ ایمانی، الامام المھدی عند اھل السنة، اصبھان، ایران: مکتبۃ الامام امیر المؤمنین العامۃ۔

۳۹۔ **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ الإیمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۴۰۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۴۱۔ **نعیم بن حماد**، (م۲۸۸ھ)۔ الفتن۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۴۲۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۴۳۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۴۴۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۴۵۔ **غلام احمد قادیانی**، مرزا۔ رسالہ تحفہ بغداد۔ سیالکوٹ: پنجاب پریس، ۱۳۱۱ھ۔

۴۶۔ **غلام احمد قادیانی**، مرزا۔ شہادۃ القرآن۔ سیالکوٹ: پنجاب پریس، ۱۸۹۳ء۔

۴۷۔ **غلام احمد قادیانی**، مرزا، براہینِ احمدیہ۔ امرتسر: ۱۸۸۰ء۔ لاہور، پاکستان: احمدیہ انجمن، ۱۹۷۰ء۔

۴۸۔ غلام احمد قادیانی، روحانی خزائن، ربوہ۔

- حیاتِ مسیح علیہ السلام کا عقیدہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے؟
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفعِ آسمانی محض روحانی تھا؟
- نزولِ مسیح علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی ختمِ نبوت کے منافی نہیں؟
- مرزا غلام احمد قادیانی نے مماتِ مسیح کا عقیدہ کیوں وضع کیا؟
- ولادتِ امام مہدی علیہ السلام کا علم کن علامات سے ہوگا؟
- کیا ظہورِ امام مہدی علیہ السلام اُمت کا متفق علیہ عقیدہ ہے؟
- امام مہدی علیہ السلام کا دور کیسا ہوگا؟
- مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت و مہدیت کی حقیقت کیا ہے؟

یہ اور ان جیسے بہت سے اہم سوالات کے جوابات اور دیگر اہم حقائق اس کتاب میں بیان کیے گئے ہیں۔

365-M, Model Town, Lahore- Pakistan
Tel: (+92-42) 5168514, 111-140-140, Fax: 5168184
Yousaf Market, Ghazni Street, 38 Urdu Bazar, Lahore. Ph: 7237695
www.minhaj.org, e-mail: sales@minhaj.org